ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

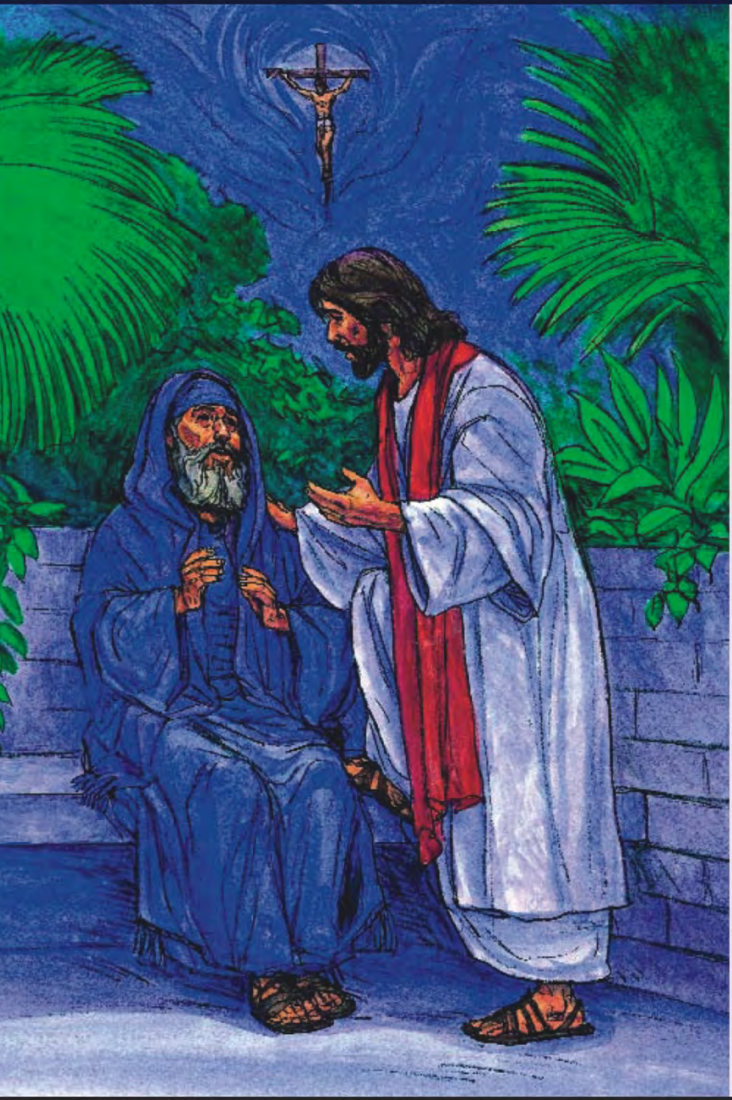

یوحنا کی انجیل کا
خودآموز مطالعہ
کا کورس

از
گیری پی۔ بوملر

بائبل ٹیچنگ سیریز لیول 2

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

از

گیری پی۔ بوملر

حق طبع محفوظ: 2009

اشاعت دوئم: جون 2015

لیول 2، کتاب 1

فہرست مضامین

تعارف.. 1

باب اوّل: خُداوند ہم پر اپنا جلال کیسے آشکارہ کرتا ہے.......................... 4

باب دوم: خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنی خدمت کا آغاز کیسے کِیا.......................... 15

باب سوم: یسوعؔ مسیح نے اپنا آسمانی جلال کیسے ظاہر کِیا؟.......................... 29

باب چہارم: خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنی خدمت اور شکوک وشبہات کا کیسے سامنا کِیا.......... 61

باب پنجم: یسوعؔ مسیح نے مخالفین کی دھمکیوں کا کیسے مقابلہ کِیا.......................... 89

باب ششم: خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنے شاگردوں کو اپنی موت کے بارے میں کیسے تیار کیا... 137

باب ہفتم: یسوعؔ مسیح نے اپنی خدمت کو صلیب پر کیسے مکمل کِیا؟.......................... 183

باب ہشتم: خُداوند یسوعؔ مسیح نے مُردوں میں سے زِندہ ہو کر کیسے خود کو ظاہر کیا.......... 207

مشکل الفاظ اور معنی.. 229

ہر حصّہ کے امتحانات کے جوابات.. 234

نقشہ جات.. 236

آخری امتحان.. 238

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

تعارف اور حصّہ اول:

خُداوند اپنا جلال کیسے ظاہر کرتا ہے۔

یوحنا 1:1 سے یوحنا 18:1 تک

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

تعارف

جب خُداوند یسوعؔ تقریباً 30 سال کے ہوئے تو اُنہوں نے منادی کرنا، تعلیم دینا اور خُدا کی طرف سے ہماری نجات کے منصوبہ کو بیان کرنا شروع کیا۔ اُنہوں نے 12 اشخاص کو شاگردیت کے لِئے چُنا تا کہ وہ یسوعؔ مسیح کے ساتھ چلیں۔ اُن بارہ میں سے صرف یوحناؔ عرصہ دراز تک زندہ رہا۔ یسوعؔ مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور آسمان پر اُٹھائے جانے کے 50 سال بعد یوحنا نے اپنے نام کی مناسبت سے انجیل تحریر کی۔ جو یوحناؔ کی انجیل کہلاتی ہے۔ نئے عہد نامہ میں یہ انجیل کی چوتھی کتاب ہے۔

پہلی تین اناجیل متی، مرقس، لوقا پہلے لکھی گئیں اور استعمال کی جاتی تھیں۔ یہ اناجیل یسوعؔ مسیح کی خوشخبری اور اُس کے تمام کام کی بابت بیان کرتی ہیں۔ دوستوں نے بھی یوحناؔ کو یہ انجیل لکھنے کیلئے اصرار کیا۔ یہ انجیل یوحناؔ نے روح القدّس سے معمور ہو کر تحریر کی۔ یوحنا سوچتا ہو گا اِس انجیل کے پڑھنے والے پہلے ہی جانتے تھے کہ پہلی تین اناجیل میں کیا لکھا ہے۔

بعض کا کہنا ہے کہ یوحناؔ کی انجیل زیادہ روحانی ہے۔ اِس میں بعض ایسی چیزیں تحریر کی گئیں جو خُدا اور اُس کے بیٹے کے بارے میں ہیں جنہیں ہم نہ دیکھ سکتے اور نہ ہی چھو سکتے ہیں۔ اِسمیں وہ باتیں ہیں جو ہماری روح کو متاثر کرتی ہیں۔ اُس نے جھوٹے اُستادوں کے بارے میں لکھا۔ اُن جھوٹے اُستادوں میں بعض کہتے تھے کہ یسوعؔ مسیح کامل خُدا نہیں۔ بعض کہتے تھے کہ وہ کامل انسان نہیں تھا یوحناؔ نے اِن غلط تعلیمات کی تصحیح کی ہے اور ثابت کیا کہ یسوعؔ کامل انسان اور کامل خُدا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ یسوعؔ پر ایمان لائیں اور ہمیشہ کی زندگی پائیں۔

یاددہانی کی باتیں

1۔ یسوعؔ مسیح کا وہ خاص شاگرد......................تھا جو عرصہ دراز تک زندہ رہا۔

2۔ اُس شاگرد نے انجیل کو یسوعؔ مسیح کے آسمان پر جانے کے تقریباً .... بعد لکھا۔

3۔ یہ انجیل بائبل مُقدّس کے نئے عہد نامہ میں......................کتاب ہے۔

4۔ بعض کا کہنا ہے کہ یوحنّا کی انجیل باقی تین اناجیل سے زیادہ.................ہے۔

5۔ اِس انجیل میں ہم پڑھتے ہیں کہ یسوعؔ......................اور......................ہے۔

6۔ جب ہم یسوعؔ پر......................لاتے ہیں تو ہم......................پاتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ کریں)

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

باب 1:
خُدا اپنا جلال کیسے آشکارہ کرتا ہے۔

خُدا اپنے بیٹے کو بطور کلمہ متعارف کرواتا ہے۔

(پڑھیں یوحنا 2,1:1 [باب 1 آیت 1 اور 2])

1۔ ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ 2۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔

ہر چیز کی تخلیق سے پہلے خدا کا بیٹا پہلے ہی خدا باپ اور روح القدس کے ساتھ تھا۔ وہ ابدی تھا اور ہے ہم جانتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ لیکن اس جگہ یوحنا اُسے کلمہ کہتا ہے اور وہ کہتا ہے کلام خدا تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا یوحنا اُسے خدا کا روح نہیں کہتا۔

ہم اس بات سے حیران ہیں کہ کلمہ خدا اور خدا کے ساتھ بیک وقت کیسے ہوسکتا ہے یہ ایک بھید ہے کہ خدا کیسے اپنے آپکو ہم پر آشکارہ کرتا ہے؟ وہ واحد خدا ہے۔ اور اُس وحدت میں تین کی کثرت ہے (باپ، بیٹا، اور رُوح القدّس) ہم اسے خدائے ثالوث کہتے ہیں۔ (3میں1)

خُدا کا بیٹا خُدا کا کلمہ ہے۔ کلمہ کی تعریف ہم کس طور سے بیان کرتے ہیں۔ کلمہ سے ہم اپنی سوچ اور خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ بہت سی باتوں کی وضاحت اور تشریح کرتے ہیں اور بہت سی چیزوں کی پہچان کرتے ہیں کلمہ ہی کے ذریعے ہم اپنے اختیار کو استعمال کر کے حکم دیتے اور وعدے بھی کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر باپ کا کلمہ اُسکے بیٹے کیلئے حُکم بلکہ قانون کا درجہ رکھتا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

7- خدا کا بیٹا.................... میں پہلے ہی موجود تھا۔

8- خدا کا بیٹا.................... کہلاتا ہے۔

خُدا نے تمام چیزوں کو خلق کیا۔

9-خُدا کا بیٹا بطور.................موجود تھا اور وہ.................کے.......................تھا۔

10-عدد 3 کا بھید یہ ہے کہ خُدا خُدائے.......................ہے۔(3 میں 1)

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ کریں۔)

خُدا کا بیٹا زندگی اور نور ہے۔

(یوحنا 1:3-5)

3۔سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔4۔اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی۔5۔اور نور تاریکی میں چمکتا ہے۔ اور تاریکی نے اسے قبول نہ کیا۔

ابتدا میں خدا نے تمام چیزیں نیست سے اپنی قدرت کے کلام سے پیدا کیں۔اس انجیل میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام چیزیں خُدا کے کلام یعنی اُس کے بیٹے کے وسیلہ خلق کی گیئں۔اُس نے اپنی قدرت سے ہمیں اور دُنیا کی ہر چیز کو خلق کیا۔اس[کلام] میں زندگی تھی۔اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی۔اُس میں زندگی تھی یعنی وہ زندگی کا سر چشمہ مسیح ہے وہ ہمیں وہ روحانی اور آسمانی زندگی بخشتا ہے جو خدا ہم سب کو دینا چاہتا ہے۔یوحنا نے ہمیشہ کی زندگی کی بابت 54 بار ذکر کیا ہے۔

وہ زندگی تمام آدمیوں کا نور تھی۔خدا کا کلام دنیا کو روشن کرتا ہے یوحنا خدا کے کلام کی عظیم سچائی کو آشکارہ کرتا ہے۔اور تمام برکات بشمول ہمیشہ کی زندگی کی پیش کش بھی کرتا ہے۔جب ہم زندگی کے نور کو پاتے ہیں تو ہم اس زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو خُدا ہمیں عطا کرتا ہے۔لیکن اس دنیا میں گناہ کی وجہ سے تاریکی اور موت ہے۔بہت سے لوگ گناہ کی تاریکی کی وجہ سے زندگی کے نور کا دیدار کرنے اور ہمیشہ کی زندگی پانے میں ناکام رہتے ہیں نہ صرف وہ خدا کے کلام سے نفرت کرتے ہیں بلکہ مخالفت بھی کرتے ہیں۔

یاددہانی کی باتیں

11- بطور خدا کا کلمہ خدا کے بیٹے نے سب چیزوں کو..................................کیا۔اس میں ....اور.......................تھا

12 ۔تاریکی کے پیروکار اسے قبول کرنے سے منکر بھی ہیں اور مخالف بھی ۔ زندگی کا نور ....کی تاریکی میں چمکتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ کریں)

خدا کا بیٹا ہمیں ایمان کے وسیلہ سے خدا کے فرزند بننے کا حق عطا کرتا ہے۔

(یوحنا 1:6-13)

6۔ایک آدمی یوحنا نام آموجود ہوا جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔7-یہ گواہی کے لئے آیا کہ نور کی گواہی دے تا کہ سب اُس کے وسیلہ سے ایمان لائیں ۔8-وہ خود تو نور نہ تھا مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا9- حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔10-وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔ 11-وہ اپنے گھر آیا اور اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔12- لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں ۔13-وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے۔

یہ کلمہ زندگی اور نور کا سرچشمہ ہے کلمہ اس دنیا میں آیا تا کہ اسے قبول کرنے کیلئے لوگوں کی تیاری میں مدد کرے خدا نے ایک شخص کو بھیجا تا کہ وہ یسوع کے آنے کی گواہی دے۔اُس شخص کا نام یوحنا بپتسمہ دینے والا تھا۔لیکن یہ انجیل یوحنا بپتسمہ دینے والے نے نہیں لکھی۔

یوحنا نے دنیا کے نور کی گواہی دی لیکن وہ خود تو نور نہ تھا اس کا اشارہ خدا کے بیٹے کی طرف تھا۔جس نے خدا کے نور کو ہر ایک پر روشن کیا یوحنا بپتسمہ دینے والا یسوع کے بارے میں بیان کرر ہا تھا۔

یسوع ''حقیقی نور'' ہے سوچیں کہ ہم روشنی میں ہی بہتر طور پر دیکھ سکتے ہیں یا۔ایک کارٹون بنانے والا روشنی میں بہتر کام کرسکتا ہے تا کہ کردار کو صحیح سمجھا جا سکے یسوع خدا کے نور کا پرتو ہے یسوع مسیح میں ہم خدا کی تمام خوبیوں کے بارے میں سیکھتے اور آسمان کا جلال دیکھتے ہیں

وہ لوگ جو صرف دنیاوی طریقوں پر غور کرتے ہیں وہ گناہ کی تاریکی میں ہیں۔ وہ نہیں دیکھ سکتے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے اس کے اپنوں نے اسے رد کر دیا یعنی یہودیوں نے۔ جو واحد خدا کے پیروکار ہیں جن کے ساتھ خدا نے نجات دہندہ کا وعدہ کیا لیکن جب خدا کا بیٹا آیا تو وہ اسے قبول کرنے میں نا کام رہے

تاہم ہر ایک نے یسوع کا انکار نہیں کیا بلکہ بہتوں نے اسے قبول کیا اور ایمان لائے۔ خدا نے انہیں اپنے فرزند بنا لیا۔ یہ پیدائش بطور خدا کے فرزند بننا انسانی نہیں بلکہ الٰہی منصوبہ ہے اور ان لوگوں میں ایمان پیدا کیا۔ تا کہ وہ کلام یعنی یسُوع کی سنیں اور ایمان لائیں۔

یاددہانی کی باتیں

13- جب وقت پورا ہوگیا تو خدا نے کلمہ کو دنیا میں بھیجا۔ خدا نے گواہی کے لئے ایک آدمی ....(بپتسمہ دینے والے) کو تیار کیا۔

14- کلمہ سے کائنات خلق ہوئی۔ یہی کلمہ دنیا میں حقیقی .... تھا وہ لوگ جو .... کی طرح چلتے ہیں نہیں دیکھتے کہ یسوع خدا کا .... ہے

15- وہ لوگ جو یسُوع پر .... رکھتے ہیں وہی خدا کے .... کہلاتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ کریں)

خدا کا بیٹا ہماری طرح انسان بنا۔ ہم اُس میں خدا کا جلال دیکھتے ہیں۔

(یوحنا 14:1)

14۔ اور کلام مجسم ہُوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کلام خدا تھا اب ہم یہ بھی پڑھیں گے کہ کلام مجسم ہوا۔ وہ ہماری طرح کا لیکن گُناہ سے مُبرہ انسان بنا۔ وہ ایک بچے کی طرح کنواری مریم سے پیدا ہُوا۔ باقی اناجیل میں بھی ایسے ہی لکھا ہے۔ وہ یسُوع ہے۔ جسکے بارے میں یوحنا بپتسمہ دینے والے نے گواہی دی۔

یسُوع زمین پر ایک حقیقی انسان کی طرح رہا لیکن اس نے اپنی الوائہیت کو بھی ترک نہ کیا یوحنا بیان کرتا ہے کہ اُس نے اور باقی شاگردوں نے اُس میں آسمانی باپ کا جلال دیکھا یُسوع مسیح کا جلال ہی دُنیا کا نُور رہے۔

سوچیں مثال کے طور پر اگر آسمان پر سیاہ بادل ہوں اور بادل یکدم چھٹ جائیں اور بادلوں کے اندر سے سورج چمک اٹھے۔ تو ہم سوچیں گے، واہ کتنی روشنی ہے، ایک اور مثال سے سمجھیں ایک مشہور کھلاڑی جب کامیاب ہوتا ہے۔ تو اُسکی اعلی کارکردگی گویا اُسکا جلال ہوتا ہے

یُسوع کا جلال چمکتا ہے۔ کیونکہ وہ باپ کے ہاں سے ہمارے پاس آیا ہے۔ اور وہ فضل اور سچائی سے معمور رہے

ہم دیکھتے ہیں کہ یُسوع کی محبت اور سچائی میں اُسکا جلال ہے۔ خدا کا فضل اُسکی محبت ہے۔ جو محنت سے حاصل نہیں کی جاسکتی خدا نے یُسوع مسیح میں اسے ظاہر کیا ہے ہاں صرف یسوع مسیح میں، ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا کی تمام سچائی اور منصوبہ ہماری نجات کیلئے ہے۔ محبت اور سچائی کی معرفت یُسوع مسیح میں خدا کا جلال ہم پر چمکتا ہے۔ ہم اس کے جلال اور عظمت کو دیکھتے ہیں اور خدا کے بارے میں کہہ سکتے ہیں واہ، ''کیا تعریف و تمجید کے لائق خدا ہے۔''

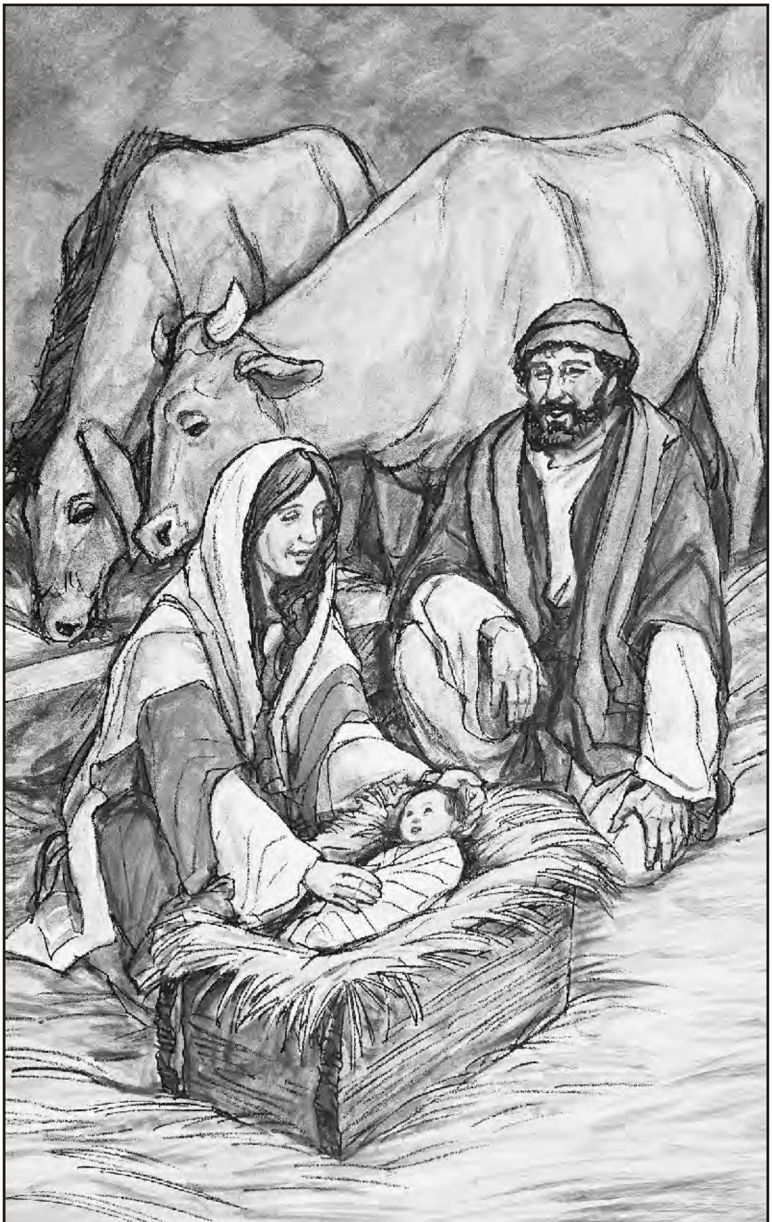

یسُوع کی پیدائش

یاددہانی کی باتیں

16-اور کلام......................ہوا اسلئے یُسوع کامل......................تھا۔

17-یُسوع انسان بن کر بھی حقیقی......ہے اور وہ اپنے جلال میں..........کی طرف سے ظاہر ہوا۔

18-ہم یُسوع مسیح میں خدا کا جلال دیکھتے ہیں جو...............اور...........سے معمور ہے۔

19-جب ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم یسوع کا جلال دیکھتے ہیں تو ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اُسکی محبت اور سچائی میں اُسکے......................اور اُسکی......................کو دیکھتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ کریں)

یسوع مسیح ہمیں خدا کے فضل سے آسودہ کرتا ہے

(یوحنا 1:15-18)

15۔یوحنا نے اُسکی بابت گواہی دی اور پُکار کر کہا ہے کہ یہ وہی ہے جسکا میں نے ذکر کیا کہ جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے مُقدّم ٹھہرا کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔16۔کیونکہ اُسکی معموری میں سے ہم سب نے پایا۔یعنی فضل پر فضل۔17۔اس لئے کہ شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔18۔خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسی نے ظاہر کیا۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے یسوع کی گواہی کو جاری رکھا، یوحنا بیان کرتا ہے کہ یسوع اُس سے بھی بڑا ہے۔ یسوع کی خدمت کا آغاز یوحنا کے بعد ہوا۔مگر یسوع مسیح بطور کلمہ ازلی ہے ہمیں یقین ہے کہ یسوع مسیح پر ایمان لانیکی وجہ سے خدا ہم سے محبت کرتا ہے یسوع کا پیار بڑھنے اور ترقی کرنے والا ہے جو خدا کی لامحدود برکات کا ذریعہ ہے۔ہم اِس محبت کے مستحق نہیں لیکن یہ ہمیں یسوعؑ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ہم اس سے جدا نہیں ہو سکتے کیونکہ اُسکا پیار سب کے لِئے ہے اور یہ لامحدود ہے۔

خدا کا کلام ہمارے لئے دو طرح کی عظیم تعلیمات فراہم کرتا ہے۔ اول شریعت بلخصوص دس احکام جو موسیٰ کی معرفت ہمیں دیئے گئے یہ شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ ہر شخص گناہ کرتا ہے۔ اور ہمیشہ کی سزا کا خوف اُسے دبائے ہوئے ہے تا ہم شریعت کے وسیلہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ خدا ہم سے ناراض ہے کیونکہ وہ جابر خدا ہے

دوسری تعلیم یسوع کی خوشخبری (انجیل) ہے ۔ یسوع مسیح میں خدا ہم پر اپنی محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسری بار لفظ فضل سچائی کے ساتھ آتا ہے۔ آپ فضل کے معنی کو بخوبی یاد کر سکتے ہیں یعنی وہ محبت جس کے ہم حقدار نہیں۔ خدا ہم پر مسیح میں اپنی محبت ظاہر کرتا ہے۔ وہ ہمارا عوضی ہوا۔ اور ہمارے خلاف خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیا جو ہمارے گناہ کی وجہ سے تھا یوُحنا انہیں صاف طور پر بیان کرتا ہے کہ یسوع نے اپنے منصوبے کو کیسے مکمل کیا؟ ہم جانتے ہیں کہ خدا کی سچائی یسوع مسیح میں ہمارے پاس ہے کیونکہ یسوع ہمارے پاس خدا کی طرف سے آیا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

20- ہمیں یسوع کی.................................سے کبھی جدا نہیں ہونا چاہیے۔

21- خدا کی دو اہم تعلیمات ....جو موسیٰ کی معرفت دی گئی اور...............یسوع کی معرفت دی گئی۔

22- کلام مقدس میں فضل کی بہترین تعریف یہ ہے کہ خدا کی وہ محبت جس کے ہم...........نہیں۔

23- ہم جانتے ہیں کہ یسوع نے ظاہر کیا ہے کہ خدا سچا ہے کیونکہ وہ.......................سے ہمارے پاس آیا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 12 پر ملاحظہ کریں)

یاددہانی کی باتیں۔جوابات

1۔یوحنا۔2-50سال۔3۔چوتھی۔4۔روحانی۔5۔خُدا، انسان۔6۔ایمان، ہمیشہ کی زندگی۔
7 ۔ابتداء۔ 8۔کلمہ۔9۔خُدا، خُدا، ساتھ۔10۔ثالوث۔11۔خلق کیا، زندگی، نور۔12۔گُناہ۔
13۔یوحنا۔ 14۔نور، دُنیا، بیٹا۔15۔ایمان، فرزند۔16۔مجسم ،انسان۔17۔خُدا، باپ۔18۔فضل، سچائی۔19۔نور، عظمت۔20۔محبت۔21۔شریعت، انجیل۔22۔مستحق۔23۔باپ کی طرف سے

امتحان: ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

تعارف اور باب 1

مہربانی کر کے یاد دہانی کی باتوں کی نظر ثانی کریں۔

تعارف:

1- یوحنا نے انجیل تحریر کی وہ یسوعؔ کا............................ ہے۔

2- یوحنا کی انجیل بیان کرتی ہے کہ یسوعؔ کامل........................اور.................. ہے۔

3- یہ انجیل اسلئے لکھی گئی تاکہ ہم.......................اور............................ حاصل کریں۔

پہلا حصّہ

4- انجیل کے آغاز میں یسوع کو................کا نام دیا گیا اب بھی...........اسی طرح ہوتا ہے۔

5- تمام چیزیں اُسی کے وسیلہ سے.....................ہوئی ہیں۔

6- اس میں..................تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا....................تھی۔

7- وہ.................بنا اور ہمارے درمیان رہا۔

8-..........................کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یسوع خُدا کی طرف سے آیا ہے۔

9- جتنوں نے اُسے..................کیا وہ خدا کے.....................کہلائے۔

10- ہم یسوع مسیح کو بطور خدا کا .... اور.................اور................دیکھتے ہیں۔

11- ہم مسیح کی..............................سے جُدا نہیں ہوسکتے۔

12- خدا کے فضل کا مطلب ہے خدا کی.......................۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 234 پر ملاحظہ کریں)

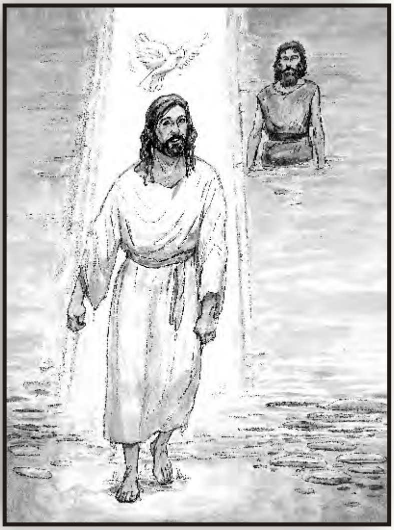

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

حصہ دوم:

خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنی خدمت کا آغاز کیسے کِیا۔

یوحنا19:1 تا یوحنا 51:1

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

باب 2

خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنی خدمت کا آغاز کیسے کِیا۔

خدا نے یوحنا اصطباغی کو یسوع کے آگے بھیجا

(یوحنا 1:19-28 خاص آیات 22, 23, 26 اور 27)

22-پس انہوں نے اس سے کہا پھر تو ہے کون؟ تا کہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے۔ 23- اس نے کہا میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے بیاباں میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔ 26-یوحنا نے جواب میں ان سے کہا کہ میں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں تمہارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے جسے تم نہیں جانتے یعنی 27۔میرے بعد کا آنے والا جس کی جوتی کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں۔

جب یروشلم کے لوگوں نے یوحنا کی خدمت کے بارے میں سنا تو،تو حیران ہوئے کہ وہ کون ہے؟ خدا نے مسیح کو بھیجنے کا وعدہ کیا تھا ۔(عبرانی میں مسیح کے معنی ہیں مَسَح کیا ہوا) یہودیوں نے یہ دریافت کرنے کیلئے آدمیوں کو بھیجا کہ کیا یوحنا یہی مسیح ہے؟ کیا وہ ایلیاہ ہے (ملاکی 4:15)یا وہ موسیٰ کی مانند ایک نبی ہے۔جس کا وعدہ کیا گیا ہے(استثناء 18:15)۔

یوحنا نے بڑے واضع الفاظ میں بیان کیا کہ وہ مسیح ہے اور نہ ہی وہ ایلیاہ یا کوئی اور نبی ہے۔ جب انہوں نے یسعیاہ 3:40 کا حوالہ دے کر پوچھا۔تو اس نے کہا۔ میں بیابان میں پکارنے والے کی آواز ہوں۔ کہ خداوند کی راہ درست کرو۔

یوحنا نے یردن کے قریب پتھریلے بیابان سے اپنی منادی کا آغاز کیا۔ہم بیابان کے روحانی معنی پر غور کریں ۔ بیابان کی بنجر اور پتھریلی زمین کا مطلب یہ ہے کہ گناہ نے انسان کی

زندگیوں کو بنجر اور خشک چٹانوں سے بھری ویران زمین کی طرح بنا دیا ہے۔

اسرائیل ایک پہاڑی ملک ہے۔اس کے تمام راستے پتھریلی چٹانوں کے ہیں۔ یہ راستے سفر کے لئے مشکل اور خطرناک ہیں۔ اگر کوئی اہم آدمی مثلاً کوئی بادشاہ ایسے رستوں سے گزرے تو وہ ضرور اپنے آگے آدمی بھیج کر اس راہ کو صاف کرائے گا۔

یوحنا لوگوں کو خداوند یسوع مسیح کی آمد کی تیاری کے لئے کیسے دعوت دے رہا تھا یہ نہائت روحانی معاملہ ہے۔ کہ ہم یسوع مسیح پر ایمان لائیں۔ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ اور اپنی رہ کو درست کریں، تب ہم بیابان اور موت کی راہ سے ہٹ کر ہمیشہ کی زندگی کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اگلے مرحلہ میں کچھ فریسیوں نے یوحنا پر اعتراض کیا: اگر وہ نہ تو مسیح ہے اور نہ کوئی نبی ہے تو وہ بپتسمہ کیونکر دیتا ہے؟ یہودیوں میں فریسی سبت سے بڑا مذہبی گروہ تھا یہ بڑے انتہا پسند تھے اور وہ اس شخص کی سخت مخالفت کرتے تھے جو ان کی قیادت کی مخالفت کرتا تھا۔

یوحنا نے بپتسمہ دینے کے اختیار کے بارے میں ان سے کوئی بحث نہیں کی۔ وہ کہتے تھے کہ (تیرے پاس بپتسمہ دینے کا کوئی اختیار نہیں) اس کی بجائے اس نے پھر یسوع کے بارے میں کہا کہ اسے تم بہت جلدی دیکھو گے۔ وہی یسوع ہے جس کے پاس تمام اختیار ہے بلکہ یوحنا نے کہا وہ میرے بعد آنے والا ہے جسکی جوتی کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں۔

یاددہانی کی باتیں

1- یوحنا نے جواب میں ان سے کہا کہ وہ.................. نہیں وہ.................. بھی نہیں اور نہ ہی وہ موسیٰ کی مانند کوئی.................. ہے۔

2- یونانی زبان میں بھی لفظ.................. استعمال ہوا ہے جس کے معنی.................. کے ہیں۔

3- ہمیں اپنے.................. سے توبہ کر کے.................. کی طرف.................. کے ساتھ لوٹنا چاہیئے۔

4- یوحنا نے فریسیوں سے کہا کہ وہ یسوع کی جوتی کا تسمہ.................. کے لائق نہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 28 پر ملاحظہ کریں۔

یوحنا بپتسمہ دینے والا یسوع کی گواہی دیتا ہے۔

(یوحنا 1:29-34)

29-دوسرے دن اُس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے 30-یہ وہی ہے جسکی بابت میں نے کہا تھا کہ ایک شخص میرے بعد آتا ہے جو مجھ سے مُقدّم ٹھہرا ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا ۔31- اور میں تو اسے پہچانتا نہ تھا مگر اس لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوا آیا کہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔ 32-اور یوحنا نے یہ گواہی دی کہ میں نے رُوح کو کبوتر کی طرح آسمان سے اُترتے دیکھا ہے۔اور وہ اس پر ٹھہر گیا۔33-اور میں تو اسے پہچانتا نہ تھا۔مگر جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کو بھیجا اُسی نے مجھ سے کہا کہ جس پر تو رُوح کو اترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی رُوح القدس سے بپتسمہ دینے والا ہے۔34-چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔

اگلے روز جب یسوع ان کے سامنے آیا تو یوحنا نے کہا۔دیکھو کہ خدا کا برّہ ہے۔جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے اب یوحنا لوگوں کے سامنے یسوع کو پیش کر سکا۔کہ یہ خدا کا برّہ ہے۔

جو کوئی آدمی خدا کے لوگوں کی تاریخ کو جانتا ہے۔وہ ان کی عبادت میں لفظ برہ کے بنیادی معنی کو سمجھ سکتا ہے۔لوگ خدا کے سامنے برہ کی قربانی چڑھاتے تھے۔(گنتی 28-4) برہ کے خون کی بدولت بنی اسرائیل اُس رات جب وہ خروج کرنے کو تھے بچ گئے۔(خروج ابواب 12 اور 13) خدا نے یسعیاہ نبی کی معرفت فرمایا ہے۔کہ نجات دہندہ کیسا ہو گا۔جس طرح برہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں۔اور جس طرح بھیڑ (برہ) اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اسی طرح وہ خاموش رہا۔(یسعیاہ 53-7)

خدا کے برہ یسوع نے گناہوں کو اٹھا لیا ہے اس نے تمام دنیا کے گناہوں کو اٹھا لیا ہے خدا کا برہ یسوع ہمارے گناہ اٹھاتا ہے۔کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی گناہگار ہو وہ اس کے گناہ بھی اٹھا لے جاتا ہے۔اس کی معافی کی بخشش عام اور ہر ایک کے لِئے ہے۔

یوحنا نے اُنہیں پھر بتایا کہ یسوع اس سے بہت بڑا ہے۔اگرچہ یسوع یوحنا کے بعد

برہ کا خون گھروں کے دروازوں اور چوکھٹوں پر لگایا گیا۔

پیدا ہوا اور اپنی خدمت کا آغاز بھی بعد میں کیا۔لیکن خدا کے بیٹے اور اس کے کلمہ کی ابدی حضوری اس میں موجود تھی ۔یوحنا زیادہ نہ جانتا تھا کہ یسوع شروع سے ہے بپتسمہ کے وقت خدا نے رُوح القدّس یسوعؔ پر اُترنے کا نشان دیا کہ وہی موعودہ مسیح ہو گا ۔(مرقس 1:9-11) رُوح القدّس کبوتر کی شکل میں یسوع پر آٹھہرا اور آواز آئی ''تو میرا پیارا بیٹا ہے۔میں تجھ سے خوش ہوں۔''

اب یوحنا لوگوں کے سامنے یہ بیان کرتا ہے یہ وہی یسوع ہے جو رُوح القدّس سے بپتسمہ دے گا۔پھر کیا ہوا؟ پھر وہ آسمان پر چلا گیا۔اس نے روح القدس کو اپنے شاگردوں پر نازل کیا اور وہ غیر زبانیں بولنے لگے۔

<u>یاددہانی کی باتیں۔</u>

5-یوحنا بپتسمہ دینے والے نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھکر کہا کہ یہ خدا کا............ ہے۔

6-یوحنا بیان کرتا ہے کہ یسوع ....کا............ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھالے جاتا ہے۔

7-یسوع کی......................کی بخشش تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔

8-یوحنا جانتا تھا کہ یسوع ہی موعود مسیح ہے کیونکہ خدا کا.........................اس پر آٹھہرا تھا۔

9-یوحنا نے لوگوں کو بتایا کہ یسوع ہی خدا کا....................... ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 28 پر ملاحظہ کریں)

اندریاس اور پطرس یسوع کے شاگرد بن گئے۔

(یوحنا 1:35-42)

35-دوسرے دن پھر یوحنا اور اس کے شاگردوں میں سے دو شخص کھڑے تھے۔36-اس نے یسوع پر جو جارہا تھا نگاہ کر کے کہا دیکھو یہ خدا کا برہ ہے۔37- وہ دونوں شاگرد اس کو یہ کہتے سن کر یسوع کے پیچھے ہولِئے ۔38-یسوع نے پھر کر اور انہیں پیچھے آتے دیکھ کر ان سے کہا۔تم کیا ڈھونڈتے ہو؟ انہوں نے

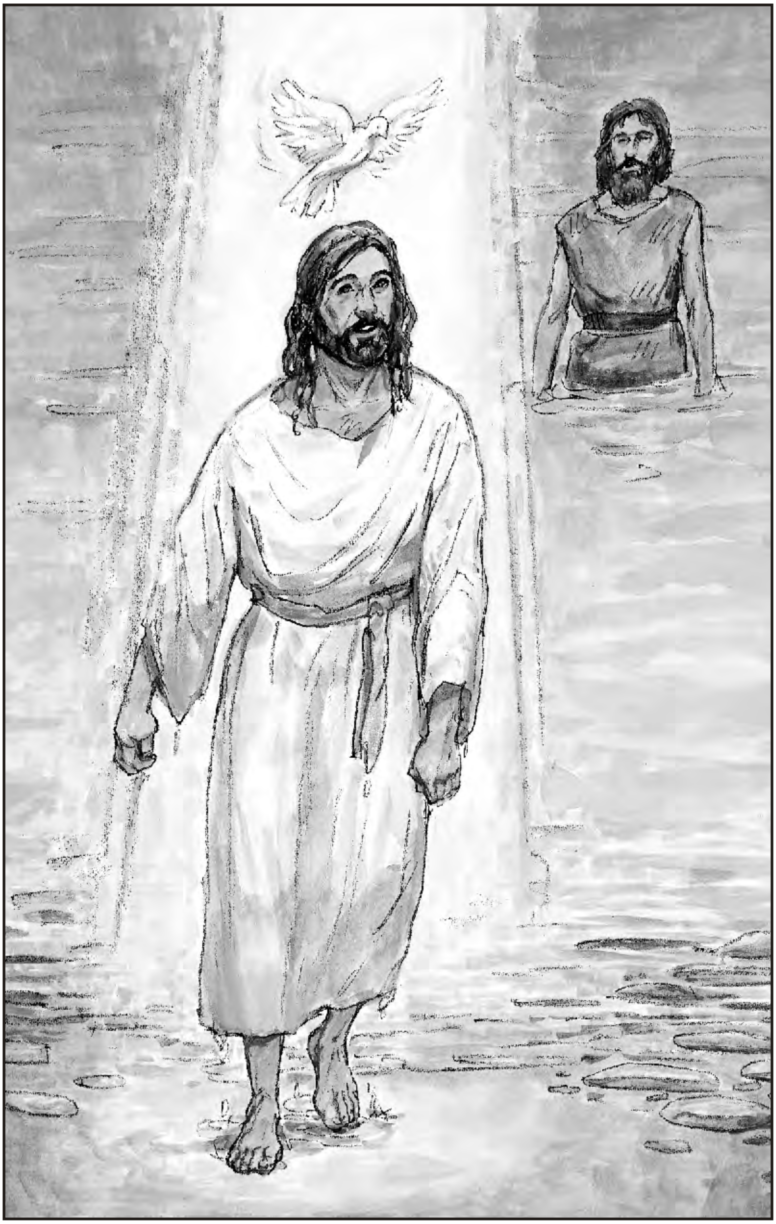

یسوؔع مسیح نے بپتسمہ لیا۔

اس سے کہا اے ربی (اے استاد) تو کہاں رہتا ہے۔39-اس نے ان سے کہا چلو دیکھ لوگے پس انہوں نے آکر اس کے رہنے کی جگہ دیکھی اور اس روز اس کے ساتھ رہے اور یہ دسویں گھنٹے کے قریب تھا۔40-ان دونوں میں جو یوحنا کی بات سن کر یسوع کے پیچھے ہو لئے تھے ایک شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا۔41-اس نے پہلے اپنے سگے بھائی شمعون سے مل کر اس سے کہا۔ کہ ہم کو خرستس یعنی مسیح مل گیا۔42-وہ اسے یسوع کے پاس لایا یسوع نے اس پر نگاہ کر کے کہا تو یوحنا کا بیٹا شمعون ہے کو کیفا یعنی پطرس کہلائے گا۔

یسوع مسیح کی خدمت کا وقت آ گیا تو اس نے چند لوگوں کو اپنے ساتھ ملایا جنکو ہم اس کے شاگرد کہتے ہیں۔ان میں سے دو یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد بھی تھے۔ جب یوحنا بپتسمہ دینے والے نے انہیں بتایا کہ یسوع ہی خدا کا برہ ہے تو وہ دونوں یسوع کے شاگرد بن گئے۔

جب یسوع نے انہیں اپنے پیچھے آتے دیکھا۔تو ان سے کہا تم کیا چاہتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس کے ساتھ رھنا چاہتے ہیں۔انہوں نے اسے ربی کہا۔اسکا مطلب ہے استاد کیونکہ وہ اس سے سیکھنا چاہتے تھے۔

چند لمحے سوچیں۔اگر یسوع ہم سے کہے کہ تم کیا چاہتے ہو؟ تو کیا تم یہ کہنے کو تیار ہو۔کہ تم اس کے ساتھ رھنا اور اس سے سیکھنا چاہتے ہو؟

یسوع نے انہیں اپنے پیچھے آنے کی دعوت دی وہ وہاں گئے جہاں یسوع رہتا تھا۔ انہوں نے اس کے ساتھ وقت گزارہ ان میں سے اندریاس نے جلدی سے اپنے بھائی شمعون پطرس کو تلاش کیا اور بڑے جذباتی انداز میں اپنے بھائی کو بتایا ہے کہ ہم کو خرستس یعنی مسیح مل گیا اس نے دیکھا کہ یسوع ہی مسیح ہے جس کو خدا نے وعدہ کے مطابق بھیجا ہے۔اندریاس اپنے بھائی شمعون کو یسوع کے پاس لایا۔

جب یسوع نے شمعون کو دیکھا اور کہا اب سے تو چٹان (عبرانی میں کیفا اور یونانی میں پطرس) کہلائے گا۔ یہ سچ ہے کہ پطرس نے یسوع کے شاگردوں کے درمیان بہترین قیادت کا

کردار ادا کیا۔ایک اور اہم بات یہ ہے کہ وہ ایمان میں چٹان کی طرح مضبوط ہوتا گیا۔

اندریاس کی مثال سے ہم ایک بات سیکھتے ہیں کہ ہم دوسروں کی کیسے مدد کر سکتے ہیں اور کیسے انہیں یسوع کے پاس لا سکتے ہیں۔

باقی شاگردوں کا ذکر بیان نہیں کیا گیا۔ہمیں یقین ہے۔کہ یوحنا رسول ہی اس کتاب کا مصنف ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ (یوحنا بپتسمہ دینے والا) نہیں ہے یوحنا رسول اپنے بھائی یعقوب کو خداوند یسوع کے پاس لایا۔یعقوب بھی شاگردوں میں شامل ہو گیا۔

یاددہانی کی باتیں

10-یوحنا بپتسمہ دینے والے کے دو شاگرد.................کے شاگرد بن گئے۔

11-ان میں سے ایک کا نام.......................تھا۔

12-وہ شاگرد گیا اور اپنے بھائی.................[..................]کو یسوع کے پاس لایا۔

13-اس نے اپنے بھائی سے کہا کہ ہم کو.................[.......................]مل گیا۔

14-یسوع نے اس کے بھائی کے بارے میں کہا کہ وہ............[..................] کہلائے گا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 28 پر ملاحظہ کریں)

فلپس اور نتن ایل یسوع کے شاگرد بن گئے۔

(یوحنا 1:43-51)

43-دوسرے دن یسوع نے گلیل میں جانا چاہا اور فلپس سے مل کر کہا۔ میرے پیچھے ہو لے۔ 44-فلپس اندریاس اور پطرس کے شہر بیتِ صیدا کا باشندہ تھا 45-فلپس نے نتن ایل سے مل کر واس سے کہا کہ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے۔وہ ہم کو مل گیا ہے۔وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے۔46-نتن ایل نے اس سے کہا کہ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے فلپس نے کہا چل کر دیکھ لے۔47- یسوع نے نتن ایل کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اس کے حق میں کہا دیکھو یہ

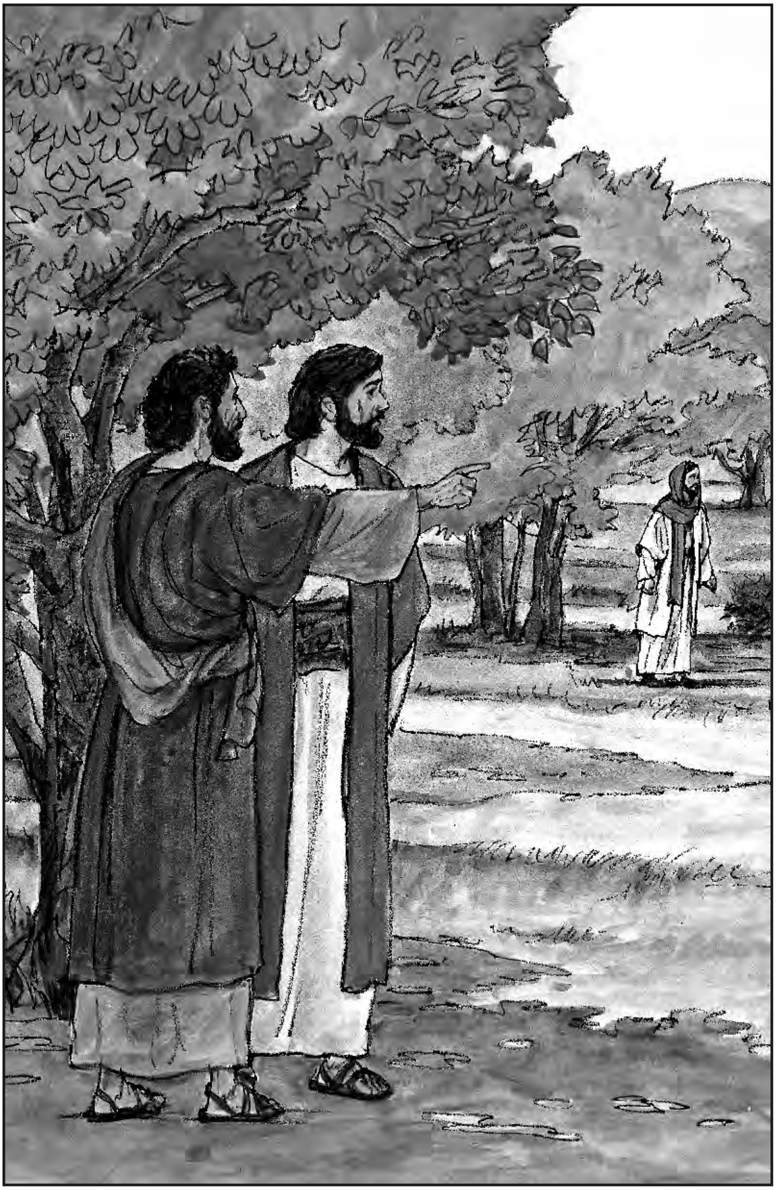

اندریاس اور فلپس یسوع کے بارے میں سیکھتے ہیں۔

فی الحقیقت اسرائیلی ہے ۔اس میں مکر نہیں 48-نتن ایل نے اس سے کہا تو مجھے کہاں سے جانتا ہے؟ یسوع نے اسے جواب میں کہا اس سے پہلے کہ فلپس نے تجھے بلایا۔جب تو انجیر کے درخت کے نیچے تھا میں نے تجھے دیکھا 49-۔نتن ایل نے اس کو جواب دیا اے ربی تو خدا کا بیٹا ہے تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ 50-یسوع نے جواب میں اس سے کہا میں نے جو تجھ سے کہا کہ تجھ کو انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا۔کیا تو اسی لئے ایمان لایا ہے؟ تو ان سے بھی بڑے بڑے ماجرے دیکھیگا۔51- پھر اس سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم آسمان کو کھلا اور خدا کے فرشتوں کو اوپر جاتے اور ابن آدم پر اترتے دیکھو گے۔

یسوع نے اپنا شاگرد ہونے کے لئے فلپس کو بھی بلایا۔فلپس اندریاس اور پطرس کے شہر کا باشندہ تھا وہ غالباً انہیں جانتا تھا۔اس نے یسوع کے بارے میں اس خبر کو اپنے تک محدود نہ رکھا وہ نتن ایل کے پاس گیا اور کہا اس نے ایک شخص کو پالیا ہے جس کے بارے میں توریت اور نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے۔عہدِ عتیق شریعت اور انبیا کے اظہار کا ذریعہ قائم کیا۔

تا ہم جب نتن ایل نے سنا کہ یسوع ناصرت میں آیا ہے تو وہ بہت حیران ہوا۔صحائف میں تو ناصرت کا ذکر تک نہیں کیونکہ ناصرت ایک پسماندہ اور غیر معروف قصبہ تھا۔وہ طنزیہ انداز میں کہتا ہے کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟

فلپسؔ نے مزید اسے قائل کرنے کی کوشش نہیں کی۔اُس نے بڑے سادہ طریقہ سے اسے دعوت دی۔آؤ اور دیکھ لو یہ یسوع مسیح کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا سب اچھا طریقہ ہے۔انہیں بتائیں کہ آؤ اور دیکھ لو۔یہ طریقہ ہم صرف اسی انجیل میں دیکھتے ہیں۔

نتن ایل فلپس کے ساتھ گیا اور یسوع کو دیکھا۔یسوع نے نتن ایل کو اپنی طرف آتے دیکھکر کہا یہ فی الحقیقت اسرائیلی ہے اس میں مکر نہیں۔اس کا مطلب ہے کہ نتن ایل فی الحقیقت خدا پر ایمان رکھتا تھا۔اور وہ موعودہ مسیح کو دیکھنے کا خواہاں تھا۔بائبل مقدس بیان کرتی ہے۔حقیقی اسرائیلی وہ ہیں جو خدا اور اس کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہیں آج وہ لوگ ہم میں جو موعودہ مسیح پر ایمان رکھتے ہیں۔

یسوع نے جب اس سے کہا کہ اس سے پہلے کہ فلپس نے مجھے بلایا جب تو انجیر کے درخت کے نیچے تھا میں نے تجھے دیکھا نتن ایل وہاں تنہا کھڑا تھا ہوسکتا ہے کہ وہ وہاں خدا کے بارے میں سوچ رہا ہو یا دعا کرر ہا ہو یسوع حقیقی خدا ہے اسلیئے وہ سب چیزوں کو جانتا ہے۔

جو باتیں فلپس نے یسوع کے بارے میں کہی تھیں نتن ایل اس پر ایمان لایا اور اقرار کیا۔ وہ یسوع کو ربی یعنی اے استاد کہتا ہے اور یہ کہ تو خدا کا بیٹا ہے اور تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔

یسوع نے نتن ایل سے کہا کہ تو نے درست کہا۔ یسوع نے اس سے اور دوسرے شاگردوں سے وعدہ کیا کہ تم اور بڑے بڑے کام دیکھو گے۔ وہ ایک اور تصویر دکھاتا ہے۔ کہ تم آسمان کو کھلا اور خدا کے فرشتوں کو اوپر جاتے اور ابن آدم پر اترتے دیکھو گے۔

یسوع نے اس لقب ''ابن آدم'' کو پسند کیا۔ وہ اپنے آپکو اس انسان کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔ جو عدن میں گناہ سے پہلے تھا۔ اس نے ہماری خاطر بطور انسان خود کو دے دیا اور ہماری خاطر خدا کی تمام مرضی کو پورا کیا۔ اس نے مر کر ہمارے تمام گناہوں کی قیمت ادا کی۔

پس یسوع ہی شاگردوں اور ہمارے لئے آسمان کا واحد اور حقیقی راستہ ہے

یاددہانی کی باتیں۔

15- فلپس نے نتن ایل سے کہا کہ اس نے ایک شخص کو دیکھا ہے جسکا ذکر.....................کی ....اور.....................کے صحیفوں میں آیا ہے۔

16- جب یسوع نے نتن ایل کو دیکھا تو کہا کہ یہ.................. .... ہے۔

17- نتن ایل نے اقرار کیا کہ یسوع..................کا............اور...........کا.......... ہے۔

18- یسوع نے نتن ایل اور باقی شاگردوں کو ایک اور تصویر دکھائی کہ وہی ....کا واحد اور حقیقی....................... ہے۔

(اپنے سوالات کے جواب صفحہ نمبر 28 پر ملاحظہ کریں)

امتحان: ایمان لاؤاور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

باب 2

برائے مہربانی یاددہانی کی باتوں کی نظر ثانی کریں۔

1-یوحنا کی منادی کا مرکزی پیغام........................ہے۔

2-جب یوحنا نے یسوع کو آتے دیکھا تو کہا یہ........................کا........................ہے جو

........................کا........................اُٹھالے جاتا ہے۔

3-یوحنا جانتا تھا کہ یسوع ہی مسیح ہے جو خدا کا................ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

4-یوحنا کے بعض شاگرد............................کے پیچھے ہولئے۔

5-اندریاس اپنے بھائی شمعون پطرس کو لایا اس نے شمعون سے کہا مجھے................مل گیا۔

6-جب نتن ایل یسوع کے پاس آیا۔ وہ بہت حیران ہوا کہ یسوع ....کا.................اور

........................کا........................ہے۔

7-یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا کہ وہی سچا................کا راستہ ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 234 پر ملاحظہ کریں)

یاددہانی کی باتیں۔جوابات

1۔مسیح ،ایلیاہ، نبی 2۔مسیحا، مسح کیا ہوا 3۔گناہوں، خُدا، ایمان ۔4۔کھولنے ۔5۔برہ ۔6۔خُدا، برہ۔ 7۔معافی۔ 8۔رُوح ۔9۔بیٹا ۔10۔یسوع ۔11۔اندریاس ۔12۔شمعون [پطرس]۔ 13۔مسیحا[یسوع] 14۔کائفا[پتھر]۔15۔موسیٰ، توریت، انبیاء۔ 16 ۔سچا، اسرائیلی [ایماندار]۔ 17 ۔خُدا، بیٹا، اسرائیل، بادشاہ۔ 18۔آسمان، راستہ۔

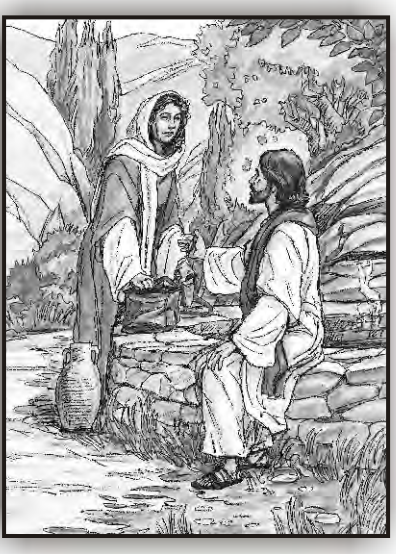

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

تیسرا حصہ:

خُداوند یسوع مسیح اپنا آسمانی جلال ظاہر کرتا ہے۔

یوحنا 1:2 تا یوحنا 54:4

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

باب سوم

خُداوند یسوعؔ مسیح اپنا جلال آسمانی جلال ظاہر کرتا ہے۔

یسوعؔ مسیح نے پانی کو مے میں تبدیل کر دیا۔

(یوحنا 2:1-11)

1۔ پھر تیسرے دِن قانای گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوعؔ کی ماں وہاں تھی۔2۔ اور یسوعؔ اور اُس کے شاگرد
وں کی بھی اُس شادی میں دعوت تھی۔3۔ اور جب مے ختم ہو چکی تو یسوعؔ کی ماں نے اُس سے کہا کہ اُن کے پاس
مے نہیں رہی 4۔ یسوعؔ نے اُس سے کہا اے عورت (معزز خاتون) مجھے تجھ سے کیا کام ہے ابھی میرا وقت نہیں
آیا۔5۔ اُس کی ماں نے خادموں سے کہا جو کچھ یہ تم سے کہے وہ کرو۔ 6۔ وہاں یہودیوں کی طہارت کے دستور
کے موافق پتھر کے چھ مٹکے رکھے تھے اور اُن میں دو دو تین تین من کی گنجائش تھی۔7۔ یسوعؔ نے اُن سے کہا مٹکوں
میں پانی بھر دو پس انہوں نے اُن کو لبالب بھر دیا۔ 8۔ پھر اُس نے اُن سے کہا اَب نکال کر میر مجلس کے پاس لے
جاؤ۔ پس وہ لے گئے۔9۔ جب میر مجلس نے وہ پانی چکھا جو مے بن گیا تھا اور جانتا نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے۔
(مگر خادم جنہوں نے پانی بھرا تھا جانتے تھے) تو میرِ مجلس نے دلہا کو بلا کر اُس سے کہا۔10۔ ہر شخص پہلے اچھی مے
پیش کرتا ہے اور ناقص اُس وقت جب پی کر چھک گئے۔ مگر تو نے اچھی مے اَب تک رکھ چھوڑی ہے۔ 11۔ یہ پہلا
معجزہ یسوعؔ نے قانائے گلیل میں دکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا اور اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔

یسوعؔ کے نئے شاگرد اور یسوعؔ ایک چھوٹے گاؤں قانای گلیل کی ایک شادی کی ضیافت میں شریک ہوئے۔ خُداوند یسوعؔ کی ماں بھی وہاں تھی۔ اُس نے شادی کی ضیامت میں بڑی مدد کی۔

اُن دِنوں میں شادیاں آج کے دور سے بہت مختلف تھیں۔ دُلہا دلہن کی منگنی ایک سال قبل کر دی جاتی تھی۔ وہ اپنی منگنی کے بعد اُس وقت تک اکٹھے نہیں رہ سکتے تھے جب تک اُن کی شادی نہیں ہو جاتی تھی دلہا دلہن کے گھر جاتا اور اِسے بیاہ کر اپنے گھر لے آتا۔ خاندان شادی کا

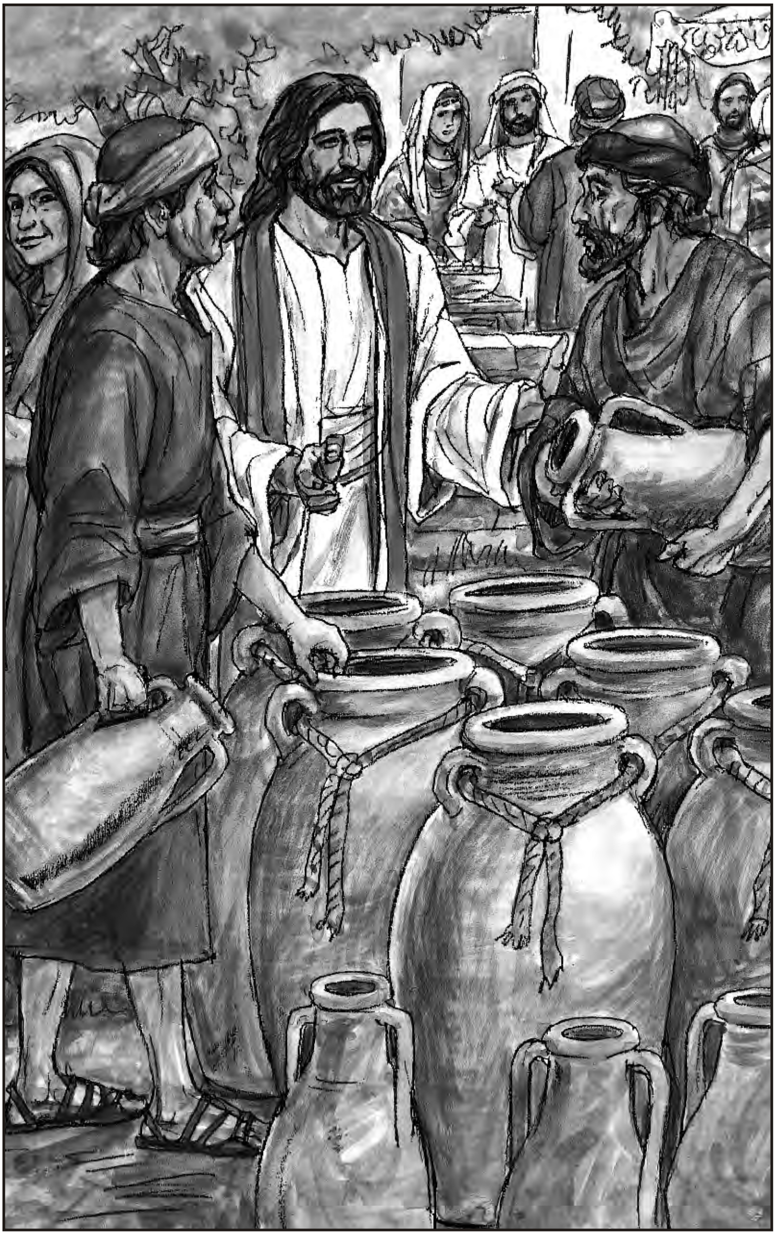

قانائے گلیل میں شادی

اہتمام کرتا اور تمام مہمان اُس شادی کی ضیافت میں شریک ہوتے تھے ۔ شادی کی ضیافت سات دِن تک جاری رہتی تھی۔

شادی میں سات دِن ختم ہونے سے قبل ایک غیر معمولی واقعہ پیش آیا کہ مَے ختم ہو گئی (ہوسکتا ہے یہ نیا جوڑا غریب ہو) یسوؔع کی ماں نے اُس سے کہا کیونکہ وہ معجزہ کی توقع کر رہی تھی اُس کے پاس کوئی ایسا انتظام نہ تھا جہاں سے وہ مَے فراہم کر سکے۔

یسوؔع نے جواب دِیا کہ مجھے اور آپ کو اِس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ اُس کا ابھی وقت نہیں تھا۔ مقدسہ مریم چاہتی تھی کہ وہ خُدا باپ کی مرضی سے کوئی راستہ نکالے۔ یسوؔع نے خُدا باپ کی طرف سے عوام کے سامنے معجزہ کیا۔ اِس میں خاندانی رشتہ کا کوئی معاملہ نہیں۔ مقدسہ مریم کو یسوؔع پر پورا بھروسہ تھا۔ اُس نے نوکروں کو نصیحت کی کہ جو کچھ یسوؔع تم سے کہے وہی کرو۔

تب یسوؔع نے نوکروں سے کہا اُن چھ مٹکوں کو یہاں لاؤ۔ جو نزدیک ہی پڑے تھے۔ یہودی اُن مٹکوں کو ''طہارت'' کیلئے استعمال کرتے تھے۔ یسوؔع نے نوکروں سے کہا کہ ان کو پانی سے بھر دو اِن مٹکوں میں تقریباً 100 گیلن (تقریباً 400 لیٹر) پانی کی گنجائش تھی۔

اگلے مرحلہ میں نوکروں نے یہ پانی نکالا اور میرِ مجلس کو پیش کر دیا وہ ہمیشہ نئی خوراک اور مَے کا استعمال سے قبل جائزہ لیتا تھا۔ لیکن اُس نے پہلی مَے سے زیادہ اچھی مَے کو بعد میں چکھا۔ اگرچہ نوکر جانتے تھے کہ یسوؔع نے پانی کو مَے میں تبدیل کر دیا ہے لیکن اِس بات کو میرِ مجلس نہیں جانتا تھا۔

اِس شادی کی ضیافت کے میرِ مجلس نے دُلہا سے کہا یہ حیران کن بات ہے کہ ہر شخص اپنی ضیافت میں اچھی مَے پہلے پیش کرتا ہے جب مہمان پی کر چھک جاتے ہیں تو ناقص مَے دی جاتی ہے کیونکہ نشہ کی وجہ سے مَے کے مزہ میں فرق معلوم کرنا مشکل تھا اِس ضیافت میں باقی تمام شادی کی ضیافتوں سے امتیازی فرق یہ تھا کہ اِس میں اچھی مَے بعد میں پیش کی گئی۔

یسوعؔ مسیح نے اِس پہلے معجزہ میں دلہا دلہن کہ یہ عظیم تحفہ دیا۔ یہ معجزہ اُس کی خدمت کا ایک نشان تھا۔ کیونکہ یہ معجزہ آسمانی حقیقت کا زمین پر واضح الٰہی نشان تھا۔ جن لوگوں نے یہ معجزہ دیکھا اُنہوں نے گویا یسوعؔ کی الٰہی قدرت اور جلال دیکھا۔ یہ دیکھ کر یسوعؔ مسیح کے شاگردوں کا ایمان اور بڑھا۔

یاددہانی کی باتیں

1۔ یسوعؔ مسیح اور اُس کے شاگرد.................میں ایک شادی کی ضیافت میں شریک ہوئے۔

2۔شادی کی ضیافت.................دِنوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ میزبانوں کی...........ختم ہوگئی۔

3۔ یسوعؔ کی ماں یسوعؔ سے ایک.................کی توقع کر رہی تھی۔

4۔ یسوعؔ نے مریم سے کہا اِسے اپنے آسمانی.................کی مرضی کو پورا کرنا ہے۔

5۔ یسوعؔ کے کہنے پر نوکروں نے چھ مٹکے.................سے بھر دیئے۔

6۔نوکروں نے اچھی.................مٹکوں سے نکال کر پیش کی۔

7 ۔ یہ یسوعؔ کا پہلا معجزہ تھا ۔ یہ ایک ....تھا ۔ معجزہ ....اور ....پر واضح نشان تھا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے اپنی موت اور جی اُٹھنے کے بارے میں پیش بینی کی

(یوحنا2:12-25)

12۔ اِس کے بعد وہ اور اُس کی ماں اور بھائی اور اُس کے شاگرد کفرنحوم کو گئے اور وہاں چند روز رہے۔
13۔ یہودیوں کی عیدِ فسح نزدیک تھی۔ اور یسوعؔ یروشلیم کو گیا۔ 14۔ اُس نے ہیکل میں بیل اور بھیڑ اور
کبوتر بیچنے والوں کو اور صرافوں کو بیٹھے پایا۔ 15۔ اور رسیوں کا کوڑا بنا کر سب کو یعنی بھیڑوں اور بیلوں کو
ہیکل سے نکال دیا اور صرافوں کی نقدی بکھیر دی اور اُن کے تختے اُلٹ دیئے۔ 16۔ اور کبوتر فروشوں سے

کہا اِن کو یہاں سے لے جاؤ، میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ۔ 17۔ اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ لکھا ہے۔ ''تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائیگی۔'' (زبور 9:69) 18۔ پس یہودیوں نے جواب میں اُس سے کہا تو جو اِن کاموں کو کرتا ہے، ہمیں کونسا نشان دکھاتا ہے۔ 19۔ یسوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا اِس مقدس کو ڈھا دو تو میں اُسے تین دِن میں کھڑا کر دوں گا۔ 20۔ یہودیوں نے کہا۔ چھیالیس برس میں یہ مقدس بنا ہے۔ اور کیا تُو اسے تین دِن میں کھڑا کر دے گا؟ 21۔ مگر اُس نے اپنے بدن کے مقدس کی بابت کہا تھا۔ 22۔ پس وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے یہ کہا تھا اور اُنہوں نے کتابِ مقدّس اور اُس قول کا جو یسوعؔ نے کہا یقین کیا۔ 23۔ جب وہ یروشلیم میں فسح کے وقت عید میں تھا تو بہت سے لوگ اُن معجزوں کو دیکھ کر جو وہ دکھاتا تھا اُس کے نام پر ایمان لائے۔ 24۔ لیکن یسوعؔ اپنی نسبت اُن پر اعتبار نہ کرتا تھا۔ اِس لِئے کہ وہ سب کو جانتا تھا۔ 25۔ اور اس کی حاجت نہ رکھتا تھا کہ کوئی انسان کے حق میں گواہی دے کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ انسان کے دِل میں کیا کیا ہے۔

یسوعؔ اپنے خاندان اور شاگردوں کے ہمراہ کفرنحوم گیا جو گلیل کی جھیل کے شمالی کنارے پر واقع ہے (صفحہ نمبر 236 پر نقشہ دیکھئے) وہ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرا یہ عید فسح کا موقع تھا۔

ہر سال مارچ اور اپریل کے شروع میں یروشلیم میں عیدِ فسح مصر کی غلامی سے رہائی کی یاد میں منائی جاتی تھی۔ اُس رات خُدا نے مِصر کے ہر گھر کے پہلوٹھے بیٹے کی جان لے لی۔ مگر اُن لوگوں کے پہلوٹھے محفوظ رہے جنہوں نے اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر برّہ کا خون لگایا تھا۔ کیونکہ اُس رات خُدا کا فرشتہ (عیدِ فسح کے موقع پر) اُن کے گھروں کے پاس سے گزر تا تھا۔

ہیکل میں لوگ قربانیاں گزراننے کیلئے جانور خرید رہے تھے۔ اور ہیکل میں ہدیہ جات دینے کیلئے غیر ملکی روپیہ تبدیل کروا رہے تھے۔ جب یسوعؔ نے یہ دیکھا۔ کہ ساھوکار لوگوں کے ساتھ دھوکہ بازی کرتے اور اشیائے ضرورت کا حد سے زیادہ نفع حاصل کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے ہیکل کو عبادت کے گھر سے زیادہ تجارتی مرکز بنا دیا تھا۔

یسوعؔ کو اُن کی اِس شرارت پر بہت غصہ آیا یسوعؔ نے رسیوں کا ایک کوڑا لیا اُس نے

تمام جانوروں کو ہیکل سے نکال دیا۔ اُس نے ساہوکاروں کی میزوں کو اُلٹ دیا اور بیچنے والوں کو باہر کر دیا اور اُنہیں جھڑک کر نکال دیا اور کہا میرے باپ کے گھر کو ڈاکوؤں کی کھوہ مت بناؤ۔

یہاں خُداوند یسوؔع مسیح ایک سادہ آدمی نہیں جیسا کہ ہم اکثر دیکھتے ہیں۔ اُس نے گُناہ کے خلاف شدید مذاہمت کی۔ اُن لوگوں نے اپنے کئے پر ہرگز معذرت نہیں کی۔ وہ ناجائز پیسہ بنانے میں مصروف رہے کیونکہ اُنہیں خُدا اور اُس کے گھر کی کوئی فکر نہ تھی۔

بے شک شاگرد حیران اور پریشان تھے اُنہیں زبور 9:69 یاد آئی۔ جو نجات دہندہ یسوؔع کی بابت لکھی گئی ''کیونکہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی۔'' وہ آنے والی مشکلات پر تعجب کر رہے تھے

حیران کن بات یہ تھی کہ ہیکل کے ذمہ دار یہودیوں نے اُسے گرفتار نہیں کیا۔ شاید وہ یہ بات سمجھتے تھے کہ یسوؔع درست ہے۔ لیکن اُن کیلئے یہ چیلنج تھا کہ یسوؔع کِس اختیار سے یہ کام کرتا ہے۔ اُنہوں نے اُس کے معجزات کے بارے میں بھی بہت سے سوالات کِئے۔

یہودی یسوؔع کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ لوگوں میں شہرت حاصل کر رہا ہے۔ کچھ لوگ اُسے خُدا کا مسیح بھی کہتے تھے لیکن وہ اُس مسیح کے منتظر تھے جو اُن کا مضبوط لیڈر ہو گا وہ ایسے مسیح کے منتظر نہیں تھے جو ''جو دُنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے'' جس کی یوحنا بپتسمہ دینے والے نے گواہی دی۔

یسوؔع مسیح نے اُنہیں ایک نشان دیا اُس نے کہا ''اِس مقدس کو ڈھا دو تو میں اسے تین دِن میں کھڑا کر دوں گا''

یہودیوں نے زمینی سوچ کے مطابق سمجھا۔ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یسوؔع اِس عمارت کی بابت کہہ رہا ہے۔ وہ اُسے دیوانہ سمجھے۔ اُنہوں نے کہا ''چھیالیس برس میں یہ مقدس بنا ہے اور کیا تو اُسے تین دِن میں کھڑا کر دے گا۔''

وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ بات یسوؔع نے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی بابت کہی

ہے۔ وہ اپنے بدن کو ہیکل سے تشبیہ دے رہا تھا۔ وہ پیش بینی کر رہا تھا کہ وہ اُسے مصلوب کر دیں گے۔ لیکن تین دِن کے بعد وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔

وہ لوگ اگرچہ سُن تو رہے تھے مگر سمجھ نہیں رہے تھے۔ ہیکل کے بارے میں یسوعؔ کی یہ مثال بہت اچھی تھی کہ ہیکل وہ جگہ تھی جہاں خُدا اپنے لوگوں کے درمیان آیا کرتا تھا لیکن اب وہ اپنے بیٹے یسوعؔ مسیح میں اپنے لوگوں کے درمیان آیا تھا۔

بعد میں جب یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کے شاگردوں کو یہ بات یاد آئی۔ اُنہوں نے اس بات کو سمجھا اور وہ اُس پر ایمان لائے۔

عیدِ فسح کے دوران یسوعؔ مسلسل معجزات کرتا رہا۔ بہت سے لوگوں نے معجزات دیکھ کر تعجب کیا اور ایمان لائے۔ لیکن یسوعؔ اُن کے دِل کے خیالوں کو جانتا تھا۔ اُن کا ایمان ڈانواں ڈول تھا۔ اُنہوں نے پورے ایمان کے ساتھ اُسے اپنا نجات دہندہ قبول نہیں کیا۔

یاددہانی کی باتیں

8۔ یسوعؔ..................کو گیا تا کہ..................میں شریک ہو۔

9۔ ہیکل میں یسوعؔ تاجروں اور ساہوکاروں کو دیکھ کر بہت پریشان ہوا کیونکہ وہ لوگوں کو..................رہے تھے۔

10۔ اُس نے رسیوں کا..................بنایا اور سب کو اور جانوروں کو ہیکل سے نکال دیا۔

11۔ ہیکل کے ذمہ دار یہودیوں نے پوچھا کہ وہ یہ..................کس اختیار سے کرتا ہے۔

12۔ یسوعؔ نے ایک نشان دیا ''اِس..................کو ڈھا دو تو میں اسے..................دِن میں کھڑا کر دوں گا۔''

13۔ یسوعؔ نے پیش بینی کی تھی کہ تیسرے دِن مُردوں میں سے..................اُٹھے گا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

یسوؔع نے نئی پیدائش اور ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں تعلیم دی۔

(یوحنا8-1:3)

1۔فریسیوں میں سے ایک شخص نیکدیمس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا۔2۔اُس نے رات کو یسوؔع کے پاس آ کر اُس سے کہا اے ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خُدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا ہے۔کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک خُدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔3۔یسوؔع نے جواب میں اُس سے کہا۔میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا ۔4۔نیکدیمس نے اُس سے کہا آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے؟5 ۔ یسوؔع نے جواب دیا کہ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔6۔جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے۔7۔تعجب نہ کر کہ میں نے تجھ سے کہا تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔8۔ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تو اُس کی آواز سُنتا ہے۔مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہے اور کہاں کو جاتی ہے جو کوئی روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے۔

فریسی یہودیوں کا مذہبی گروہ تھا جو یسوؔع کے خلاف تھا ۔ شروع میں (یوحنا 27-24:1) میں اُنہوں نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو بھی چیلنج کیا تھا تا ہم نیکدیمس یسوؔع کے پاس آیا جو فریسیوں سے مختلف تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ دوسرے فریسی اِس ملاقات کے بارے میں جانیں۔وہ یسوؔع سے ایک سچائی کے بارے میں جاننے کیلئے آیا تھا۔

نیکدیمس نے اقرار کیا کہ یسوؔع خُدا کی طرف سے آیا ہے۔اُس نے یسوؔع کے معجزات میں خُدا کی الوہیت کو دیکھا۔لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اِس کا کیا مطلب ہے؟

یسوؔع نے نیکدیمس کو بتایا کہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھنے کیلئے نئی پیدائش کی ضرورت ہے۔جہاں خُدا حکمران ہے وہاں خُدا کی بادشاہی ہے کیونکہ جو یسوؔع پر ایمان رکھتے ہیں خُدا اُن کے دِلوں پر حکمرانی کرتا ہے اور یہی لوگ آسمان پر خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوں گے۔

یہ بات نیکدیمس کیلئے سمجھنا مشکل تھی ۔ وہ سوچتا تھا کہ بطور یہودی اُس کی پیدائش اور بطور فریسی اُس کا مقام خُدا کے حضور قابلِ قبول ہے ۔ لیکن وہ بہت پریشان ہوا ۔ وہ جانتا تھا کہ یسوعؔ جسمانی پیدائش کی بابت نہیں کہہ رہا ۔

پھر یسوعؔ اُس سے روحانی اصطلاحات میں بات کرنے لگا ۔ اُس نے اپنی اِس بات پر زور دیا اور کہا کہ اُس کا کلام سچ ہے ۔ یسوعؔ نے کہا ''کوئی آدمی خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتا '' ۔ ''جب تک پانی اور روح سے پیدا نہ ہو'' نیکدیمس کو دِل کی تبدیلی کی ضرورت تھی ۔ اُسے ایمان کے ساتھ پانی اور روح کے وسیلہ پاک ہونے کی ضرورت تھی ۔ اِس کا مطلب ہے بپتسمہ لینا ۔

یسوعؔ نے اِس کی تشریح یوں کی کہ انسان انسانوں سے پیدا ہوتے ہیں اُس نے کہا'' جو جسم سے ہے جسم ہے'' یہ اُس کا سمجھانے کا طریقہ تھا ۔ ہم اِس زندگی میں والدین سے گناہ کی فطرت لے کر پیدا ہوتے ہیں ۔ وہ گناہ گار ہوتے ہیں اور ہم بھی گناہ میں پیدا ہوتے ہیں ۔

لیکن خُدا کا روح ہمیں نئی پیدائش عطا کرتا اور نئی روح عطا کرتا ہے ۔ جو ہمارے دِلوں میں کام کرتا ہے ۔ ہم سب کو نئی پیدائش اور یسوعؔ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے ۔

روحانی پیدائش کو دیکھا نہیں جا سکتا ۔ یہ ہوا کی طرح ہے جس کی ہم آواز سنتے اور محسوس کرتے ہیں لیکن ہم نہیں جانتے کہ یہ کہاں سے چلتی اور کہاں رُکتی ہے اِسی طرح ہم رُوح القدّس کے کام کو نہیں دیکھتے مگر یہ جانتے ہیں کہ وہ ہماری زندگیوں پر اثر پذیر ہوتا ہے ۔

یاددہانی کی باتیں

14 ۔ ایک آدمی جس کا نام.................. تھا رات کو یسوعؔ کے پاس آیا ۔ وہ ایک............ تھا ۔

15 ۔ یسوعؔ نے کہا کہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھنے کیلئے.................. ....ضروری ہے ۔

16 ۔ یسوعؔ نے وضاحت کی کہ نئی پیدائش کا مطلب .... اور.................... سے پیدا ہونا ہے ۔ اِس کا مطلب........................ لینا ہے ۔

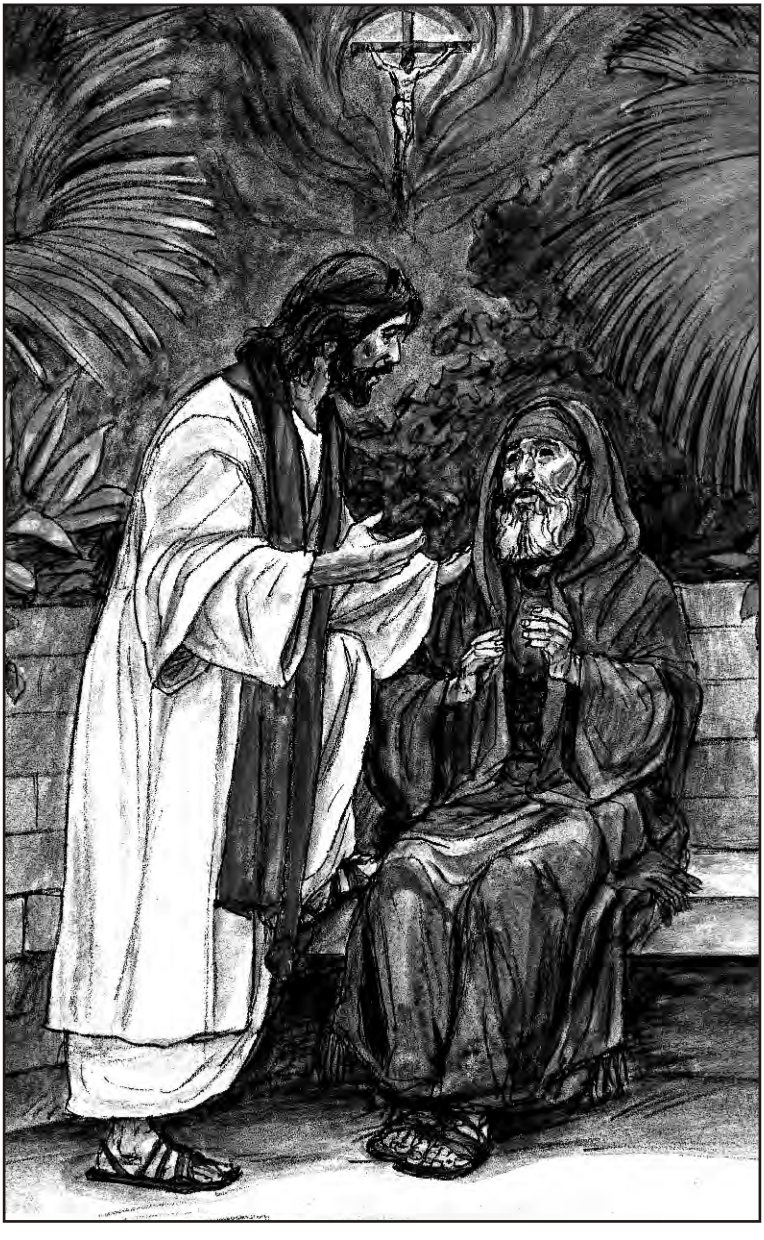

یسوعؔ رات کے وقت نیکدیمس کے ساتھ بات کر رہا ہے۔

17۔ ہمیں نئی پیدائش کی ضرورت ہے کیونکہ ہم .... کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔
18۔ ہمیں خُدا کے رُوح کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے دِلوں میں .... پیدا ہو۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

(یوحنا 3:9-16)

9۔ نیکدیمس نے جواب میں اُس سے کہا۔ یہ باتیں کیونکر ہو سکتی ہیں۔ 10۔ یسوعؔ نے جواب میں اُس سے کہا۔ بنی اسرائیل کا اُستاد ہو کر کیا تو اِن باتوں کو نہیں جانتا۔ 11۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جو ہم جانتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ اور جسے ہم نے دیکھا ہے اُس کی گواہی دیتے ہیں۔ اہو رتم ہماری گواہی قبول نہیں کرتے۔ 12۔ جب میں نے تم سے زمین کی باتیں کہیں۔ اور تم نے یقین نہیں کیا تو اگر میں تم سے آسمان کی باتیں کہوں تو کیونکر یقین کرو گے۔ 13۔ اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے اُس کے جو آسمان سے اُترا یعنی ابنِ آدم جو آسمان میں ہے۔ 14۔ اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر چڑھایا۔ اُس طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے۔ 15۔ تاکہ جو کوئی ایمان لائے اُس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔ 16۔ کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔''

نیکدیمس ابھی تک یسوعؔ کے اُن الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ''یہ کیونکر ہو سکتا ہے'' یہ نیکدیمس کا سوال تھا۔ یہ سوال ہم بھی پوچھ سکتے ہیں۔

اِس پر یسوعؔ نے سخت الفاظ استعمال کیے۔ کیونکہ نیکدیمس بنی اسرائیل کے اہم مذہبی راہنماؤں میں سے تھا۔ یقیناً اُسے سمجھنا چاہیے تھا۔

یسوعؔ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کا ایک ہی پیغام تھا۔ لیکن فریسیوں کی طرح باقی لوگ جو سنتے تھے اُس پر یقین نہیں کرتے تھے۔ یسوعؔ نے نیکدیمس کو زمین کی باتیں بتائیں۔ لوگوں کے اندر تبدیلی کی ضرورت تھی۔ اُنہیں یسوعؔ پر ایمان لانے اور بپتسمہ لینے کی ضرورت تھی۔ اگر نیکدیمس نے اُن باتوں کا جو یسوعؔ نے فرمائی تھیں یقین نہ کرتا تو وہ آسمان کی باتوں کا کیسے یقین کرتا؟

موسیٰ نے پیتل کے سانپ کو بلی پر لٹکایا۔

یسوؔع نے جواب کا انتظار نہیں کیا۔ یسوؔع نے اپنا موضوع تبدیل کیا اور اُسے آسمان کی باتوں کے ساتھ خُدا کے نجات بخش منصوبہ کی بات کی۔ یسوؔع خُدا کے آسمانی منصوبہ کی بابت جانتا تھا۔ کیونکہ وہ ابد سے خُدا کے ساتھ تھا۔ لہذا یسوؔع نے نیکدیمس کو خُدا کا منصوبہ سمجھا دِیا۔

خُداوند یسوؔع مسیح نے پرانے عہد نامہ کی اِس کہانی سے نیکدیمس کے ساتھ بات کرنا شروع کی جو نیکدیمس جانتا تھا کہ بنی اسرائیل مصر سے نکل کر ایک لمبا عرصہ صحراؤں میں پھرتے رہے وہ خُدا کے خلاف اکثر بڑبڑاتے رہے۔ چنانچہ خُدا نے اُن کے درمیان زہریلے سانپ بھیج دیئے۔ اُن کے کاٹنے سے لوگ مرنے لگے۔ لوگ اِس مصیبت میں خُدا کی طرف لوٹے اور موسیٰ سے دُعا کی درخواست کی۔

خُدا نے موسیٰ سے کہا کہ ایک پیتل کا سانپ بنا کر بلی پر لٹکا دے تا کہ جو کوئی سانپ کا ڈسا آدمی اِسے دیکھے تو بچ جائے گا۔ اِس کا مطلب ہے کہ لوگ خُدا کی طرف رجوع لائیں۔

یسوؔع یہ بتانا چاہتا تھا کہ خُدا کا منصوبہ کیا ہے؟ سانپ کی مانند یسوؔع مسیح کو صلیب پر چڑھایا جائے گا لہذا جو کوئی اِس منصوبہ کو قبول کرے گا نجات پائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ہم سب کو گناہ نے ڈسا ہے۔ اور ہم ابدی موت کے حقدار تھے۔ مگر یسوؔع نے مصلوب ہو کر گناہ پر فتح پائی۔ لہذا ہمارا ایمان اُس کے بیٹے پر ہونا چاہیے تا کہ ہم گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی پا سکیں۔

یسوؔع نے اپنا پیغام اولاً نیکدیمس کے لِئے اور ثانیاً ہم سب کیلئے دِیا اُس کا معافی کا پیغام بائبل مُقدّس میں بار بار آیا ہے اور یہ معافی کا پیغام ہماری نجات کیلئے بہت اہم ہے

یسوؔع کے اِن الفاظ پر غور کریں:

خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی . . . خُدا کا پیار لازوال ہے۔ اُس کا پیار ہماری محنت کا نتیجہ نہیں۔ ہمیں اُس کے پیار کو عملی طور پر ظاہر کرنا چاہیے۔ خُدا کا پیار ''دُنیا'' کیلئے ہے وہ ہم سب کو پیار کرتا ہے اور ہمیں بھی ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہیے۔

خُدا نے دُنیا سے پیار کیا ''اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دِیا'' خُدا کا بیٹا ابتداء سے (بطور

کلام) تھا (یوحنا 1:1-2) خُدا کا بیٹا اِس دُنیا میں آیا اور ہم نے اُسے یسوؔع کی صورت میں دیکھا۔ وہ خود خُدا تھا جو خُدا باپ کی طرف سے بطور کلمہ مجسم ہوا۔ وہ کامل انسان بھی تھا کیونکہ عورت سے پیدا ہوا اُس کی زندگی کامل تھی خُدا نے اپنے بیٹے یسوؔع کو ہمارے گناہوں کے کفارہ کیلئے بھیجا۔

اِس کا مقصد کیا تھا ''کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے'' کوئی بھی کہہ سکتا ہے کہ خُدا اُس سے پیار کرتا ہے بشرطیکہ وہ اُس پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اُس نے یسوؔع پر ایمان لانے کے وسیلہ سے یہ تحفہ حاصل کیا ہے۔ مگر ہم کسی انسان یا کسی پتھر پر ایمان نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں صرف یسوؔع پر ایمان رکھنا ہے جِسے خُدا نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لانے کی بابت یوں لکھا ہے کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے ''ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔''

یسوؔع پر ایمان لاؤ اور نجات پاؤ۔ چند لمحے انتظار کریں۔ ہم اپنے اردگرد روزانہ ایمانداروں کی اموات کو نہیں دیکھتے۔ لیکن موت زندگی کا اختتام نہیں ہے۔ یہ فانی بدن کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن ہماری روحیں یسوؔع کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ یسوؔع ہمارے بدنوں کو آخری دِن پھر اُٹھا کھڑا کرے گا۔ ہم ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔ آسمان ہمارا گھر ہوگا۔

یاددہانی کی باتیں

19۔ یسوؔع نیکدیمس کے ساتھ............کی باتیں کر رہا تھا تا کہ............کی باتیں بتا سکے۔

20۔ یسوؔع نے نیکدیمس سے خُدا کی..................کے منصوبہ کی بابت باتیں کیں۔

21۔ یسوؔع کو............پر چڑھادیا گیا جیسے موسیٰ نے پیتل کے..............کو بلی پر چڑھادیا۔

22۔ خُدا نے تمام.........................سے محبت رکھی۔

23۔ خُدا نے اپنی عظیم محبت کو اپنے.......................کے وسیلہ سے ظاہر کیا۔

24۔..............اُس پر ایمان لاتا ہے..................   .... کا وارث ہوگا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

(یوحنا 3:17-21)

17۔ کیونکہ خُدا نے اپنے بیٹے کو دُنیا میں اِس لِئے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اِس لِئے کہ دُنیا اُس کے وسیلہ سے نجات پائے۔ 18۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے۔ اُس پر سزا کا حکم نہیں۔ مگر جو مسیح کو رد کرتا ہے۔ اُس کی عدالت ہوگی۔ کیونکہ وہ خُدا اور اُس کے بیٹے پر ایمان نہیں لایا۔
19۔ خُدا کی عدالت یہ ہے۔ ''نور دنیا میں آیا اور آدمیوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ پسند کیا۔ کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ 20۔ کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے۔ وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور نور کے پاس نہیں آتا تا کہ اُس کے کام ظاہر ہوں کہ وہ خُدا میں کِئے گئے ہیں۔ 21۔ مگر جو سچائی پر عمل کرتا ہے۔ وہ نور کے پاس آتا ہے تا کہ اُس کے کام ظاہر ہوں۔ کہ وہ خُدا میں کِئے گئے ہیں۔

ہم ایسا بھی سوچتے ہوں گے کہ خُدا نے اپنے بیٹے کو ہمارے گناہوں کی عدالت کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ لیکن ایسا نہیں خُدا نے عدالت کیلئے نہیں بھیجا بلکہ اُس نے اُسے ہمارے گناہوں سے نجات دینے کیلئے بھیجا۔ جب ہم یسوعؔ پر ایمان لے آتے ہیں تو ہم خُدا کی نظر میں مقبول ٹھہرتے ہیں۔

خُدا کا حکم یہ ہے۔ خُدا اُن کی عدالت کرتا ہے جو اُس کے بیٹے یسوعؔ پر ایمان نہیں رکھتے۔ اِس میں یسوعؔ کا قصور نہیں ہے۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو یسوعؔ کی نِسبت گناہ سے زیادہ پیار کرتے ہیں یسوعؔ نے ایک بار پھر تاریکی اور نور کی تصویر پیش کی۔ نور (یسوعؔ) دُنیا میں آیا۔ لیکن دنیا نے یسوعؔ کی نسبت اندھیرے زیادہ پیار کیا۔ وہ نہیں چاہتے کہ اُن کے گُناہ روشنی میں ظاہر ہوں۔ وہ نہیں چاہتے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور یسوعؔ کے پاس آجائیں۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ لوگ گناہ سے آج بھی بہت پیار کرتے ہیں وہ یسوعؔ کو چھوڑ کر واپس گُناہ میں بے ایمانی کی طرف لوٹتے اور گناہ میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ وہ اپنے گناہوں پر فخر کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گُناہ کی طرف راغب کرنے میں مشغول ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ غلط نہیں ہے بلکہ یہ ''معمول'' کی باتیں ہیں۔ اِس کے برعکس ایسے لوگ بھی ہیں جو یسوعؔ کے کلام کی سچی باتیں سنتے اور اُس کے ساتھ چلتے ہیں۔

یاددھانی کی باتیں

25 ۔خُدا نے اپنے بیٹے کو ہمیں....................... کیلئے بھیجا نہ کہ ہماری........... [ ] کیلئے۔

26 ۔کچھ لوگ یسوؔع کو........... کرتے ہیں کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے پر................ نہیں رکھتے۔

27۔ بہت سے لوگ.................. سے.................... کی نسبت زیادہ پیار کرتے ہیں۔

(اپنے سوالات کی جوابات صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

یسوؔع یوحنا بپتسمہ دینے والے سے زیادہ اہم ہے۔

(یوحنا 3:22-36)

22۔ اِن باتوں کے بعد یسوؔع اور اُس کے شاگرد یہودیہ کے ملک میں آئے۔ اور وہاں اُن کے ساتھ رہ کر بپتسمہ دینے لگا۔ 23۔ اور یوحنا بھی شالیم کے نزدیک عینون میں بپتسمہ دیتا تھا۔ کیونکہ وہاں پانی بہت تھا، اور لوگ آکر بپتسمہ لیتے تھے۔ 24۔ کیونکہ یوحنا اُس وقت تک قید میں ڈالا نہ گیا تھا۔ 25۔ پس یوحنا کے شاگردوں کی کسی یہودی کے ساتھ طہارت کی بابت بحث ہوئی۔ 26۔ اُنہوں نے یوحنا کے پاس آکر کہا اے ربی! جو شخص یردن کے پار تیرے ساتھ تھا جس کی تو نے گواہی دی ہے دیکھ وہ بپتسمہ دیتا ہے اور سب اُسکے پاس آتے ہیں 27۔ یوحنا نے جواب میں کہا۔ انسان کچھ نہیں پا سکتا۔ جب تک اُس کو آسمان سے نہ دیا جائے 28۔ تم خود میرے گواہ ہو کہ میں نے کہا میں مسیح نہیں مگر اُس کے آگے بھیجا گیا ہوں۔ 29۔ جس کی دلہن وہ دلہا ہے مگر دلہا کا دوست جو کھڑا ہوا اُس کی سنتا ہے۔ دلہا کی آواز سے بہت خوش ہوتا ہے پس میری یہ خوشی پوری ہوگئی۔ 30۔ ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹوں۔ 31۔ جو اوپر سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔ جو زمین سے ہے وہ زمین ہی سے ہے۔ اور زمین ہی کی کہتا ہے جو آسمان سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے۔ 32۔ جو کچھ اُس نے دیکھا اور سنا اُسی کی گواہی دیتا ہے اور کوئی اُس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ 33 ۔ جس نے اُس کی گواہی قبول کی اُس نے اِس بات پر مہر کردی کہ خُدا سچا ہے۔ 34۔ کیونکہ جسے خُدا نے بھیجا وہ خُدا کی باتیں کہتا ہے۔ اِس لئِے کہ روح ناپ ناپ کر نہیں دیتا۔ 35۔ باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اُس نے سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ 36۔ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی

اُس کی ہے مگر جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا۔ بلکہ اُس پر خُدا کا غضب رہتا ہے۔

یسوؔع اور اُس کے شاگرد یروشلیم کو لوٹ گئے۔ اور یہودیہ میں کچھ دیر ٹھہرے۔ جو غالباً دریائے یردن کے نزدیک ہے (دیکھئے نقشہ صفحہ نمبر 236) بپتسمہ لینے کے لِئے لوگ اُن کے پاس آنے لگے۔ یوحنا بھی دریائے یردن کے شمال میں بپتسمہ دینے میں مصروف تھا۔

ایک دِن ایک یہودی نے یوحنا کے شاگردوں کے ساتھ "طہارت" کے موضوع پر بحث شروع کر دی۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ یسوؔع اور اُس کے شاگرد بھی بپتسمہ دیتے ہیں یوحنا کے وہ شاگرد اُس کے پاس آئے۔ اُنہوں نے یسوؔع کی شکایت کی اور کہا کہ "وہ آدمی" جس کی یوحنا نے پہلے گواہی دی۔ سب لوگ اُس سے بپتسمہ لینے جاتے ہیں۔

یوحنا نے صرف انہیں یہ بتایا اور وضاحت کی کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ اُسی کام کے کرنے کو خُدا نے پہلے مجھے بھیجا ہے۔ اُس نے اُنہیں یاد دلایا کہ وہ مسیح نہیں ہے۔ اُس (خُدا) نے مجھے مسیح کی گواہی دینے کیلئے اُس کے آگے بھیجا ہے۔

یوحنا نے دلہن اور دلہا کے دوست کی تصویر پیش کی (ہم اُسے دلہا کا دوست کہتے ہیں) خُدا کے لوگوں (دلہن) اور خُداوند یسوؔع مسیح کو بطور (دلہا) پیش کیا گیا ہے دلہا خُدا کا بیٹا (یسوؔع) ہے۔ اور یوحنا اُس دلہا کا دوست ہے۔

دلہا کے دوست نے دلہا کی آمد کیلئے پوری تیاری کی جب دلہا آیا تو اُس کے دوست کا دِل خوشی سے بھر گیا۔ اور اُس کی تمام توجہ دلہا کی طرف مبذول ہوگئی۔

چنانچہ یوحنا نے یسوؔع کی آمد کیلئے راہ تیار کی۔ جب دُلہا آیا تو وہ بہت خوش تھا۔ یوحنا کے شاگردوں کو یسوؔع کے پاس جا کر خوش ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ وہ یوحنا کی نسبت زیادہ اہم تھا۔ یوحنا نے کہا میں اُس سے کم ہوں۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو بخش دیا تا کہ دُنیا کو گناہ سے نجات دے۔ یہ خُدا کا منصوبہ تھا۔ اُس کا بیٹا یسوؔع چاہتا ہے کہ لوگ اُس کی دلہن ہو۔ یوحنا نے مزید اُس کی تشریح کی کہ یسوؔع آسمان سے آیا۔ یاد کریں۔ وہ ابتداء میں خُدا کے ساتھ تھا۔ اور وہی خُدا تھا۔

(یوحنا 1:1) یوحنا فطری پیدائش کے ساتھ اِس دُنیا میں آیا۔ یسوؔع آسمانی ہے اور سب چیزوں سے بڑھ کر ہے۔ اِس لِئے وہ یوحنا سے افضل ہے۔

وہ جو آسمان سے اُترا۔'' انجیل مقدس کے مصنّفین کِس کے بارے میں بیان کرتے ہیں یوحنا کے یا یسوؔع مسیح کے بارے میں مصنف خُدا کے حکم کی بابت بیان کرتا ہے کیونکہ خُدا کا رُوح اِس کے کلام کے ذریعہ کام کرتا ہے خُدا کا رُوح یسوؔع پر ایمان لانے کیلئے لوگوں کے دِلوں میں کام کرتا ہے۔'' جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے'' ہم یہ کلام پہلے بھی سُن چکے ہیں۔ہم نے سیکھا کہ یہ اِس انجیل کی مرکزی تعلیم ہے۔

لیکن جو کوئی یہ کہتا ہے اُس کے بیٹے پر ایمان لانے سے ہمیشہ کی زندگی نہیں ملتی۔تو خُدا اُس سے سخت ناراض ہوتا ہے جو خُدا کے بیٹے پر ایمان نہیں لاتا۔خُدا کے بیٹے پر ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ۔

یاددہانی کی باتیں

28۔جب یسوؔع یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پاس آیا تو اُس کی .... پوری ہوگئی۔

29۔یوحنا نے کہا ضرور ہے کہ وہ (یسوؔع) ....اور میں ....۔

30۔وہ جو خُدا کی طرف سے بھیجا گیا وہ................ کے کلام کی باتیں کرتا ہے۔

31۔.....................خُدا کے کلام کے ذریعہ کام کرتا ہے۔

32۔جو خُدا کے بیٹے یسوؔع پر ایمان رکھتا ہے................ ....اُسی کی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

یسوؔع ایک سامری عورت کو زندگی کے پانی کے بارے میں سکھاتا ہے۔

(یوحنا 4:1-12)

1۔پھر جب خُداوند کو معلوم ہوا کہ فریسیوں نے سُنا ہے کہ یسوؔع یوحنا سے زیادہ شاگرد کرتا اور بپتسمہ دیتا ہے۔2۔گو یسوؔع آپ نہیں بلکہ اُس کے شاگرد بپتسمہ دیتے تھے)۔3۔تو وہ یہودیہ کو چھوڑ کر پھر گلیل کو چلا

گیا۔4۔اوراُس کوسامریہ سے ہوکر جانا ضرور تھا۔5۔پس وہ سامریہ کرایک شہرتک آیا جوسوخار کہلاتا ہے وہ اُس قطعِ کےنزدیک ہے۔جویعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دیا تھا۔6۔اوریعقوب کا کنواں وہیں تھا چنانچہ یسوؔع سفر سے تھکا ماندہ ہوکراُس کنوئیں پر یونہی بیٹھ گیا یہ چھٹے گھنٹے کےقریب تھا۔7۔سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی ، یسوؔع نے اُس سے کہا مجھے پانی پلا۔8۔کیونکہ اُس کے شاگرد شہر میں کھانا مول لینے گئے تھے۔9۔اُس سامری عورت نے اُس سے کہا کہ تو یہودی ہوکر مجھ سامری عورت سے پانی کیوں مانگتا ہے۔(کیونکہ یہودی سامریوں سے کسی طرح کا برتاؤنہیں رکھتے)۔10یسوؔع نے جواب میں اُس سے کہا۔اگر تو خُدا کی بخشش کو جانتی اور یہ بھی جانتی کہ وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے مجھے پانی پلاتو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔11۔عورت نے اُس سے کہا اے خُداوند تیرے پاس پانی بھرنے کوتو کچھ ہے نہیں۔اور کنواں گہرا ہے پھر وہ زندگی کا پانی تیرے پاس کہاں سے آیا۔12۔کیا تو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہے جس نے ہم کو یہ کنواں دِیا اور خوداُس نے اوراُس کے بیٹوں نے اور اُس کے مویشیوں نے اِس میں سے پیا۔

یہودیوں کے بہت سے مذہبی راہنما (فریسی) یسوؔع پرایمان نہیں رکھتے تھے۔اُنہوں نے سُنا کہ تمام لوگ یسوؔع کے پاس جاتے ہیں۔وہ یسوؔع کیلئے مشکلات پیدا کرنا چاہتے تھے۔ تاہم یسوؔع نے اُن کی سازشوں کو بھانپ کر پھر گلیل کا رخ کیا۔

یوحنا لکھتا ہے۔''اُسے سامریہ سے ہوکر جانا ضرور تھا''، جوگلیل کی راہ پر تھا۔دراصل یسوؔع ایک محفوظ راستہ اختیار کرسکتا تھا وہ دریائے یردن کی دوسری طرف سے جا سکتا تھا لیکن یسوؔع نے یہ راستہ اختیار کیا کیونکہ یہ اُس کی خدمت کیلئے اہم تھا۔

جب یسوؔع اوراُس کے شاگرد سامریہ کے قصبہ سوخار میں ایک کنوئیں پر پہنچے۔ بنی اسرائیل کے باپ یعقوب نے یہ کنواں بہت پہلے کھودا تھا۔ جواُس نے اپنے بیٹے یوسف کو دیا تھا۔یسوؔع بہت تھکا تھا۔وہ کنویں کے قریب بیٹھ گیا اورشاگردشہر سے کھانا مول لینے گئے تھے۔

اُس وقت جب یسوؔع تنہا تھا۔یسوؔع نے اُس عورت سے پانی مانگا۔عورت کیلئے یہ بات حیران کن تھی۔کیونکہ وہ لباس اور زبان سے یہودی نظر آرہا تھا۔اور وہ عورت سامری تھی۔

سامری بت پرست جنگی حملہ آوروں اور بنی اسرائیل کے کسانوں کی ملی جلی نسل تھے ۔ وہ اکثر یہودیوں کی مخالفت کرتے تھے ۔ یہ ایک غیر معمولی واقعہ تھا کہ ایک اجنبی اور ایک عورت تنہا بات چیت کر رہے تھے یسوعؔ کی اُس سے بات کرنے کی وجہ یہ تھی تا کہ وہ عورت اُس پر ایمان لائے ۔

وہ عورت یسوعؔ کا جواب سن کر شروع میں حیران و پریشان ہوگئی ۔ وہ اِن لمحات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُسے ایک روحانی سبق دینا چاہتا تھا۔

وہ یسوعؔ سے خُدا کی بخشش کی باتیں تو کر رہی تھی لیکن وہ اُسے جانتی نہ تھی۔ یسوعؔ نے فرمایا اگر وہ جانتی کہ وہ کون ہے جس نے اُس سے پانی مانگا اور اُس سے پانی مانگتی تو اُسے زندگی کا پانی دیتا۔

یسوعؔ کا مطلب یہ تھا کہ وہ اُس پر ایمان لا کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے ۔ تاہم عورت سمجھتی تھی کہ وہ کنوئیں کے پانی کی بابت بات کر رہا تھا یسوعؔ کے پاس کنوئیں سے پانی نکالنے کیلئے کوئی چیز نہ تھی۔ وہ حیران تھی کہ ''زندگی کا پانی کیسے حاصل کرے گی''

اُس کنوئیں کا پانی یعقوب اور اُس کی اولاد کیلئے تھا۔ وہ حیران تھی کہ یسوعؔ نے کیوں محسوس کیا کہ وہ اُس کو کنوئیں کے پانی سے بہتر پانی دے گا۔

یاددہانی کی باتیں

33۔ جس سے یسوعؔ یعقوب کے کنوئیں پر ملا وہ................عورت تھی۔

34۔ یسوعؔ اُس کنوئیں پر ٹھہر گیا کیونکہ وہ....................چکا تھا۔

35۔ یسوعؔ نے خود کو خُدا کا بطور.......................پیش کیا۔

36۔ یسوعؔ نے عورت سے کہا کہ وہ اُسے......................کا پانی دے سکتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

(یوحنا 4:13-15)

13۔ یسوعؔ نے جواب میں اُس سے کہا جو کوئی اِس پانی میں سے پیتا ہے وہ پھر پیاسا ہوگا۔

14۔مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پئیگا جو میں اُسے دوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اُسے دوں گا۔وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کیلئے جاری رہے گا۔15۔عورت نے اُس سے کہا اے خُداوند وہ پانی مجھ کو دے تا کہ میں نہ پیاسی ہوں نہ پانی بھرنے کو یہاں تک آؤں۔

یسوعؔ عورت سے عام پانی کی بات نہیں کر رہا تھا جو ہم پیتے اور پھر پیاسے ہو جاتے ہیں۔جو پانی یسوعؔ دیتا ہے وہ پی کر پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔اِس کا مطلب یسوعؔ پر ایمان لانا اور ہمیشہ کی زندگی پانا ہے۔وہ پیاس جو ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہے وہ گُناہ اور اِس کی سزا ہے۔

یسوعؔ چاہتا ہے کہ زندگی کے پانی کی خاطر گنہگار اُس پر ایمان لائے جب ہم یسوعؔ پر ایمان لاتے ہیں تو یہ چشمہ ہماری زندگیوں سے جاری ہو جاتا ہے۔ہمارے گُناہ معاف کیئے جاتے ہیں ہمارا ایمان بہتا ہوا چشمہ بن کر ہمارے اندر سے جاری رہتا ہے ایمان ہماری پوری زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہمیں تبدیل کر دیتا ہے۔

سامری عورت ابھی تک سمجھ نہ پائی تھی۔لیکن وہ جانتی تھی کہ اُسے زندگی کے پانی کی ضرورت تھی تا کہ اُسے دوبارہ کبھی اِس کنوئیں پر پانی بھرنے آنا نہ پڑے۔

یاددہانی کی باتیں

37۔یسوعؔ نے کہا جو کوئی اُس پانی سے پئیگا وہ پھر کبھی..................نہ ہوگا۔

38۔زندگی کے پانی کا مطلب..........ہے جو کوئی اُس پر بھروسا کرتا ہے وہ..........پاتا ہے۔

39۔وہ پیاس جس سے یسوعؔ اُسے بچاتا ہے وہ..........اور اُس کی..........کی وجہ سے ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

(یوحنا 4:16-26)

16۔یسوعؔ نے اُس سے کہا جا اپنے شوہر کو یہاں بلا لا۔17۔عورت نے جواب میں اُس سے کہا کہ میں بے شوہر ہوں۔یسوعؔ نے اُس سے کہا تو نے خوب کہا کہ میں بے شوہر ہوں۔18۔کیونکہ تو پانچ شوہر کر چکی ہے اور جس کے پاس تو اَب ہے وہ تیرا شوہر نہیں یہ تو نے سچ کہا۔19۔عورت نے اُس سے کہا۔اے

یسوعؔ سامری عورت سے پانی مانگتا ہے۔

خُداوند مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو نبی ہے۔ 20۔ ہمارے باپ دادا نے اُس پہاڑ پر پرستش کی اور تم کہتے ہو کہ وہ جگہ جہاں پرستش کرنا چاہیے یروشلیم میں ہے۔ 21۔ یسوؔع نے اُس سے کہا اے عورت! میری بات کا یقین کر کہ وہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اُس پہاڑ پر باپ کی پرستش کرو گے اور نہ یروشلیم میں۔ 22۔ تم جسے نہیں جانتے اُس کی پرستش کرتے ہو۔ ہم جسے جانتے ہیں اُس کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ نجات یہودیوں سے ہے 23 مگر وہ وقت آتا ہے کہ بلکہ اَب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش روح اور سچائی کریں گے کیونکہ باپ اپنے لِئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے۔ 24۔ خُدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں۔ 25۔ عورت نے اُس سے کہا میں جانتی ہوں کہ مسیح جو خرِستُس کہلاتا ہے۔ آنے والا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتا دے گا۔ 26۔ یسوؔع نے اُس سے کہا۔ میں جو تجھ سے بول رہا ہوں وہی ہوں۔

یسوؔع اُس عورت کی مدد کر رہا تھا کہ مسیح کی بابت سمجھے اور اُس نے عورت کا گُناہ اُس پر ظاہر کر دیا۔ یسوؔع نے کہا کہ جا اور اپنے کو شوہر بلا لا عورت نے کہا کہ وہ بے شوہر ہے۔ جبکہ وہ عورت پانچ شوہر کر چکی تھی۔ اَب وہ ایک مرد کے ساتھ ناجائز طریقہ سے رہ رہی تھی تب یسوؔع نے اُس کی گناہ آلودہ زندگی اُس پر ظاہر کر دی وہ گنہگار اور زناکار تھی۔

جب یسوؔع نے اُس کے بارے میں بتایا تو اُسے دھچکا لگا، شرمندہ ہوئی، اور اقرار کیا کہ یسوؔع ایک نبی ہے۔ تب اُس نے اپنا موضوع بدلا اور پوچھا۔ پرستش کی جگہ کونسی ہے۔ یسوؔع نے ہر بات سمجھنے میں اُس کی مدد کی۔ سامری پہاڑ پر پرستش کرتے تھے اور یہودی یروشلیم کی ہیکل میں (دیکھئے نقشہ صفحہ نمبر 237)۔

یسوؔع نے کہا کہ تمہاری عبادت کی جگہ زیادہ اہم نہیں ہے۔ سامری حقیقی پرستش کا تصور کھو چکے تھے۔ لیکن وہ خُدا کے نجات دہندہ کے وعدے کو ضرور جانتے تھے۔

خُدا روح ہے اور وہ لامحدود ہے۔ حقیقی پرستش روح اور سچائی سے کی جاتی ہے۔ ہم شکرگزاری اور پرستش کرتے ہیں کہ خُدا نے ہمیں بچانے کیلئے یسوؔع کو دُنیا میں بھیجا۔ ہمیں کلام کی سچائیوں میں زیادہ ترقی کرنا اور ہر وقت اُس کی شکرگزاری کرنا چاہیے۔ ’’سچائی کا مطلب ہے کہ ہم پرستش

کیلئے جگہوں اور طریقوں کے پابند نہیں۔ سامری عورت خُدا کے کلام کی بہت سی سچائیوں کو صحائف میں سے جانتی تھی کہ خُدا نے یسوعؔ کے بارے میں وعدہ کیا ہے جو مسیح ہے۔ اُس کا ایمان تھا کہ مسیح لوگوں کو ہر بات بتادے گا اُس کا ایمان تھا کہ مسیح لوگوں کو ہر بات بتادے گا۔

اَب یسوعؔ اُس عورت کو یہ بات سننے کیلئے تیار کرتا ہے کہ وہ کون ہے جو اُس سے باتیں کر رہا ہے۔ یسوعؔ نے سادہ الفاظ میں کہا کہ میں وہی (مسیح) ہوں جو تم سے بول رہا ہوں۔

یاددہانی کی باتیں

40۔ یسوعؔ نے زندگی کے پانی کو سمجھانے میں اُس عورت کی مدد کی اور پہلے اُس کے گُناہ اُس پر .... کر دیئے۔

41۔ وہ عورت .... کی مرتکب تھی۔

42۔ یسوعؔ پورے طور پر اُس کے بارے میں جانتا تھا۔ اُس عورت نے ضرور سوچا کہ یہ ضرور کوئی .... ہے۔

43۔ یسوعؔ نے عورت سے کہا ہمیں .... اور .... سے خُدا کی پرستش کرنا چاہیے۔

44۔ یسوعؔ نے عورت کو بتایا کہ وہی خُدا کا موعودہ .... ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

شاگرد یسوعؔ کے پاس آئے اور وہ عورت چلی گئی۔

(یوحنا 4:27-38)

27۔ اتنے میں اُس کے شاگرد آ گئے اور تعجب کرنے لگے کہ وہ عورت سے باتیں کر رہا ہے۔ تو بھی کسی نے نہ کہا کہ تو کیا چاہتا ہے یا اُس سے کِس لِئے باتیں کرتا ہے۔ 28۔ پس عورت اپنا گھڑا چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور لوگوں سے کہنے لگی۔ 29۔ آؤ ایک آدمی کو دیکھو جس نے میرے سب کام مجھے بتا دیئے کیا ممکن ہے کہ مسیح یہی ہے۔

30۔وہ شہر سے نکل کر اُس کے پاس آنے لگے۔31۔اتنے میں اُس کے شاگرد اُس سے یہ درخواست کرنے لگے کہ اے رَبی! کچھ کھا لے۔32۔لیکن اُس نے اُن سے کہا۔میرے پاس کھانے کیلئے ایسا کھانا ہے جسے تم نہیں جانتے 33۔پس شاگردوں نے آپس میں کہا۔کیا کوئی اُس کیلئے کچھ کھانے کو لایا ہے۔34۔یسوعؔ نے اُن سے کہا میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں۔35۔کیا تم کہتے نہیں کہ فصل کے آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں۔دیکھو میں تم سے کہتا ہوں اپنی آنکھیں اُٹھا کر کھیتوں پر نظر کرو کہ فصل پک گئی ہے۔36۔اور کاٹنے والا مزدوری پاتا اور ہمیشہ کی زندگی کیلئے پھل جمع کرتا ہے تاکہ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں مِلکر خوشی کریں۔37۔کیونکہ اِس پر یہ مثل ٹھیک آتی ہے کہ بونے والا اور ہے۔کاٹنے والا اور۔38۔میں نے تمہیں وہ کھیت کاٹنے کیلئے بھیجا جس پر تم نے محنت نہیں کی۔اَوروں نے محنت کی اور تم اُن کی محنت کے پھل میں شریک ہوئے۔

جب یسوعؔ نے ابھی عورت کو بتایا ہی تھا کہ وہی یسوعؔ ہے اتنے میں شاگرد آ گئے یسوعؔ کی گفتگو کے آخری الفاظ ہی اُس عورت کی ضرورت تھی۔اُس نے کنوئیں سے پانی نکالنے کی زحمت نہیں کی۔وہ خالی گھڑا چھوڑ کر واپس جلدی اپنے قصبے کی طرف چلی گئی۔

وہ اپنے قصبہ کے لوگوں کو یسوعؔ کے بارے میں بتانے کیلئے بے قرار تھی۔"آؤ اور اُسے دیکھو" اُس نے میرے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہی آنے والا مسیح ہے۔

عورت کی اِس بات نے اُن لوگوں کو حیران کر دیا اور وہ اُسے ملنے کو نکل پڑے۔اُسی لمحہ شاگردوں نے یسوعؔ کو کھانا پیش کیا۔جب یسوعؔ نے کھانا کھانے سے انکار کیا تو وہ حیران ہو گئے۔ وہ جانتے تھے کہ یسوعؔ کو بھوک لگی ہے کیا کہ اُس نے ایک اور طرح کا کھانا حاصل کر لیا۔

لیکن یسوعؔ اُنہیں ایک روحانی سبق سکھانا چاہتا تھا۔کھانا ہمیں جسمانی طاقت دیتا اور زندہ رکھتا ہے یسوعؔ نے کہا۔"میرا کھانا" یہ ہے کہ میں اپنے بھیجنے والے باپ کی مرضی کو پورا کروں۔یسوعؔ آسمانی باپ کی مرضی کو پورا کرتے ہوئے بڑھتا اور ترقی کرتا گیا۔

اَب یہ وقت تھا کہ شاگرد بھی سیکھیں کہ خُدا کی مرضی کو کیسے پورا کیا جائے گا۔اُنہیں چاہئے کہ وہ دوسری زندگیوں کو یسوعؔ کے پاس آنے کی دعوت دیں تاکہ وہ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔

یسوعؔ نے مثال دی کہ فصل پکنے میں ابھی چار ماہ باقی ہیں اگر وہ انتظار کریں گے تو وہ جلدی سر سبز کھیتوں کو دیکھ سکے گا۔ پھر یسوعؔ نے زمینی مثال سے ایک روحانی نکتہ واضح کیا۔ اپنی آنکھیں اُٹھا کر کھیتوں پر نظر کرو یسوعؔ نے حکم دیا "فصل پک گئی ہے اور کاٹنے والا مزدوری پاتا ہے۔"

شاگردوں نے دیکھا کہ لوگ سوخار سے یسوعؔ کے پاس ہمیشہ کی زندگی کی خاطر آرہے تھے خُدا کا کلام بیج کی مانند ہے جس کی پرورش یسوعؔ کرتا ہے۔ عورت نے لوگوں کو دعوت دی اور کہا آؤ اور دیکھو اَب شاگردوں کی ذمہ داری تھی کہ لوگوں کو ایمان کے لِئے جمع کریں۔

یسوعؔ کی کھینچی ہوئی تصویر ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم کیسے خُدا کے مقصد پر کام کریں اِس میں بہت سے ایماندار مصروف عمل ہیں۔ ایک آدمی بیج بوتا ہے تو اَور ایک آدمی نجات کے بارے میں تعلیم دیتا ہے۔ لوگوں کو یسوعؔ کے بارے میں بتاتا ہے دوسرا اُس شخص کو یسوعؔ کے بارے میں مزید سکھانے کیلئے اُسے چرچ میں لے کر آتا ہے۔ بہت سے کلیسیائی ممبران نئے ایماندار کو چرچ میں دیکھ کر خوش آمدید کہتے ہیں تمام لوگ خُدا کے کام میں شریک ہو کر خوشی مناتے ہیں۔

یاد دہانی کی باتیں

45۔ وہ عورت جلدی سے اپنے لوگوں کے پاس گئی اور.................. کے بارے میں ذکر کیا۔

46۔ وہ اِس بات سے حیران تھی کہ وہ درحقیقت.................. ہے۔

47۔ یسوعؔ نے کہا فصل کٹائی کیلئے.................. کر تیار ہو چکی ہے۔

48۔ اُس نے سوخار کے.................. کو صلاح دی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

بہت سے سامری یسوعؔ پر ایمان لائے۔

(یوحنا 4:39-42)

39۔ اور اُس شہر کے بہت سے سامری اُس عورت کے کہنے سے جس نے گواہی دی کہ اُس نے میرے

سب کام مجھے بتا دیئے اُس پر ایمان لائے ۔40۔پس جب وہ سامری اُس کے پاس آئے تو اُس سے
درخواست کرنے لگے کہ ہمارے پاس رہ چنانچہ وہ دوروز وہاں رہا۔41۔اور اُس کے کلام کے سبب سے
اور بھی بہتیرے ایمان لائے۔42۔اور اُس عورت سے کہا اَب ہم تیرے کہنے ہی سے ایمان نہیں لاتے
کیونکہ ہم نے خود سُن لیا اور جانتے ہیں کہ یہ فی الحقیقت دُنیا کا منجی ہے

لوگوں نے اُس عورت کا یقین کیا۔لہذا وہ اُسے دیکھنے آئے اور مزید سیکھنا چاہتے تھے اُنہوں نے یسوعؔ سے درخواست کی کہ وہ اُن کے ہاں ٹھہرے۔یسوعؔ وہاں دو دِن مزید اُن کو تعلیم دیتا رہا۔بہت سے لوگوں نے یسوعؔ کا کلام سُنا۔اور وہ اُس کا کلام سن کر اُس پر ایمان لائے۔

انہوں نے یسوعؔ سے کلام سنا اور اقرار کیا کہ درحقیقت یسوعؔ ہی ''دُنیا کا نجات دہندہ'' ہے اور دیکھا کہ یہ کتنا عجیب آدمی ہے۔یہ معجزات کرتا ہے یہ دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔

ہم غور کریں کہ یسوعؔ اِس لئے معجزات نہیں کرتا تھا کہ لوگ اُس پر ایمان لائیں۔ بلکہ اُس نے اُنہیں سکھایا کہ اُس کا کلام اُن کی راہنمائی کرتا ہے کہ لوگ دیکھیں کہ وہ اُن کا اور دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔اُس کے معجزات اُس کی تعلیم کو اور مضبوط بناتے ہیں۔آج بھی خُداوند اپنے کلام کے ذریعہ اُسی طرح ایمانداروں کو اکٹھا کرتا ہے۔ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اُس کا کلام ہمارے دِلوں میں کام کرتا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

49۔بہت سے سامری اُس کا......................سُن کر اُس پر ایمان لائے۔

50۔وہ اُس پر ایمان لائے کہ یسوعؔ ہی ....کا.....................ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 58 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے شاہی ملازم کے بیٹے کو شفا دی۔

(یوحنا 4:43-54)

43 پھر اُن دو دِنوں کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کو گیا 44۔ کیونکہ یسوعؔ نے خود گواہی دی کہ نبی

اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔ 45۔ پس جب وہ گلیل میں آیا تو گلیلیوں نے اُسے قبول کیا اِس لِئے کہ جتنے کام اُس نے یروشلیم میں عید کے وقت کِئے تھے اُنہوں نے اُن کو دیکھا تھا کیونکہ وہ بھی عید میں گئے تھے۔ 46۔ پس وہ پھر قانائے گلیل میں آیا جہاں اُس نے پانی کو مے بنایا تھا۔ اور بادشاہ کا ایک ملازم تھا۔ جس کا بیٹا کفرنحوم میں بیمار تھا۔ 47۔ وہ یہ سن کر کہ یسوعؔ یہودیہ سے گلیل میں آ گیا ہے اُس کے پاس گیا اور اس سے درخواست کرنے لگا کہ چل کر میرے بیٹے کو شفا بخش کیونکہ وہ مرنے کو تھا۔ 48۔ یسوعؔ نے اُس سے کہا جب تک تم نشان اور عجیب کام نہ دیکھو ہرگز ایمان نہ لاؤ گے۔ 49۔ بادشاہ کے ملازم نے اُس سے کہا اے خُداوند میرے بچہ کے مرنے سے پہلے چل۔ 50۔ یسوعؔ نے اُس سے کہا جا تیرا بیٹا جیتا ہے۔ اُس شخص نے اِس بات کا یقین کیا جو یسوعؔ نے اُس کہی اور چلا گیا۔ 51۔ وہ راستہ ہی میں تھا کہ اُس کے نوکر اُسے ملے اور کہنے لگے کہ تیرا لڑکا جیتا ہے۔ 52۔ اُس نے اُن سے پوچھا کہ اُسے کس وقت سے آرام ہونے لگا تھا؟ اُنہوں نے کہا کہ کل ساتوں گھنٹے میں اس کی تپ اُتر گئی۔
53۔ پس باپ جان گیا کہ وہی وقت تھا جب یسوعؔ نے اُس سے کہا تھا تیرا بیٹا جیتا ہے اور وہ خود اور اُس کا سارا گھرانہ ایمان لایا۔ 54۔ یہ دوسرا معجزہ ہے جو یسوعؔ نے یہودیہ سے گلیل میں آ کر دکھایا۔
سوخار میں دو دِن کے بعد یسوعؔ نے گلیل کا سفر جاری رکھا۔ اُس نے اِس نکتہ پر گفتگو کی کہ ''نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا'' اَب گلیل کے لوگوں کو اپنے اندر کی کمی نظر آنے لگی۔

گلیل کے لوگوں نے یسوعؔ کی واپسی پر اُس کا اُس طرح سے استقبال نہ کیا جیسے سوخار کے لوگوں نے کیا تھا اُنہوں نے سوخار میں کئے گئے بڑے کام کی وجہ سے اُس کا استقبال نہ کیا تھا بلکہ اُس کا استقبال اِس لِئے کیا تھا کہ اُس نے عیدِ فسح پر یروشلیم میں بڑے بڑے کام کِئے تھے وہ اُس کے اور کام دیکھنا چاہتے تھے لیکن اُس کے کلام میں اُن کی کوئی دلچسپی نہ تھی۔

جب یسوعؔ دوبارہ قانا کو گیا۔ ایک شاہی ملازم نے یسوعؔ سے درخواست کی کہ اُس کا بیٹا کفرنحوم میں بیماری کی وجہ سے مرنے کو ہے۔ اُس نے عرض کی کہ اُس کے بیٹے کو شفا دے۔

ایسا لگتا ہے کہ پہلے یسوعؔ نے اُس کی درخواست کو نظر انداز کیا اور جواب میں اُن تمام لوگوں سے جو اُس کے چوگرد تھے کہا کہ وہ اُسے نجات دہندہ قبول کرنے نہیں آئے تھے بلکہ

صرف مزید معجزات، عجیب کام اور نشان دیکھنے آئے تھے وہ اِس لِئے یسوؔع کے پیچھے آئے تھے کہ کفرنحوم میں شاہی ملازم کے بیٹے کو شفا پاتے دیکھیں گے۔ شاہی ملازم مسلسل منت کرتا رہا کہ ''اے خُداوند میرے بچے کے مرنے سے پہلے چل'' کیونکہ میرا بچہ مر جائے گا۔'' اب یسوؔع نے صرف یہ جواب دِیا'' جا تیرا بیٹا جیتا ہے'' اُس آدمی نے یسوؔع کی بات کا یقین کیا اور واپس چلا گیا۔ گھر واپس جاتے ہوئے اُس کے نوکر اُس سے مِلے اور خوشخبری دی کہ اُس کا بیٹا تندرست اور زندہ ہے۔ پوچھنے پر اُس کو پتہ چل گیا کہ لڑکا اسی وقت شفا پا گیا جس وقت یسوؔع نے کہا تھا'' تیرا بیٹا جیتا ہے''۔

آدمی یسوؔع کے کلام پر ایمان لایا۔ کیونکہ اُس کا کلام سچا ہے۔ وہ شاہی ملازم اور اُس کا گھرانہ یسوؔع پر ایمان لے آئے۔

یاددہانی کی باتیں

51۔ یسوؔع نے قانا میں لوگوں کو جھڑکا وہ یسوؔع کے..........اور.......... دیکھنا چاہتے تھے۔

52۔ شاہی ملازم یسوؔع کے.......................... پر ایمان لایا کیونکہ اُس کا بیٹا شفا پا گیا تھا۔

53۔ وہ لڑکا اُسی...................شفا پا گیا جب یسوؔع نے کہا تیرا بیٹا..................... ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 58 پر ملاحظہ کریں)

یاددہانی کی باتیں جوابات

1۔قانا۔2۔سات، مے۔3۔معجزہ۔4۔باپ۔5۔پانی۔6۔مَے۔7۔نشان،آسمان،زمین۔8۔یروشلیم، عید فسح۔9۔دھوکہ دے۔10۔کوڑا۔ 11۔کام۔ 12۔ہیکل ،تین۔ 13۔جی۔ 14۔نیکدیمس، فریسی۔ 15۔نئی پیدائش۔ 16۔پانی، روح، بپتسمہ۔ 17۔گناہ۔ 18۔ایمان۔ 19۔زمین، آسمان۔ 20۔نجات۔ 21۔صلیب، سانپ۔ 22۔دنیا۔ 23۔بیٹے۔ 24۔جو کوئی، ہمیشہ کی زندگی۔25۔بچانے، عدالت [ردکرنے سے]۔26۔رد کرنا،[ایمان]، ایمان لانا۔27۔گُناہ، [تاریکی]۔ یسوؔع ،[روشنی]۔28۔خوشی۔ 29۔بڑے، گھٹوں۔30۔خُدا کے۔31۔روح القدّس۔32۔ہمیشہ کی زندگی۔ 33۔سامری۔ 34۔تھک۔ 35۔انعام۔ 36۔زندگی۔ 37۔پیاسا۔ 38۔ایمان، ہمیشہ کی زندگی۔39۔قصور، سزا۔40۔ظاہر۔41۔زنا کاری۔42۔نبی۔43۔روح، سچائی۔44۔مسیح،[مَسح کیا ہوا]۔ 45۔یسوؔع مسیح۔ 46۔یسوؔع [مسیح]۔ 47۔پک۔ 48۔لوگوں۔ 49۔کلام۔ 50۔دُنیا، نجات دہندہ۔51۔معجزے، عجیب کام۔52۔کلام۔ 53۔وقت، زندہ۔

امتحان: ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

تیسرا حصہ

برائے مہربانی یاددہانی کی باتوں کی نظرثانی کریں۔

1۔ یسوعؔ نے اپنے معجزہ میں....................کو....................میں تبدیل کیا تھا۔

2۔ یسوعؔ نے یہ معجزہ....................کی شادی میں کیا۔

3۔ یہ معجزہ ایک....................تھا یہ....................کا....................کام تھا۔

4۔ اِس کے فوری بعد یسوعؔ....................کو گیا تا کہ....................منائے۔

5۔ وہ ساہوکاروں کو دیکھ کر خفا ہوا، کیونکہ وہ لوگوں کے ساتھ....................کر رہے تھے۔

6۔ یسوعؔ نے مثال کے طور پر....................کی عمارت کو سامنے رکھتے ہوئے پیشین گوئی کی کہ وہ مردوں میں سے....................اُٹھے گا۔

7۔ یسوعؔ نے نیکدیمس کو سکھایا کہ اُسے دوبارہ..........اور..........سے پیدا ہونا ضرور ہے۔

8۔ ہم سب کو نئی پیدائش کی ضرورت ہے کیونکہ ہم سب....................میں پیدا ہوئے ہیں۔

9۔ یسوعؔ نے خُدا کے منصوبہ....................کی تشریح کی۔

10۔ یسوعؔ کو....................پر لٹکایا جانا تھا۔

11۔ خُدا نے تمام....................سے محبت رکھی۔

12۔ خُدا نے اپنے اکلوتے....................کو دُنیا کی نجات کیلئے بھیجا۔

13۔ جو کوئی یسوعؔ پر ایمان لاتا ہے وہ.................... ....پاتا ہے۔

14۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو دُنیا کو....................کیلئے بھیجا نہ....................[ ] کیلئے۔

15۔ یسوعؔ ہمیں....................کا پانی دیتا ہے۔

16۔ جو لوگ یسوعؔ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ پھر کبھی....................نہیں ہوتے۔

17۔ یسوعؔ نے اُس پیاس کو آسودگی میں بدل دیا جو..................وجہ سے تھی۔

18۔ یسوعؔ نے کہا کہ ہمیں.............اور............سے خُدا کی پرستش کرنے کی ضرورت ہے۔

19۔ یسوعؔ نے سامری عورت کو بتایا کہ وہی موعودہ..............................ہے۔

20۔ سوخار کے سامری اُس کے...........پر ایمان لائے کہ وہی...........کا ....ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 234 پر ملاحظہ کریں)

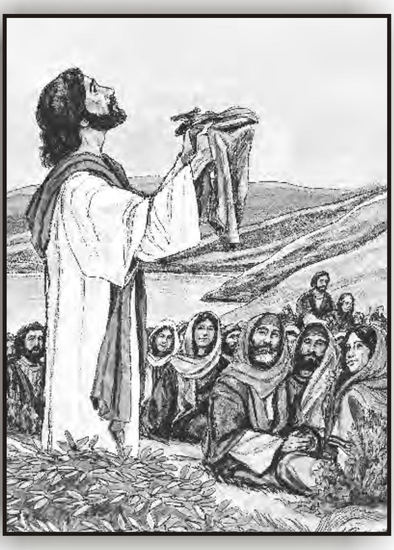

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

باب چہارم:

خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنی خدمت اور شکوک وشبہات کا کیسے سامنا کِیا

یوحنا 1:5 سے 71:6

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

باب 4

خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنی خدمت کے دوران غلط فہمیوں اور مخالفت کا کیسے سامنا کِیا۔

بعض لوگ یسوع کو شفائیہ خدمت کی وجہ سے مار دینا چاہتے تھے۔

(یوحنا5:1-15)

1-ان باتوں کے بعد یہودیوں کی ایک عید ہوئی۔اور یسوع یروشلیم کو گیا(2) یروشلیم میں بھیڑ دروازہ
کے پاس ایک حوض ہے۔جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے۔اور اس کے پانچ برآمدے ہیں۔(3)ان
میں بہت سے بیمار اور اندھے اور لنگڑے پژمردہ لوگ جو[پانی کے ہلنے کے منتظر ہو کر] پڑے تھے۔
4-[کیونکہ وقت پر خداوند کا فرشتہ حوض پر اتر کر پانی ہلایا کرتا تھا۔پانی ہلتے ہی جو کوئی پہلے اترتا سو شفا پاتا
اُسکی جو کچھ بیماری کیوں نہ ہو]5-وہاں ایک شخص تھا جو اڑتیس برس سے بیماری میں مبتلا تھا۔6-اُس کو
یسوع نے پڑا دیکھا اور یہ جان کر کہ وہ بڑی مدت سے اس حالت میں ہے۔اُس سے کہا کہ کیا تو تندرست
ہونا چاہتا ہے 7-اس بیمار نے اسے جواب دیا اے خداوند میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب پانی ہلایا
جائے تو مجھے حوض میں اتار دے بلکہ میرے پہنچتے پہنچتے دوسرا مجھ سے پہلے اتر پڑتا ہے۔8-یسوع نے اس
سے کہا اٹھ اور اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر۔9-وہ شخص فوراً تندرست ہو گیا اور اپنی چارپائی اٹھا کر چلنے
پھرنے لگا وہ دن سبت کا تھا۔10-پس یُہودی اس سے جس نے شفا پائی تھی کہنے لگے کہ آج سبت کا دن
ہے تجھے چارپائی اٹھانا روا نہیں۔11-اُس نے انہیں جواب دیا جس نے مجھے تندرست کیا اسی نے مجھے
فرمایا کہ اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر۔12-انہوں نے اُس سے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے جس نے تجھ
سے کہا کہ چارپائی اٹھا کر چل پھر۔13-لیکن جو شفا پا گیا تھا وہ نہ جانتا تھا کہ کون ہے کیونکہ بھیڑ کے
سبب سے یسوع وہاں سے ٹل گیا تھا۔14-ان باتوں کے بعد وہ یسوع کو ہیکل میں ملا اس نے اس سے کہا
دیکھ تو تندرست ہو گیا ہے پھر گناہ نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ تجھ پر اس سے بھی زیادہ آفت آئے۔15-اُس آدمی

نے جا کر یہودیوں کو خبر دی کہ جس نے مجھے تندرست کیا وہ یسوع ہے

یسوع اگلی عید پر پھر یروشلیم گیا کیونکہ عید فسح کو گزرے کم از کم ایک سال بیت گیا تھا۔ پڑھیں (یوحنا 13:2) ہمیں دوسری اناجیل میں سے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے ۔ہمیں دوسری اناجیل کو پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہمیں مزید پتہ چل سکے کہ یسوعؔ نے اُس وقت کیا کِیا۔ یوحنا نے چند قابلِ اعتبار واقعات یسوعؔ مسیح پر ایمان لانے میں مدد کیلئے تحریر کِئے ۔

یسوع یروشلم میں بیت حسدا کے حوض پر گیا۔ بہت سے معذور شفاء پانے کی امید کے ساتھ وہاں جمع تھے۔اس دن بہت گرمی تھی اور لوگ شفا پانے کے لئے بیٹھے تھے۔وہ جانتے تھے یہ حوض ان کے لیے معجزہ کا باعث ہے۔ایک بار خدا کا فرشتہ پانی کو ہلاتا تھا۔(شاید اس پانی کو نیچے سے متحرک کیا جاتا تھا) اس وقت جو پانی میں پہلے اتر جاتا شفا پاتا تھا۔

ہمارے پاس کلام مقدس میں کوئی ثبوت نہیں کہ وہاں کسی نے پہلے بھی شفا پائی ہو۔لیکن لوگ شفاء پانے کی اُمید سے وہاں آتے تھے۔ جب یسوع وہاں آیا۔ وہ ایک ایسے آدمی سے ملا جو 38 سال سے معذوری کی حالت میں وہاں پڑا تھا۔یسوع نے اُس سے پوچھا۔ کیا تو شفا پانا چاہتا ہے؟ شائد وہ معذور آدمی سمجھا کہ یسوع حوض تک جانے میں اُس کی مدد کرے گا۔معذور آدمی نے وضاحت کی کہ عین وقت پر حوض تک لیجانے کے لئے کوئی اُس کے پاس مددگار نہیں یسوع نے حوض کے بارے میں کوئی بات نہ کی کیونکہ وہی اُسے شفا دے سکتا تھا۔ یسوع نے اس سے کہا اپنی چارپائی اٹھا اور چل پھر۔ وہ آدمی فوراً شفاء پا گیا۔ جیسا یسوع نے کہا تھا۔اس نے اپنی چارپائی اُٹھائی اور چلنے لگا شفاء پانے والا شخص نہیں جانتا تھا کہ کس نے اُسے شفاء دی۔

المختصر کچھ یہودی مذہبی راہنما اسے ملے۔ یہ سبت کا دن آرام کا دن تھا شریعت کے مطابق اس دن اس آدمی کو چارپائی اٹھانا روا نہ تھا۔۔ جب کہ وہ آدمی چارپائی اٹھائے ہوئے تھا۔
یہودی بالخصوص فریسوں نے خدا کے اس حکم کی تعلیم میں اپنی طرف سے ملاوٹ کر لی تھی

یہودیوں نے شفا پانے والے شخص میں دلچسپی کو نظر انداز کر کے کہا کہ کس نے تجھے شفا دی

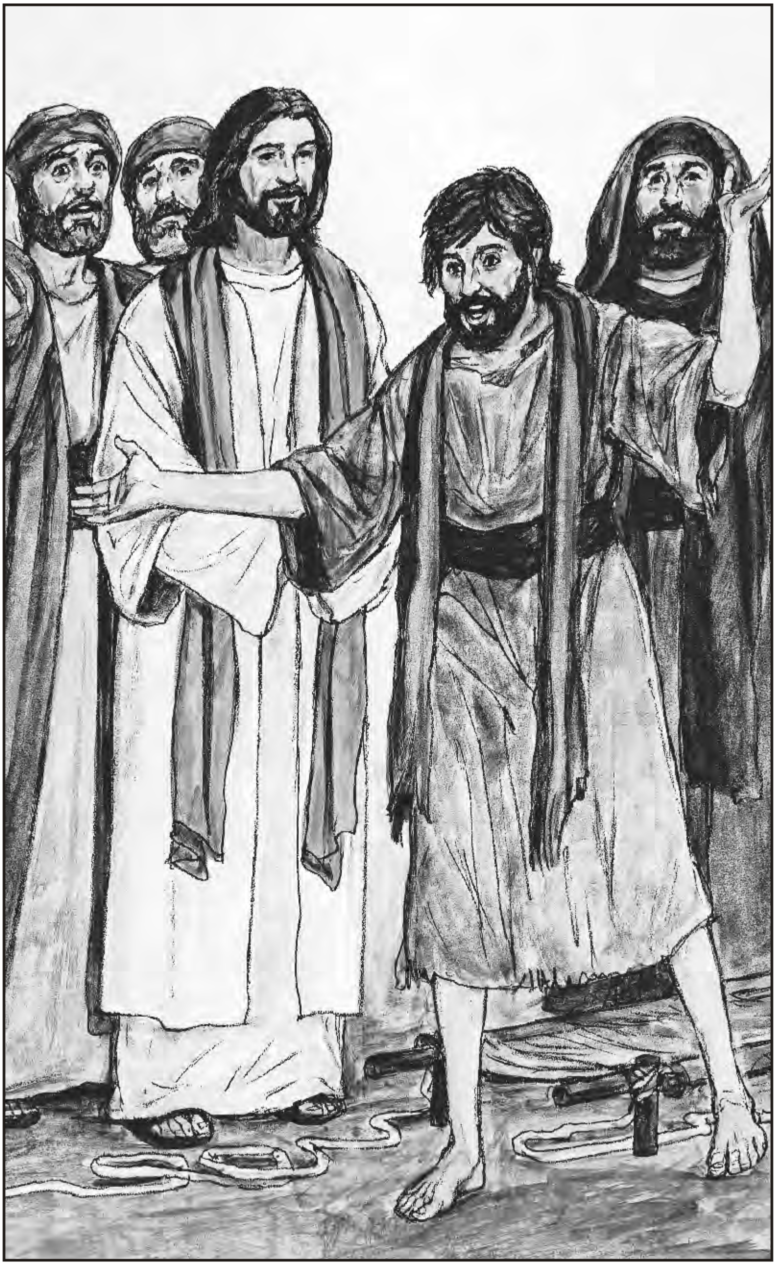

اڑتیس سال سے معذور کو یسوع نے شفا دی۔

اور کہا کہ چار پائی اٹھا کر چل پھر۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ اس کو شفا دینے والا کون تھا؟۔

میرے خیال میں انہوں نے یسوع کے بارے میں ہی سوچا ہوگا۔ کیونکہ اُنہیں معلوم ہو چکا تھا کہ یسوع ہی شفاء دینے میں شہرت رکھتا تھا۔لیکن وہ آدمی نہیں جانتا تھا۔اسے کس نے شفادی ہے۔

بعد میں یسوع اس آدمی سے عبادت خانہ میں ملا وہ آدمی بھی چاہتا تھا کہ وہ آدمی یسوعؔ سے ملے اور اُس پہ ایمان لائے۔یسوع نے اس آدمی سے کہا۔ جا پھر گناہ نہ کرنا۔ یسوع نے اسے یہ نہیں کہا کہ اس کی معذوری کسی خاص گناہ کی وجہ سے ہے۔ یسوع نے یہ کہا کہ وہ 38 سال سے گناہ کی معذوری میں جکڑا ہوا تھا۔ یسوعؔ نے اُسے کہا کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور اُس پہ ایمان لائے۔

اَب یہ آدمی جانتا تھا کہ اُسے کِس نے شفاء دی۔ چنانچہ اُس نے یہودیوں کو بتادیا کہ اُسے یسوعؔ نے شفاء دی ہے۔اُس کو یہ نہیں معلوم تھا کہ یہودی یسوعؔ کو ناپسند کرتے ہیں۔

یاددہانی کی باتیں

1-لوگوں کا ایمان تھا کہ وہ ضرور............................ پائیں گے۔ اگر وہ وقت پر بیت حسدا کے حوض میں اتریں گے۔

2-یسوع وہاں ایک .... سے ملا جو............................سال سے معذور تھا۔

3-یسوع نے اُس آدمی سے کہا اپنی.................... اٹھا اور.....................اُس آدمی نے ایسا ہی کیا۔

4- کئی یہودی مذہبی رہنماؤں نے اُس آدمی پر الزام لگایا کہ وہ.............................کر رہا ہے۔

5-ایک بیماری گُناہ جو معذوری سے بھی زیادہ خطرناک ہے جو کئی سالوں سے اُس آدمی میں تھی یسوعؔ نے اُس کو ہمیشہ کیلیئے...........................میں ڈال کر..........................کر دِیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 86 پر ملاخطہ کریں)

(یوحنا 5:16-30)

16-اسلیئے یہودی یسوع کو ستانے لگے کیونکہ وہ ایسے کام سبت کے دن کرتا تھا۔ 17- لیکن یسوع نے

اُن سے کہا میرا باپ اب تک کام کرتا ہے۔اور میں بھی کام کرتا ہوں 18 اس سبب سے یہودی اور بھی زیادہ اسے قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ وہ نہ فقط سبت کا حکم توڑتا ہے بلکہ خدا کو خاص اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو خدا کے برابر بناتا تھا۔19-پس یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کرسکتا۔سوا اُس کے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے۔انہیں بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے۔20۔اس لئے کہ باپ بیٹے کو عزیز رکھتا ہے۔اور جتنے کام خود کرتا ہے۔اسے دیکھتا ہے بلکہ ان سے بھی بڑے کام اسے دکھائیگا تا کہ تم تعجب کرو۔21- کیونکہ جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا۔اور زندہ کرتا ہے۔اسی طرح بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔22- کیونکہ باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے۔23- تا کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا عزت نہیں کرتا۔24- میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔25- میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے اور جو سنیں گے وہ جئیں گے۔26- کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے۔27- بلکہ اُسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے۔28-اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں۔اسکی آواز سن کر نکلیں گے۔29- جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے۔اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔30- میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کرسکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔

یہ یہودی یسوع کو پسند نہیں کرتے تھے۔وہ اُسے خُدا کی طرف سے بھیجا ہوا نجات دہندہ کے طور پر دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے وہ اُسے اپنی شہرت اور لوگوں میں اپنے مرتبے اور بحثیت لیڈر اور مذہبی اُستاد کے دھمکی خیال کرتے تھے۔اَب اُنہوں نے اُس کی مخالفت اِس لِئے بھی شروع کر دی کیونکہ شفاء کا کام وہ سبت کے دِن کرتا تھا۔یسوؔع نے اُن کو بتایا کہ وہ بالکل وہی کام کرتا ہے جو

اُس کا باپ آسمان پہ کرتا ہے۔لوگوں کو سبت سمیت ہفتہ میں ہر روز شفاء ملتی تھی۔

یہ یہودی یسوعؔ سے بہت نفرت کرتے تھے۔وہ اُسے اپنے راستہ سے ہٹانا چاہتے تھے۔جب یسوعؔ نے خُدا کو اپنا باپ کہہ کر پکارا تو سب نے اُسے قتل کرنا چاہا۔اُنہوں نے کہا کہ وہ خود کو خُدا کے برابر بناتا ہے۔آج بھی کچھ لوگ سوچتے ہیں کہ یسوعؔ نے خود کو کبھی خُدا نہیں کہا بلکہ اُس کے دشمنوں نے جب سے سُنا تو اُنہوں نے سوچا کہ اُس نے کہا اُن کے خیال میں وہ موت کا حق دار ہے۔

تب یسوع نے یہودیوں کو بتایا کہ وہ کس طرح باپ کی مانند ہے وہ اپنے طور سے کچھ نہیں کرتا۔لیکن وہ وہی کام کرتا ہے جو باپ کرتا ہے۔مثال کے طور پر ایک معذور کو شفا دینا حتیٰ کہ اُس نے مردوں کو زندہ کیا۔ بیٹے کے ہر کام سے عیاں ہوتا ہے کہ باپ اُسے کتنا عزیز رکھتا ہے۔

خدا نے دنیا کی عدالت کا تمام اختیار بھی بیٹے کے سپرد کیا ہے۔یسوع دنیا کی عدالت کرنے نہیں بلکہ نجات دینے آیا ہے لیکن اُس کے پاس عدالت کا اختیار بھی ہے یسوع نے باپ کے ساتھ بیٹے کی عزت کا بھی دعوی کیا ہے۔خدا فرماتا ہے۔میں اپنا جلال کسی دوسرے کے لِئے روا نہ رکھوں گا۔(یسعیاہ 8:42) یسوع کو نہ صرف باپ کی طرح عزت دی گئی (دیکھیں فلپیوں 11-9:2) بلکہ خدا نے اسے سربلند کیا اور وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلی ہے جو کوئی بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی عزت بھی نہیں کرتا جس نے اسے بھیجا۔

یسوع کو معلوم تھا کہ یہودیوں نے اُس کے ساتھ کیا کچھ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔اس کی بجائے انہیں چاہئے تھا کہ اسکی سنتے۔اُس پر ایمان لاتے اور ہمیشہ کی زندگی پاتے۔ہر فرد جو یسوع پر ایمان لاتا ہے اُس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہ آدمی جو گناہ کی وجہ سے مردہ تھا یسوع مسیح نے اُسے ہمیشہ کی زندگی دی۔یسوع پہلے ہی اس حقیقت کو واضع کر چکا تھا۔

یہ پیغام بنیادی طور پر وہی تھا۔جو یسوع نے نیکدیمس کو دیا (یوحنا 16:3) اور اُس کے بعد کئی دفعہ اسے دہرایا۔لیکن اگر غیر ایماندار یہودیوں کو اس پیغام پر ایمان لانا ناممکن لگتا ہے۔تو وہ آخری وقت انتظار کریں۔۔خدا کا بیٹا دوبارہ آئیگا اور تمام مردوں کو آواز دیگا۔قبروں سے

تمام مردے باہر نکل آئیں ۔جنہوں نے نیکی کی ہوگی وہ ہمیشہ کی زندگی پائیں گے ۔جنہوں نے برائی کی ہے وہ ہمیشہ کی سزا کاٹیں گے۔

ہم جانتے ہیں کہ یسوع نے فرمایا جوکوئی اُس پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسکی ہے۔ لہذا ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے جنہوں نے نیکی کی ہے وہی یسوع پر ایمان رکھتے ہیں ۔یسوع اُن نیک کاموں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرواتا ہے جو اُس پر ایمان لانے کی بدولت کرتے ہیں ۔ جنہوں نے بدی کی ہے وہ یسوع کو رد کرتے ہیں کیونکہ اُن کے اندر یسوع کا ایمان نہیں وہ ابھی تک گناہ میں زندگی گزارتے ہیں

خداوند یسوع نے ان یہودیوں کو مخاطب کیا جو سبت کے دن کام کرنے کے بارے میں حکم جاری کرتے تھے ۔یسوع نے بڑے دعوی سے کہا کہ وہ خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے اور اُسی کو خوش کرتا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

6-بہت سے یہودی یسوع سے................کرتے اور اُسے................چاہتے تھے۔

7-وہ کہتے تھے کہ یسوع خود کو خدا کے....................بناتا ہے۔

8-یسوع نے یہودیوں کو بتایا کہ وہ کیسے خدا کے ساتھ....................ہے۔

9-جو کوئی بیٹے کی....................نہیں کرتا وہ باپ کی....................بھی نہیں کرتا۔

10-وہ شخص جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے وہ گناہ سے....................ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 86 پر ملاحظہ کریں)

یسوع نے اپنے بارے میں گواہی دی۔

(یوحنا5:31-47)

31-اگر میں خود اپنی گواہی دوں تو میری گواہی سچی نہیں ۔32-ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے اور میں

جانتا ہوں کہ میری گواہی جو وہ دیتا ہے سچی ہے۔33- تم نے یوحنا کے پاس پیام بھیجا اور اُس نے سچائی کی گواہی دی ہے۔34- لیکن میں اپنی نسبت انسان کی گواہی منظور نہیں کرتا تو بھی میں یہ باتیں اس لئے کہتا ہوں کہ تم نجات پاؤ۔35- وہ جلتا اور چمکتا ہوا چراغ تھا۔ اور تم کو کچھ عرصہ تک اُسکی روشنی میں خوش رہنا منظور ہوا۔36- لیکن میرے پاس جو گواہی ہے۔ وہ یوحنا کی گواہی سے بڑی ہے۔ کیونکہ جو کام باپ نے مجھے کرنے کو دیئے یعنی یہی کام جو میں کرتا ہوں۔ وہ میرے گواہ ہیں۔ کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے۔37- وہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسی نے میری گواہی دی ہے۔ تم نے نہ کبھی اُسکی آواز سنی ہے۔ اور نہ اسکی صورت دیکھی 38 اور اُس کے کلام کو اپنے دِلوں میں قائم نہیں رکھتے ہو 39۔ کیونکہ جِسے اُس نے بھیجا ہے اُس کا یقین نہیں کرتے۔ تم کتاب مُقدّس میں ڈھونڈتے ہو۔ کیونکہ سمجھتے ہو کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی تمھیں ملتی ہے اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔40- پھر بھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔41- میں آدمیوں سے عزت نہیں چاہتا۔42- لیکن میں تم کو جانتا نہیں۔ کہ تم میں خدا کی محبت نہیں۔43- میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں۔ اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اگر کوئی اور اپنے ہی نام سے آئے۔ تو اُسے قبول کرلو گے۔ 44- تم جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو اور وہ عزت جو خُدائے واحد کی طرف سے ہوئی ہے نہیں چاہئے کیونکر ایمان لا سکتے ہو۔45- یہ نہ سمجھو کہ میں باپ سے تمہاری شکائت کرونگا تمہاری شکائت کرنے والا تو ہے یعنی موسیٰ جس پر تم نے امید لگا رکھی ہے۔
46- کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اسلیے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔
47 لیکن جب تم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے۔

یسوع نے خُدا کا بیٹا ہونے کی بہت مضبوط اور واضع گواہی دی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ یہودی اُس کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کریں گے۔ خداوند یسوع مسیح کے پاس عدلیہ کے بارے میں بھی گواہی تھی کیونکہ عدلیہ میں دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس لِئے یسوع نے ایک اور گواہی پیش کی۔

یسوع نے یہودیوں کو یاد دلایا کہ ایک دفعہ یوحنا نے بھی اُس کے حق میں گواہی دی تھی۔ یسوع کو یوحنا کی گواہی کی ضرورت نہیں تھی وہ سوچتا تھا کہ یسوؔع دُنیا کا نور اور خُدا کا برہ ہے۔ لیکن یوحنا نے یسوع کے بارے میں سچ کہا تھا۔ یوحنا کی گواہی کو نظر انداز کر دیا۔

تاہم یوحنا کی نسبت یسوع کی گواہی زیادہ معتبر تھی۔ وہ کام جو یسوع نے خدا کی طرف سے کیئے وہ اُس کے گواہ تھے۔ اولاً جو کام یسوعؔ نے کِیئے وہ یسوعؔ کے گواہ تھے مثال کے طور پر ایک معذور آدمی کی شفا کا معجزہ اس سے بڑھ کر یہ کہ نجات کا وہ عظیم کام جس کے لئے اُسے بھیجا گیا تھا۔ یہ اسکی سب سے اہم گواہی تھی کہ وہ ضرور ہی مر کر مردوں میں سے جی اٹھیگا۔ ثانیاً خُدا نے خود اِسکی گواہی دی کہ وہی دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ وہاں کے یہودیوں کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ باپ کی گواہی نہیں سنتے تھے۔ لہذا بیٹے کو رد کر دیا۔ یہودی باپ کی گواہی کے بارے میں کھوج لگانے لگے۔ وہ مسلسل صحائف میں سے ہمیشہ کی زندگی کی راہ کو تلاش کرتے رہے۔ ان تمام صحائف نے یسوع کے بارے میں تصدیق کر دی۔ لیکن یہودیوں نے ہمیشہ کی زندگی کے بنی کو نظر انداز کر دیا۔

یسوع شخصی اور زمینی جلال نہیں چاہتا تھا جیسے دوسرے لوگ چاہتے ہیں۔ وہ صرف خدا باپ کے نام سے آیا تھا۔ تا کہ اسے جلال دے۔ تاہم یہودی اس شخص کے منتظر تھے۔ جو اپنے جلال کو ظاہر کرے۔

آخر کار یہودیوں کے پاس موسیٰ کی گواہی تھی۔ موسیٰ نے بائبل مقدس کی پہلی پانچ کتابیں لکھیں اُن یہودیوں نے موسیٰ کی ان کتابوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ پڑھا تھا۔ وہ ایسے نبی کے منتظر تھے جس پر تمام بنی اسرائیل انحصار کرتے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ موسیٰ نے بے دینوں کے خلاف خدا باپ کے سامنے گواہی دی۔ موسیٰ نے بہت سے ان وعدوں کو لکھا جو نجات دہندہ کے بارے میں کیئے گئے تھے۔ اس نے عورت کی نسل کے بارے میں کیئے گئے وعدہ کو تحریر کیا کہ وہ ابلیس کے سر کو کچلے گا۔ (پیدائش 15:3) اُس نے یہ بھی لکھا کہ قومیں ابرہام کی نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گی (پیدائش: 18:18) اگر وہ موسیٰ کی باتوں کا یقین کرتے تو وہ یسوع پر ضرور ایمان لے آتے۔

بالآخر وہ یہودی موسیٰ کی باتوں پر ایمان نہ لائے اب جبکہ یسوع ان کا نجات دہندہ وہاں اُن کے ساتھ تھا وہ اُس پر بھی ایمان نہ لائے۔

یاددہانی کی باتیں

11-یسوع نے اور گواہیاں بھی دیں جو اسے خدا کا بیٹا ظاہر کرتی ہیں ان میں سے تین تحریر کریں۔..................، ....۔

12-صحائف انبیاء.......................کے بارے میں تصدیق کرتے ہیں۔

13-وہ شخص جو خدا باپ کی باتوں کی یہودیوں کے خلاف تصدیق کرتا اس کا نام..........ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 86 پر ملاحظہ کریں)

کئی لوگ یسوع کو زمینی بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔

(یوحنا 6:1-15)

1-ان باتوں کے بعد یسوع گلیل کی جھیل یعنی تبریاس کی جھیل کے پار گیا۔2-اور بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہولی کیونکہ جو معجزے وہ بیماروں پر کرتا تھا۔ان کو وہ دیکھتے تھے۔3-یسوع پہاڑ پر چڑھ گیا،اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں بیٹھا۔4-اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی ۔5-پس جب یسوع نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا کہ میرے پاس بڑی بھیڑ آرہی ہے تو فلپس سے کہا کہ ہم اِن کے کھانے کے لئے کہاں سے روٹیاں مول لیں ۔6-مگر اس نے اُسے آزمانے کے لیئے یہ کہا کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ میں کیا کروں گا۔7-فلپس نے اُسے جواب دیا کہ دوسو دینار کی روٹیاں ان کے لئے کافی نہ ہوں گی ۔کہ ہر ایک کو تھوڑی سی مل جائے۔8-اس کے شاگردوں میں سے ایک نے یعنی شمعون کے بھائی اندریاس نے اُس سے کہا۔9-یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔مگر یہ اتنے لوگوں میں کیا ہیں۔10-یسوع نے کہا کہ لوگوں کو بیٹھاؤ۔اور اُسی جگہ بہت گھاس تھی پس وہ مرد جو تخمینا پانچ ہزار تھے بیٹھ گئے ۔11-یسوع نے وہ روٹیاں لیں اور شکر کر کے انہیں جو بیٹھے تھے بانٹ دیں۔اور اسی طرح مچھلیوں میں سے جس قدر چاہتے تھے بانٹ دیا۔12-جب وہ سیر ہو چکے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو تا کہ کچھ ضائع نہ ہو۔13-چنانچہ انہوں نے جمع کیا۔اور جو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے جو کچھ کھانے والوں سے بچ رہے تھے بارہ ٹوکریاں بھریں۔14-پس جو معجزہ اُس

نے دکھایا وہ لوگ اسے دیکھکر کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنیوالا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔15- پس یسوع یہ معلوم کر کے کہ وہ آکر مجھے بادشاہ بنانے کے لئے پکڑنا چاہتے ہیں پھر پہاڑ پر اکیلا چلا گیا۔

یسوع گلیل کو دیر کیلئے گیا ایک دن وہ گلیل کی جھیل کو پار کر کے دوسرے کنارے پر تھا یہ سمندر حقیقتاً ایک بڑی جھیل ہے ۔ جو تقریباً 13 میل (22 کلو میٹر) لمبا اور 1/2 7 میل (12 کلو میٹر) چوڑا ہے۔ شہنشاہ روم تبریاس کے نام پر اس کا نام تبریاس کی جھیل بھی ہے۔ اَب خداوند یسوع مسیح کو تعلیم دیتے اور لوگوں کے درمیان معجزات اگلی عید فسح نزدیک تھی

بہت سے لوگ یسوع کے پیچھے اس لئے آتے تھے کہ اس کے معجزات کو دیکھیں کہ بیمار کیسے شفا پاتے ہیں وہ پہاڑ پر اپنے شاگردوں کو ساتھ لیکر چلا گیا یہ پہاڑ گلیل کی جھیل کے کنارے تھا۔ یسوع اور اس کے شاگردوں نے بڑی بھیڑ کو دیکھا جو ان کی طرف آ رہی تھی۔ .

کیونکہ وہ شہر سے زیادہ دور تھے۔ یسوع نے چاہا کہ انہیں کھانا دیا جائے۔ اولاً اس نے اپنے شاگردوں کا امتحان کیا۔ اس نے فلپس سے کہا کہ اتنی روٹیاں لوگوں کیلئے وہ کہاں سے خرید سکتے ہیں۔ فلپس نے اس بارے میں نہیں سوچا کہ وہ روٹیاں کہاں سے لائیگا۔ وہ اتنے زیادہ لوگوں کو کھانا کہاں سے کھلا سکتے تھے۔ فلپس نے کہا کہ آٹھ ماہ کی آمدنی سے خریدی گئی روٹیاں ان کے لئے کافی نہ ہونگی۔ فلپس نے ابھی تک یسوعؔ پر مکمل ایمان کے بارے میں نہیں سیکھا تھا۔

اندریاس کو معلوم تھا کہ ایک لڑکے کے پاس 5 جو کی روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں (وہ روٹیاں ایک کپڑے میں لپیٹی ہوئی تھیں) لیکن اندریاس نے بھی فلپس کی طرح کہا کہ یہ روٹیاں تو اتنے زیادہ لوگوں کیلئے بالکل ہی کافی نہیں۔

یسوع نے انکی فکرمندی کو نظر انداز کرتے ہوئے شاگردوں سے کہا۔ کہ لوگوں کو ترتیب سے گھاس پر بٹھاؤ۔ اُنہوں نے انہیں ترتیب سے بٹھایا اور گنتی کی تو وہ عورتوں اور بچوں کے علاوہ 5000 مرد نکلے۔ اس نے اُس بچے سے روٹیاں لے لیں۔

تب یسوع نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لیا۔ پہلے خُدا کا شکر کیا آج کئی مسیحی ایسا

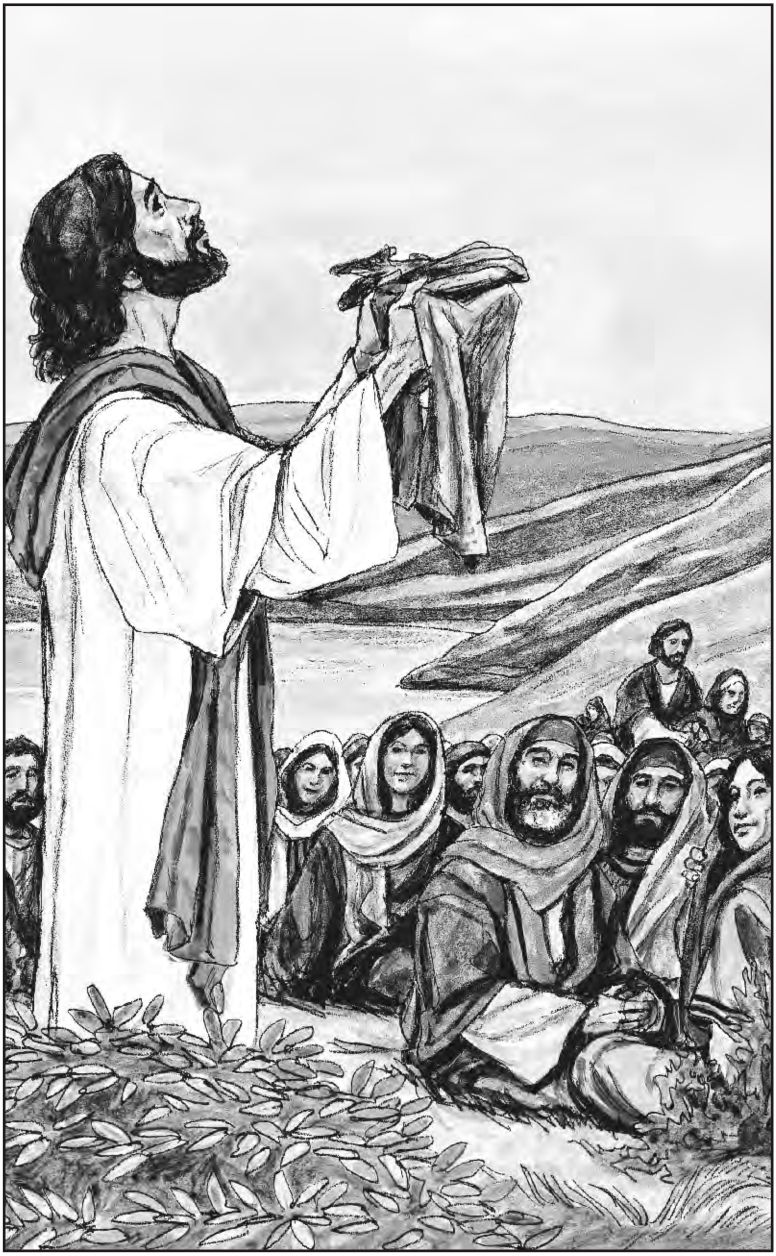

یسوع پانچ ہزار کو کھانا کھلاتے ہوئے شکر کرتا ہے۔

کرتے ہیں اوراُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہزاروں لوگوں کوخواہ مرد خواہ عورت اُن کی ضرورت کے مطابق بانٹ دیں۔ جب سب لوگ سیر ہو گئے تو یسوع نے کہا کل بچے ہوئے ٹکڑوں ٹوکریوں میں جمع کرو ۔ انہوں نے جو کی روٹیوں کے بچے ہوئے ٹکڑوں کی بارہ ٹوکریاں اٹھائیں ۔ یہ بچی ہوئی خوراک اُس سے کہیں زیادہ تھی جو اُس کے پاس شروع میں تھی یعنی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں۔

بعض لوگ آج بھی ایمان نہیں رکھتے کہ یسوع نے اتنا بڑا معجزہ کِیا ہوگا۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ لوگوں نے اپنا اپنا کھانا ایک دوسرے کے ساتھ بانٹا ۔ کیونکہ جب یسوع نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لوگوں میں بانٹنا شروع کیا ہوگا تو اُنہوں نے بھی ایسا کِیا۔

یہ اچھا خیال ہے۔لیکن بائبل ایسا نہیں کہتی ۔ بلکہ جو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں اُن لوگوں کی ضرورت تھیں مزید یہ کہ تمام لوگوں کے سیر ہو جانے کے بعد بارہ ٹوکریاں بچے ہوئے ٹکڑوں کی اٹھائی گئیں ۔ یسوع مسیح نے اُن کی آنکھوں کے سامنے روٹیوں کو بہت زیادہ کر دیا۔

جن لوگوں نے مچھلی اور روٹی کھائی وہ جانتے تھے ۔ کہ یسوع نے بڑا معجزہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یقیناً یسوع وہ نبی ہے جسکا وعدہ خدا نے موسیٰ سے کیا تھا۔ (استشناء 15:18) انہوں نے درست کہا تھا۔لیکن اُن کی نیت غلط تھی ۔ وہ چاہتے تھے کہ یسوع اُن کا زمینی بادشاہ ہو وہ چاہتے تھے کہ وہ بطور زمینی بادشاہ اُنہیں روٹی دے۔ اس لِئے یسوع پہاڑ پر واپس چلا گیا۔

یاددہانی کی باتیں

14- یسوع اور اُس کے شاگرد.......................کی جھیل کے پار چلے گئے ۔

15- یسوع اس بھیڑ کو کھانا کھلانا چاہتا تھا۔لیکن وہاں صرف.......................جو کی روٹیاں اور.......................چھوٹی مچھلیاں تھیں ۔

یسوع آندھی کو جھڑکتا ہے۔

16-یسوع نے تھوڑی سی خوراک سے .... آدمیوں کو عورتوں اور بچوں کے علاوہ کھانا کھلایا۔

17-لوگ سمجھتے تھے کہ یسوع خدا کی طرف سے بھیجا ہوا .... ہے۔

18-وہ یسوع کو اپنا زمینی .... بنانا چاہتے تھے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 86 پر ملاحظہ کریں۔)

یسوع نے اپنے شاگردوں کو تسلی دی۔

(یوحنا 6:16-24 آیات 16-21 ذیل میں درج ہیں)

16-پھر جب شام ہوئی۔ تو اس کے شاگرد جھیل کے کنارے گئے۔ 17-اور کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار کفرنحوم کو چلے جاتے تھے۔ اُس وقت اندھیرا ہو گیا تھا اور یسوع ابھی تک اُن کے پاس نہ آیا تھا۔ 18-اور آندھی کے سبب سے جھیل میں موجیں اٹھنے لگیں۔ 19-پس جب وہ کھیتے کھیتے تین چار میل کے قریب نکل گئے، تو انہوں نے یسوع کو جھیل پر چلتے اور کشتی کے نزدیک آتے دیکھا اور ڈر گئے۔ 20-مگر اُس نے اُن سے کہا میں ہوں ڈرو مت۔ 21-پس وہ اُسے کشتی میں چڑھا لینے کو راضی ہوئے اور فوراً وہ کشتی اُس جگہ جا پہنچی۔ جہاں وہ جاتے تھے۔

یسوع نے اپنے شاگردوں کو جھیل کے پار جانے کا حکم دے دیا اور وہ خود اُن کے ہمراہ نہ تھا۔ چنانچہ اندھیرا چھا گیا مگر یسوع واپس نہیں آیا تو وہ اپنی کشتی میں سوار ہو کر چل دیئے۔ وہ جھیل میں تھوڑی دُور ہی گئے تھے کہ زور کی آندھی چل پڑی۔ گلیل کی جھیل پہاڑیوں کے درمیان ہے۔ جب طوفان چلتے ہیں تو ایسا لگتا ہے گویا وہ سرنگ کے اندر ہیں۔ شاگرد اُس طوفان میں گھر چکے تھے۔ اگرچہ وہ بڑی طاقت سے چپو چلا رہے تھے۔ مگر وہ کامیاب نہ تھے۔ اُنہوں نے جھیل کے درمیان میں جانے کی بہت کوشش کی اچانک یسوع پانی پر چلتے ہوئے شاگروں کی طرف آیا۔ ہم دوسری اناجیل میں اس کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ کہ شاگردوں نے سوچا کہ یہ بھوت ہے۔

کیونکہ ایک عجیب شکل اندھیرے میں انکی طرف بڑھ رہی تھی۔وہ بہت ڈر گئے۔

تب یسوع نے کہا۔''میں ہوں ڈرومت'' شاگردوں نے یسوع کو کشتی میں لے لیا۔ طوفان تھم گیا۔وہ اس کنارے پر پہنچ گئے جہاں جانا چاہتے تھے۔یسوع آیا تو طوفان تھم گیا۔اور شاگرد خوف سے آزاد ہو گئے۔

اس طرح ہم سب بھی خوف میں تسلی پا سکتے ہیں۔ہماری زندگیوں میں بہت سے طوفان برپا ہوتے ہیں۔ بہت دفعہ ہم سوچتے ہیں کہ ہم اِن طوفانوں میں آگے نہیں بڑھ سکتے ہم غرق ہو جائیں گے۔لیکن یسوع ہمیشہ ہمارے بالکل قریب ہوتا ہے۔وہ ہم سے بھی یہ کہتا ہے۔''میں ہوں ڈرومت''۔اُس کے ان الفاظ کو کبھی مت بھولیں۔

اگلی صبح بہت سے وہ لوگ اُس کے پیچھے ہو لِئے تھے۔اُنہیں معلوم ہوا کہ یسوعؔ اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتیوں میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں لیکن لوگ یسوع کے پیچھے آنے سے نہ رکے۔ وہ کفرنحوم تک یسوع کے پیچھے گئے۔

یاددہانی کی باتیں

19- کھانا کھلانے کے بعد شاگرد واپس لوٹے اور انہیں جھیل میں رات کو............ کا سامنا کرنا پڑا۔

20-یسوع پانی پر........................... اپنے شاگردوں کے پاس آیا۔

21-یسوع کے شاگرد بہت........................ تھے۔

22-یسوع نے اُن سے کہا میں ہوں.............................مت۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 86 پر ملاحظہ کریں)

یسوع کی تعلیم لوگوں کو حیران کرتی ہے۔

(یوحنا6:25-29)

25-اور جھیل کے پار اُس سے مل کر کہا۔اے ربی تو یہاں کب آیا؟26-یسوع نے انکے جواب میں کہا

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم مجھے اس لئے نہیں ڈھونڈتے کہ معجزے دیکھے۔ بلکہ اس لئے کہ تم روٹیاں کھا کر سیر ہوئے۔ 27-فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو بلکہ اس خوراک کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے۔ جسے ابن آدم تمہیں دیگا۔ کیونکہ باپ یعنی خدا نے اسی پر مہر کی ہے۔ 28- پس انہوں نے اُس سے کہا۔ کہ ہم کیا کریں تا کہ خدا کے کام انجام دیں۔ 29-یسوع نے جواب میں اُن سے کہا خدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔

جب وہ تمام بھیڑ کفرنحوم میں یسوع کے پاس آئی۔ انہوں نے یسوع سے کہا کہ وہ یہاں کب آیا؟ یسوع نے اُن کے سوال کا جواب نہ دیا بلکہ انہیں تعلیم دینا شروع نہ کیا۔ بالکل اُسی طرح کیا جیسے سامری عورت جب وہ پانی بھرنے آئی تھی۔ اس نے زمین کی باتوں سے روحانی سبق سکھانے کی کوشش کی۔ سامری عورت کے ساتھ یسوع نے گفتگو کا آغاز پانی سے کیا۔ اس بھیڑ کو سکھانے کے لئے اُس نے روٹی سے گفتگو کا آغاز کیا۔

یسوع کے پیچھے آنے والے لوگوں نے اُس کے معجزات میں یہ بات نہیں دیکھی کہ وہ مسیح ہے بلکہ انہوں نے اسکی پیروی اسلِئے کی کہ اُسنے انہیں معجزانہ طور پر روٹی سے سیر کیا تھا۔

یسوع نے انہیں تاکید کی کہ اس خوراک کے لئے فکر نہ کرو جو خراب ہو جاتی ہے۔ (اسرائیل کے گرم موسم میں ٹھنڈک کے بغیر چیزیں خراب ہو جاتی تھیں۔ لوگ اس بات کو سمجھ رہے تھے) بلکہ اُس خوراک کے لئے فکر کریں جو ہمیشہ محفوظ رہتی ہے۔ انہیں دائمی چیزوں کی ضرورت ہے۔ یہ دائمی خوراک خدا کا بیٹا انہیں دیگا۔ بطور انسان یسوع نے اپنے آسمانی باپ کی مرضی کو مکمل طور پر پورا کیا۔ خُدا باپ نے اپنے بیٹے کے منصوبہ کو منظور کیا۔

جب لوگوں نے لفظ کام کی بابت سنا۔ وہ اسے کام کرنا ہی سمجھے جس طرح ہم کرتے ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ یسوع اُن سے کہہ رہا ہے کہ وہ خدا کے لئے کام کریں تا کہ اس کے عوض میں نہ ختم ہونے والی خوراک حاصل کرے۔

دراصل یسوع اُن سے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ اُس پر ایمان لائیں جِسے خدُا نے دنیا میں بھیجا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

23-یسوع جانتا تھا کہ لوگ اُس کے پیچھے اس لئے آتے ہیں کہ وہ انہیں..........کھلاتا ہے۔

24-یسوعؔ نے اُن سے کہا کہ اُس خوراک کیلئے کام کرو جو........................تک قائم رہتی ہے۔

25-لوگ سمجھتے تھے کہ یسوعؔ کے کہنے کا مطلب ہے کہ اُنہیں خوراک کیلئے..........کرنا چاہیے۔

26-درحقیقت اسکا مطلب تھا کہ وہ اس پر ....لائیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 86 پر ملاحظہ کریں)

لوگوں نے یسوعؔ سے نشان طلب کیا۔

(یوحنا6:30-40)

30-پس انہوں نے اُس سے کہا پھر تو کونسا نشان دکھاتا ہے تاکہ ہم دیکھ کر تیرا یقین کریں تو کونسا کام کرتا ہے۔31-ہمارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا چنانچہ لکھا ہے کہ اُس نے انہیں کھانے کے لئے آسمان سے روٹی دی میں آسمان سے تم لوگوں کے لئے روٹیاں برساؤں گا۔(خروج 16:4،نحمیاہ 15:9 زبور 78:24،25)32-یسوع نے اُن سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تو وہ روٹی تمہیں آسمان سے نہ دی۔لیکن میرا باپ تمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔33- کیونکہ خدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اتر کر دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔34-انہوں نے اُس سے کہ اے خداوند یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دیا کر۔35-یسوع نے اُن سے کہا۔زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہو گا۔اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔36- لیکن میں نے تم سے کہا۔کہ تم نے مجھے دیکھ لیا ہے۔پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔37-جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آجائیگا اور جو کوئی میرے پاس آئیگا اُسے میں ہرگز نکال نہ دونگا۔38- کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی پہ عمل کروں۔39-اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اُس نے مجھے دیا ہے میں اُس میں سے کچھ کھو نہ دوں بلکہ اُسے آخری دن پھر زندہ کروں۔40- کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے۔اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی

زندگی پائے۔اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں۔

ابھی تک لوگ جسمانی روٹی کی بابت سوچ رہے تھے۔وہ ابھی تک اسودہ نہیں ہوئے تھے جبکہ یسوع نے انہیں معجزانہ طور پر سیر کیا تھا۔انہوں نے یسوع سے کہا کہ وہ اور معجزہ کرے تو وہ اُس پر ایمان لائیں گے۔انہوں نے یسوع کو یاددلایا کہ لوگوں نے بیاباں میں موسی کے دور میں من کھایا۔وہ آسمانی روٹی تھی۔

اسی طرح بہت دفعہ سلیمان کی سچائیوں پر یسوع نے زور دے کر حقیقی آسمانی روٹی کے بارے میں بتایا اور کہا کہ موسی نے حقیقی روٹی تمہیں آسمان سے نہ دی خدا باپ حقیقی روٹی تمہیں دیتا ہے۔وہ روٹی آسمان سے بھیجی گئی ہے۔یہ حقیقی روٹی دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔

ہوسکتا ہے۔کہ اس بھیڑ نے اندازہ لگایا ہو کہ یسوع اپنے بارے میں کہہ رہا ہے لیکن وہ زمینی روٹی کی بابت بھی اندازہ نہیں لگا سکے۔انہوں نے کہا۔اے خداوند یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دیا کر۔

یسوع نے انہیں جواب دیا۔زندگی کی روٹی میں ہوں یوحنا کی انجیل میں لفظ میں ہوں متعدد بار آیا ہے۔یہاں بھی وہ کہتا ہے میں ہوں یعنی زندگی کی روٹی میں ہوں۔

جب ہم اُس کے کلام پر غور کرتے ہیں۔تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ وہ خود کو خدا کہہ رہا ہے۔ بہت سال پہلے جب خدا جلتی ہوئی جھاڑی میں سے موسیٰ سے مخاطب ہوا (خروج 3:1-22) اور کہا ''میں ہوں'' (خروج 3:14-15) یہ وہی نام ہے جس کو ہم "yahweh" (یہوواہ) کہتے ہیں۔اس میں ''میں ہوں'' کا عبرانی میں ترجمہ ''یہوواہ'' کیا گیا ہے۔

ایک بار پھر یسوع نے ایمان لانے کے لئے لوگوں کو دعوت دی۔اور کہا کہ ایمان سے اُنکی روحانی بھوک اور پیاس مٹ جائیگی۔لیکن اُن میں سے کسی نے بھی ایمان سے اسے قبول نہ کیا۔ یسوع نے پھر اُن سے کہا، وہ اپنے باپ کی مرضی کو پورا کرنے آیا ہے۔خدا چاہتا ہے۔کہ وہ ایمان لاکر نجات پائیں۔وہ جو بیٹے پر ایمان لائیں گے۔اور اُس پر بھروسا رکھیں گے ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔یسوع اپنے وعدہ کے مطابق آخری دن انہیں زندہ کریگا۔

یہ وعدہ ہمارے لئے بھی ہے۔ہم یسوع پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ہم ہمیشہ کی زندگی

کے وارث ہیں۔ جب یسوع دوبارہ دنیا میں آئیگا۔ وہ ہمیں پھر زندہ کریگا تا کہ ہم ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں۔

یاددہانی کی باتیں۔

27- یسوع نے لوگوں کو سکھایا۔ کہ وہ حقیقی آسمانی .... ہے۔

28- یسوع کے دو الفاظ جو اسے خدا ظاہر کرتے ہیں یعنی ....۔

29- روزِ آخرت یسوع ایمانداروں کو پھر .... کریگا تا کہ آسمان پر اُس کے ساتھ رہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 86 پر ملاحظہ کریں)

لوگوں نے یسوع کی تعلیم کے خلاف شکائت کی۔

(یوحنا 6:41-59)

41- پس یہودی اُس پر بڑبڑانے لگے اس لئے کہ اُس نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اُتری وہ میں ہوں۔ 42- اُنہوں نے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں۔ اب یہ کیونکر کہتا ہے کہ میں آسمان سے اترا ہوں۔ 43- یسوع نے جواب میں اُن سے کہا آپس میں نہ بڑبڑاؤ۔ 44- کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لے اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کرونگا۔ 45- نبیوں کے صحیفوں میں یہ لکھا ہے۔ کہ وہ سب خدا سے تعلیم یافتہ ہونگے۔ (یسعیاہ 54:13) جس کسی نے باپ سے سنا اور سیکھا ہے۔ وہ میرے پاس آتا ہے۔ 46- یہ نہیں کہ کسی نے باپ کو دیکھا ہے۔ مگر جو خدا کی طرف سے ہے اُسی نے باپ کو دیکھا ہے۔ 47- میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔ 48- زندگی کی روٹی میں ہوں۔ 49- تمہارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے۔ 50- یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُترتی ہے۔ تا کہ آدمی اُس میں سے کھائے۔ اور نہ مرے۔ 51- میں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری۔ اگر کوئی اس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہیگا بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دونگا۔ وہ میرا گوشت ہے۔ 52- پس یہودی یہ کہہ کر آپس میں جھگڑنے لگے کہ یہ شخص اپنا گوشت ہمیں

کیونکر کھانے کو دے سکتا ہے۔53۔ یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تک تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ۔ اور اس کا خون نہ پیئو تم میں زندگی نہیں۔54۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور میں اُسے آخری دِن پھر زندہ کروں گا۔55- کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانے کی چیز اور میرا خون فی الحقیقت پینے کی چیز ہے۔56- جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُسمیں۔57- جس طرح زندہ باپ نے مجھے بھیجا اور میں باپ کے سبب سے زندہ ہوں۔ اسی طرح وہ بھی جو مجھے کھائے گا میرے سبب سے زندہ رہیگا۔58- جو روٹی آسمان سے اُتری یہی ہے۔ باپ دادا کی طرح نہیں کہ کھایا اور مر گئے۔ جو روٹی کھائے گا وہ ابد تک زندہ رہے گا۔ 59- یہ باتیں اُس نے کفرنحوم کے ایک عبادت خانہ میں تعلیم دیتے وقت کہیں۔

یہ یہودی ابھی تک اس کے ساتھ مربوط نہ ہو سکے۔ وہ جانتے تھے کہ یسوع ناصرۃ سے ہے۔ وہ اسکی ماں مریم اور یوسف کو جانتے تھے۔ اُس نے کیسے یہ کہا کہ وہ آسمان سے ہے۔؟

یسوع نے اُن کی شکائت کا جواب دیا کہ اُنہیں باپ کی باتیں سننے کی ضرورت ہے۔ اُنہیں پرانے عہدنامہ کے صحائف میں لکھے گئے خدا کے وعدوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا اس حقیقت کے بارے میں ضرور اُن کی راہنمائی کرے گا۔ وہ اپنے کلام کے وسیلہ سے اُنہیں ایمان لانے کی توفیق دے گا۔ یسوعؔ پہ ایمان لانا وہ کام نہیں ہے جو ہم کرتے ہیں بلکہ یہ وہ کام ہے۔ جو خُدا ہماری زندگی کے اندر کرتا ہے۔

یسوع نے ایک بار پھر اس بات کو دہرایا۔ ''زندگی کی روٹی میں ہوں۔'' اُسنے کہا کہ جو اس روٹی میں سے کھائیگا وہ کبھی نہ مریگا۔ اگرچہ یسوع نے بہت سی تشبیہات پیش کیں۔ لیکن اُس کا پیغام وہی ہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ۔ اور ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔

تب یسوع نے وضاحت کی کہ وہ روٹی میرا بدن ہے۔ وہ اپنا بدن دنیا کے لئے دیگا۔ اس میں اُس نے پہلے ہی بتا دیا کہ وہ دنیا کے گناہوں کے لئے صلیب پر اپنی جان دیگا۔

یہودی ایک بار پھر ایک نکتہ کو نظر انداز کر گئے۔ وہ اس خیال کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ یسوع کا بدن کھائیں۔ وہ آپس میں بحث کرنے یہ لگے کہ کیا کہنا چاہتا ہے۔

یسوع نے مزید کہا کہ انہیں ہمیشہ کی زندگی پانے کے لئے یسوع کا گوشت اور خون پینا پڑے

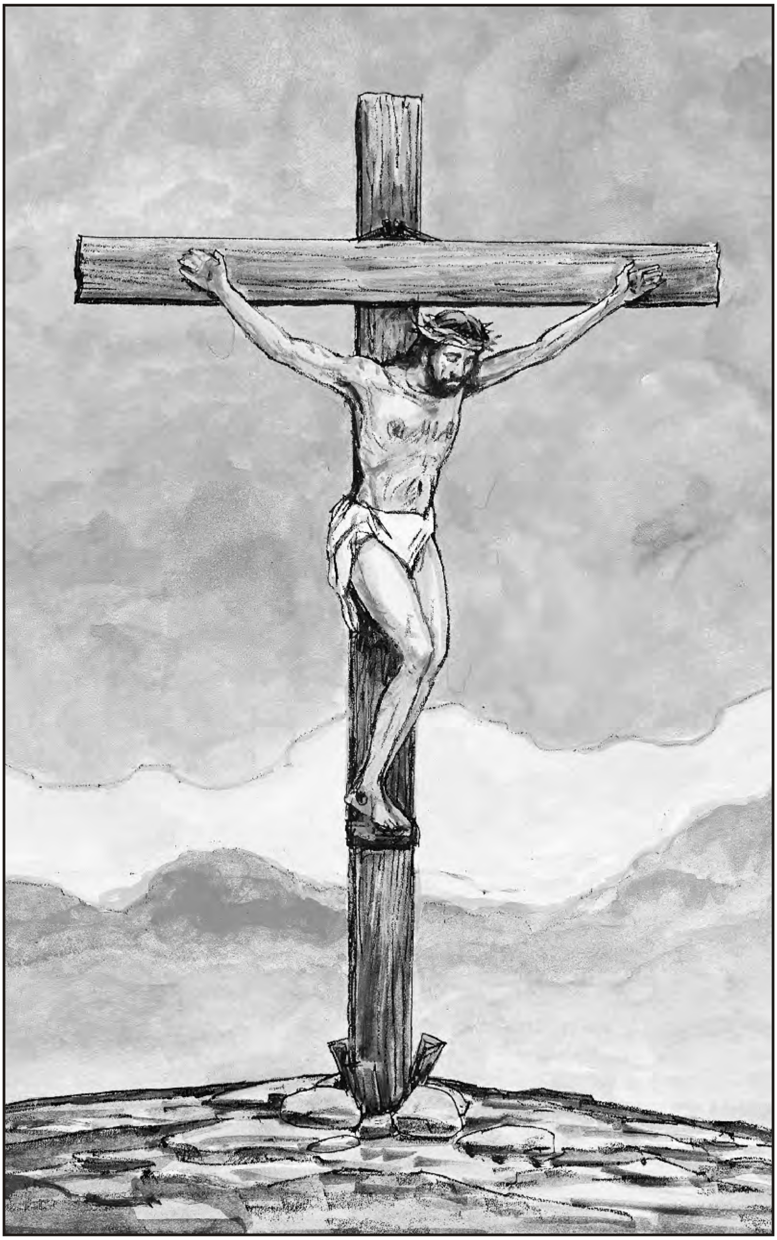

خدا نے ہمیں بچانے کا منصوبہ بنایا۔

گا۔جوایسا کریں گے ہمیشہ کی زندگی انہی کی ہے اور آخری دن زندہ کئے جائیں گے۔ چنانچہ آج جتنے بھی یسوع پر ایمان رکھتے ہیں وہ مسیح میں قائم ہیں اور مسیح اُن میں۔ یسوؔع کے بدن اور خون دینے کی تصویر ہمیں اُس کی موت کو یاد دلاتی ہے۔اُس نے اپنا بدن دے دِیا اُس نے اپنا خون بہایا۔اُس نے اپنے خون کا ذکر خاص وجہ سے کیا۔خون سے زندگی ملتی ہے اور خون ہماری زندگیوں کو بچانے کیلئے بہانا پڑا۔ یہودیوں کو ہیکل میں خون کی قربانیوں کے تعلق کو یاد رکھنا چاہیے تھا جس کا ذکر عہد عتیق میں ہے۔

آج بھی بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یسوع پاک شراکت کی بابت کہہ رہا ہے۔ یہ خیال کسی حد تک درست ہے۔مگر یسوع نے ابھی تک عشائے ربانی نہ دی تھی۔اوراس نے یہ نہیں کہا کہ ہم عشا ربانی میں شریک ہو کر بچ جائیں گے، یہاں اسکا مطلب ہے۔یسوع پر ایمان لانا۔اس نے اپنا بدن دیا ہے۔اوراپنا خون صلیب پر بہادیا ہے۔اس لئیے اُس پر ایمان لائیں اور زندگی پائیں۔

یاددہانی کی باتیں

30- یہودی جانتے تھے کہ یسوع................. سے ہے۔وہ کیسے................. سے ہوسکتا ہے۔

31- یسوع نے کہا کہ اگر وہ صحائف انبیا کو سنیں گے تو................. ان کی راہنمائی ضرور کریگا۔

32- یسوع نے کہا کہ وہ اپنا................................ دنیا کے لئے دیگا۔

33- یسوع کا گوشت کھانا اور خون پینا یسوع پر................. لانے کا ایک اور طریقہ ہے جس سے ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 86 پر ملاحظہ کریں)

بہت سے شاگرد یسوع کو چھوڑ گئے۔

(یوحنا6:60-71)

60-اس لئے اُس کے شاگردوں میں سے بہتوں نے سن کر کہا کہ یہ کلام ناگوار ہے۔اسے کون سن سکتا ہے۔61-یسوع نے اپنے جی میں جان کر کہ میرے شاگرد آپس اس بات پر بڑبڑاتے ہیں۔اُن

سے کہا کیا تم اس بات سے ٹھوکر کھاتے ہو۔62-اگر تم ابن آدم کواوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟63-زندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں۔64۔مگر تم میں سے بعض ایسے ہیں۔جو ایمان نہیں لائے کیونکہ یسوعؔ شروع سے جانتا تھا کہ جو ایمان نہیں لاتے۔وہ کون ہیں اور کون مجھے پکڑوائیگا؟65-پھر اُس نے کہا اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک باپ کی طرف سے اُسے یہ توفیق نہ دی جائے۔ 66-اس پر اُس کے شاگردوں میں سے بہتیرے اُلٹے پھر گئے۔اور اس کے بعد اُس کے ساتھ نہ رہے۔67-پس یسوع نے اُن بارہ سے کہا کیا تم بھی چلا جانا چاہتے ہو۔68-شمعون پطرس نے اُسے جواب دیا۔اے خداوند ہم کس کے پاس جائیں؟ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔69-اور ہم ایمان لائے اور جان گئے ہیں کہ خدا کا قدوس تو ہی ہے۔70-یسوع نے انہیں جواب دیا کیا میں نے تم بارہ کونہیں چن لیا۔اور تم میں سے ایک شخص شیطان ہے 71-اُس نے یہ شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی نسبت کہا۔کیونکہ یہی جو اُن بارہ میں سے تھا۔اُسے پکڑوانے کو تھا۔

جب تک یسوع انہیں سیر کرتا اور شفا دیتا رہا لوگ خوش تھے۔لیکن جب اُس نے انہیں ہمیشہ کی زندگی کی بابت سکھایا۔یہ باتیں قبول کرنا اُن کے لئے مشکل تھا۔یسوع جانتا تھا کہ وہ اُس کی تعلیم پر وہ مدد کریگا،کیونکہ وہ ابن آدم تھا اس لِئے اُس کے لئے یہ ایک چیلنج تھا۔

اُس نے آسمان کے بارے میں کہا لیکن وہ کس کے بارے میں سوچتے ہیں۔اُس نے اس کی وضاحت کی کہ انہیں زندگی پانے کے لئے روح القدس کی ضرورت ہے۔یہ زندگی ہمیں جسمانی خوراک سے نہیں ملتی۔لیکن روح القدس یسوع کے کلام کے ذریعہ کام کرتا ہے۔اصل مسئلہ یہ تھا کہ بہت سے لوگ اُس کے کلام پر ایمان نہیں لائے تھے۔

روح القدس آج بھی خدا کے کلام کے ذریعہ مصروف عمل ہے ہم اسکا مطالعہ کرتے ہیں اسلئے ہمارا ایمان ہمیشہ کی زندگی کی امید پر مضبوط ہوتا جائیگا۔

یسوع جانتا تھا کہ اُس کے شاگردوں میں سے بعض اُس پر ایمان نہیں لائے اور یہ بھی کہ اُس کے بارہ مضبوط اصلی شاگردوں میں سے ایک اسے دھوکہ دے گا۔اس سچائی کا سامنا کرتے ہوئے بعض

لوگ پھر گئے۔یسوع نے بارہ سے کہا۔تم کیا سمجھتے ہوتم بھی جانا چاہتے ہوتو چلے جاؤ؟

پطرس نے جو ایمان میں دوسروں کی نسبت مضبوط اور مستحکم تھا یسوع سے کہا۔تیری مانند کوئی نہیں تیرا کلام زندگی بخش ہے۔ہم جانتے ہیں اور ایمان لائے ہیں۔کہ تو ہی خدا کا قدوس ہے۔

کیونکہ خدا نے ہماری زندگیوں میں اپنے کلام کے وسیلہ سے کام کیا ہے۔آج ہم بھی اُس حقیقی سچائی کو قبول کرتے اور اسکا اقرار کرتے ہیں۔

ابھی تک بعض کا ایمان ظاہرداری کا ایمان ہے۔یہُوداہ جو بارہ میں سے ایک تھا۔دراصل ابلیس کا پیروکار تھا۔یسوع یہُوداہ کے دل کی باتوں کو جانتا تھا۔اُس نے خبردار کر دیا کہ یہوداہ کیا کرنے کو ہے۔لیکن اُس نے دوسروں کو اُسکا نام نہیں بتایا تھا اور نہ ہی اُسے چلے جانے کو کہا۔

یاددہانی کی باتیں

34-یسوع کی......................... پر لوگ بڑبڑانے لگے۔

35-وہ سمجھتے تھے کہ وہ.............................. پرورش کی بابت کہتا ہے۔

36۔..........................کا کام خدا کے............................ کے وسیلہ سے ہوتا ہے۔

37-پطرس نے اقرار کیا کہ خدا کے کلام میں ....کی.................. ہے۔

38-یسوع جانتا تھا کہ.............................اُسے دھوکہ دیگا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 86 پر ملاحظہ کریں)

یاددہانی کی باتیں جوابات

1-شفا۔2۔شخص،38۔3-چارپائی،چل پھر۔4- گُناہ۔5۔جہنم، ختم۔6۔نفرت،قتل کرنا7-برابر۔ 8- ایک۔9- عزت، عزت۔10- آزاد۔ 11۔یوحنا بپتسمہ دینے والا۔یسوعؑ کے کام۔باپ اور صحائف یا موسیٰ۔12۔یسوعؑ مسیح۔ 13- موسیٰ۔14- گلیل۔15- پانچ،دو۔16- 5000۔17۔ نبی۔18۔بادشاہ۔19- طوفان۔20- چل کر۔21- خوفزدہ۔22- ڈرو۔23-کھانا۔24۔ہمیشہ۔ 25- کام۔26- ایمان۔27- روٹی۔28- میں ہوں۔29۔زندہ۔30۔آسمان، زمین۔ 31- باپ۔31- باپ۔32- بدن۔33- ایمان۔34- تعلیم۔35۔زمینی۔36۔رُوح القدس، کلام۔37- ہمیشہ،زندگی۔38- یہوداہ اسکریوتی۔

امتحان: ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

چوتھا حصّہ

برائے مہربانی یاددہانی کی باتوں کی نظرثانی کریں۔

1- بعض یہودی یسوع کو............ دینا چاہتے تھے کیونکہ اُس نے سبت کے دن...... دی تھی۔

2- وہ یسوع سے نفرت کرتے تھے کیونکہ اُس نے ظاہر کیا کہ وہ خدا کے.................. ہے۔

3- یسوع نے اُن سے کہا کہ جیسے باپ کی عزت کرتے ہو بیٹے کی................ بھی کرنی چاہئے۔

4- صحائف انبیاء.................. کے بارے میں شہادت دیتے ہیں۔

5- گلیل کی جھیل کے دوسرے کنارے یسوع نے 5000 کو جو کی.......................روٹیوں اور....................... مچھلیوں سے سیر کر دیا۔

6- لوگ یسوع کو....................... بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔

7- یسوع شدید طوفان میں پانی پر...................... آیا۔

8- یسوع نے کہا....................... مت۔

9- جب لوگ مزید کھانے کی خاطر یسوع کے پیچھے آئے تو یسوع نے انہیں حقیقی آسمانی............ کی بابت تعلیم دی۔

10- یسوع کے الفاظ......................... اُسے یہوواہ کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔

11- یسوع نے پہلے ہی بتا دیا کہ وہ اپنا...................... دنیا کے لیئے دے گا۔

12- بعض شاگرد یسوع کو چھوڑ کر چلے گئے کیونکہ اُنہیں اُسکی........................ بہت سخت لگی۔

13- یسوع نے بتایا کہ اُس کا بدن اور خون یسوع پر...................... لانے کی مثال ہے جس سے............... کی........................ ملتی ہے۔

(اپنے جوابات صفحہ نمبر 234 پر ملاحظہ کریں)

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

پانچواں حصہ:

یسوع مسیح نے مخالفوں کی دھمکیوں کا کیسے مقابلہ کیا۔

یوحنا 1:7 ۔ یوحنا 57:11

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

پانچواں حصہ

یسوعؔ نے دھمکیوں کا کیسے سامنا کِیا۔

غیر ایمانداروں کیلئے یسوعؔ کی سخت تعلیم

(یوحنا 7:1-13)

1۔اِن باتوں کے بعد یسوعؔ گلیل میں پھرتا رہا کیونکہ یہودیہ میں پھرنا نہ چاہتا تھا اِس لِئے کہ یہودی اُس کے قتل کی کوشش میں تھے۔2۔اور یہودیوں کی عیدِ خیام نزدیک تھی 3۔پس اُس کے بھائیوں نے اُس سے کہا یہاں سے روانہ ہو کر یہودیہ کو چلا جا تا کہ جو کام تو کرتا ہے اُنہیں تیرے شاگرد بھی دیکھیں۔ 4۔کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو مشہور ہونا چاہے اور چھپ کر کام کرے۔اگر تو یہ کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو دُنیا پر ظاہر کر۔5۔کیونکہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے۔6۔پس یسوعؔ نے اُن سے کہا کہ میرا تو ابھی وقت نہیں آیا مگر تمہارے لِئے سب وقت ہے۔7۔دنیا تم سے عداوت نہیں رکھ سکتی لیکن مجھ سے رکھتی ہے۔کیونکہ میں اُس پر گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے کام بُرے ہیں۔8۔تم عید میں جاؤ۔میں ابھی اِس عید میں نہیں جاتا کیونکہ میرا ابھی تک وقت پورا نہیں ہوا۔9۔یہ باتیں اُن سے کہہ کر وہ گلیل ہی میں رہا۔ 10۔لیکن جب اُس کے بھائی عید میں چلے گئے۔اُس وقت وہ بھی گیا۔ظاہراً نہیں گویا پوشیدہ۔ 11۔پس یہودی اُسے عید میں یہ کہہ کر ڈھونڈنے لگے کہ وہ کہاں ہے؟12۔اور لوگوں میں اُس کی بابت چپکے چپکے بہت سی گفتگو ہوئی۔بعض کہتے تھے وہ نیک ہے۔اور بعض کہتے تھے نہیں۔بلکہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔13۔تو بھی یہودیوں کے ڈر سے کوئی شخص اُس کی بابت صاف صاف نہ کہتا تھا۔

خُداوند یسوعؔ مسیح کے لِئے اِس وقت یہودی سرداروں کی طرف سے یروشلیم میں خطرہ تھا۔خُدا باپ کی طرف سے ابھی وقت نہیں تھا چنانچہ یسوعؔ نے نصف سال اور گلیل میں گزارا۔

لوگ اکثر عیدِ خیام منانے کیلئے بھی یروشلیم میں جاتے تھے یہ عید بنی اسرائیل کے مصری غلامی سے آزاد ہونے کے بعد 40 برس بیابان میں خیموں میں رہنے کی یادگاری میں منائی جاتی

تھی۔لوگ اپنے گھروں کی چھتوں اور صحنوں میں خیمے تیار کر کے سات دِن تک اِن میں رہتے تھے۔وہ یہ سوچتے تھے کہ اُن کے آباواجداد نے بیابان میں 40 سال خیموں میں سفر کیا۔

یسوؔع کے بھائیوں نے اُسے یروشلیم جانے کیلئے اُکسایا تا کہ وہاں وہ معجزات کر سکے اور وہاں اسے اپنے آپ کو اور قدرت کو ظاہر کرنے اور لوگوں میں مشہور ہونے کا موقعہ تھا اور لیڈر کے طور پر متعارف بھی ہو سکتا تھا۔اُس کے بھائی بھی وہی غلطی کر رہے تھے جو دوسرے لوگوں نے کی۔وہ یسوؔع کی زمینی قدرت دیکھنا چاہتے تھے کیونکہ اُنہوں نے ابھی یسوؔع کو اپنا نجات دہندہ قبول نہ کیا تھا۔

یسوؔع نے اُنہیں فرمایا۔کہ میرا وہاں جانے کا وقت نہیں آیا۔وہ اپنے آسمانی باپ کی مرضی کا انتظار کر رہا تھا لیکن بھائی اِس بات سے واقف نہ تھے۔یسوؔع نے وضاحت کی کہ یروشلیم میں لوگوں نے اُسے رد کر دیا ہے وہ اُس کے خلاف اُٹھے ہیں کیونکہ اُس نے اُن کے بُرے کاموں پر اُنگلی اُٹھائی ہے۔

کچھ دیر کے بعد اُس کے بھائی یروشلیم چلے گئے لیکن یسوؔع بھی خفیہ وہاں گیا۔

عید کے موقع پر لوگ یسوؔع کے بارے میں متعجب تھے اور چپکے چپکے اُس کے بارے میں باتیں کرتے تھے''وہ کہاں ہے''؟ ''کیا وہ آئے گا'' ''وہ اچھا آدمی ہے'' ''نہیں وہ غلط تعلیم دیتا ہے۔''لوگ کھل کر یہ باتیں نہیں کرتے تھے کیونکہ جانتے تھے کہ یہودی سردار یسوؔع کے خلاف ہیں۔

یاددہانی کی باتیں

1۔یسوؔع کے پاس یروشلیم نہ جانے کی دو وجوہات تھیں

الف۔اُس کی جان..............................میں تھی۔

ب۔ابھی..............................کی طرف سے وقت نہیں تھا۔

2۔عید کے موقع پر لوگ یسوؔع کے بارے میں..............................تھے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 133 پر ملاحظہ کریں)

(یوحنا 7:14-24)

14 اور جب عید کے آدھے دِن گزر گئے تو یسوؔع ہیکل میں جا کر تعلیم دینے لگا۔15 پس یہودیوں نے

تعجب کر کے کہا کہ ''اِس کو بغیر پڑھے کیونکر علم آ گیا۔ 16۔ یسوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا کہ میری تعلیم میری نہیں۔ بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔ 17۔ اگر کوئی اُس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اِس تعلیم کی بابت جان جائے گا۔ کہ خُدا کی طرف سے ہے یا میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ 18۔ جو اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے وہ اپنی عزت چاہتا ہے۔ لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت چاہتا ہے وہ سچا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں۔ 19۔ کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی تو بھی تم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا تم کیوں میرے قتل کی کوشش میں ہو۔ 20۔ لوگوں نے جواب دیا تجھ میں تو بدروح ہے۔ کون تیرے قتل کی کوشش میں ہے۔ 21۔ یسوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا میں نے ایک کام کیا اور تم سب تعجب کرتے ہو۔ 22۔ اس سبب سے موسیٰ نے تمہیں ختنہ کا حکم دیا ہے۔ (حالانکہ وہ موسیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ باپ دادا سے چلا آیا ہے) اور تم سبت کے دِن آدمی کا ختنہ کرتے ہو۔'' 23۔ ''جب سبت کو آدمی کا ختنہ کیا جاتا تا کہ موسیٰ کی شریعت کا حکم نہ ٹوٹے۔ تو کیا مجھ سے اِس لئے ناراض ہو کہ میں نے سبت کے دِن ایک آدمی کو بالکل تندرست کر دیا۔'' 24۔ ''ظاہر کے موافق فیصلہ نہ کرو بلکہ انصاف سے فیصلہ کرو۔''

عید کے آدھے دِن گزرنے کے بعد وہ ہیکل میں آیا اور تعلیم دینے لگا۔ ربّیوں کے مطابق یسوعؔ تعلیم یافتہ نہ تھا جبکہ دوسرے ربی تعلیم یافتہ تھے۔ وہ حیران تھے کہ اِس کے پاس یہ تمام علم کہاں سے آیا۔

یسوعؔ نے اُنہیں اُس علم کی بابت بتایا کہ یہ اُس کے آسمانی باپ نے اُسے دیا ہے۔ تم ضرور جاننا چاہو گے کہ علم خُدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ اُس نے وہی کام کِئے جو باپ کی مرضی تھی۔ اُنہیں یسوعؔ پہ ایمان لانے کی ضرورت تھی اور خُدا نے اُسے بھیجا تا کہ وہ حقیقت کی تعلیم دے کر باپ کے نام کو جلال دے۔

اِس کے بعد اُس نے موسیٰ کی گواہی کو پیش کیا اور کہا کہ موسیٰ نے شریعت تم کو دی۔ جس پر تم عمل نہیں کرتے بلکہ تم مجھے قتل کرنے کی کوشش میں ہو۔

لوگ اُس کی باتیں سن کر کہنے لگے کہ اِس میں تو بدروح ہے۔ کون اِسے قتل کرنا چاہتا ہے؟ یسوعؔ نے اُنہیں سبت کے دِن کا معجزہ یاد دلایا جو اُس نے ایک 38 سال سے معذور آدمی کو شفا دی

تھی۔تب اُس نے بتایا کہ موسیٰ کی کتابوں میں آیا ہے کہ خُدا نے ابرہام کو ختنہ کرنے کا حکم دِیا تھا نہ کہ موسیٰ کو۔ جب تم سبت کے دِن اپنے بچوں کا ختنہ کرتے ہو تو موسیٰ کی شریعت کو توڑتے ہو۔ اُس نے کہا تم مجھ سے اِس لِئے خفا ہو کہ میں نے سبت کے دِن ایک معذور کو شفاء دی ہے۔

یسوعؑ نے اُنہیں تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ کیونکہ اُنہوں نے جلد بازی سے غیر منصفانہ کیا تھا۔اُنہیں منصفانہ فیصلہ کرنا چاہیے۔

یاددہانی کی باتیں

3۔یسوعؑ نے یہودیوں کو حیران کر دیا کہ یہ اِن باتوں کو کیسے..............................تھا؟

4۔یسوعؑ کی تعلیمات......................کی طرف سے تھی۔

5۔تب لوگ جانیں گے کہ یسوعؑ خُدا کی ....کی تعلیم دیتا ہے اگر وہ مسیح پہ .... لائیں۔

6۔یسوعؑ نے اُس سے کہا کہ......................کے ساتھ فیصلہ کریں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 133 پر ملاحظہ کریں)

لوگ حیران تھے کہ یسوعؑ مسیح ہے۔

(یوحنا 7:25-43)

25۔تب بعض یروشلیمی کہنے لگے کیا یہ وہی نہیں جس کے قتل کی کوشش ہو رہی ہے۔ 26۔لیکن دیکھو یہ صاف صاف کہتا ہے اور وہ اِس سے کچھ نہیں کہتے کیا ہو سکتا ہے کہ سرداروں نے سچ جان لیا کہ مسیح یہی ہے ؟ 27۔اِس کو تو ہم جانتے ہیں کہ کہاں کا ہے مگر مسیح جب آئے گا تو کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کا ہے۔ 28۔پس یسوعؑ نے ہیکل میں تعلیم دیتے وقت پکار کر کہا کہ تم مجھے بھی جانتے ہو۔اور یہ بھی جانتے ہو کہ میں کہاں کا ہوں اور میں آپ سے نہیں آیا مگر جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے اُس کو تم نہیں جانتے۔ 29۔میں اُسے جانتا ہوں اس لِئے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُسی نے مجھے بھیجا ہے۔ 30۔پس

وہ اُسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے لیکن اِس لِئے کہ اُس کا وقت ابھی نہ آیا تھا کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا۔
31۔مگر بھیڑ میں سے بہتیرے اُس پر ایمان لائے اور کہنے لگے کہ مسیح جب آئے گا تو کیا اِن سے زیادہ
معجزے دکھائے گا جو اُس نے دکھائے 32۔فریسیوں نے لوگوں کو سنا کہ اُس کی بابت چپکے چپکے یہ گفتگو
کرتے ہیں پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اُسے پکڑنے کو پیادے بھیجے۔33۔یسوؔع نے کہا میں
اور تھوڑے دنوں تک تمہارے پاس ہوں۔پھر اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا 34۔تم مجھے ڈھونڈو
گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں تم نہیں آسکتے۔35۔یہودیوں نے آپس میں کہا یہ کہاں جائے گا کہ
ہم اُسے نہ پائیں گے؟ کیا اُن کے پاس جائے گا جو یونانیوں میں جا بجا رہتے ہیں۔اور یونانیوں کو تعلیم
دے گا؟ 36۔یہ کیا بات ہے جو اُس نے کہی کہ تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں تم نہیں آ
سکتے؟ 37۔پھر عید کے آخری دِن جو خاص دِن ہے یسوؔع کھڑا ہوا اور پکار کر کہا۔اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے
پاس آکر پیئے۔38۔جو مجھ پر ایمان لائے گا اُس کے اندر سے جیسا کہ کتابِ مقدس میں آیا ہے۔زندگی
کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔39۔''اُس نے یہ بات اُس روح کی بابت کہی جِسے وہ پانے کو تھے جو
اُس پر ایمان لائے۔کیونکہ روح اَب تک نازل نہ ہوا تھا۔اِس لِئے کہ یسوؔع ابھی اپنے جلال کو نہ پہنچا
تھا''۔40۔''پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا بیشک یہی وہ نبی ہے۔41۔اوروں نے کہا یہ
مسیح ہے اور بعض نے کہا کیوں؟ کیا مسیح گلیل سے آئے گا؟ 42۔کیا کتابِ مقدس میں یہ نہیں آیا کہ مسیح
داؤد کی نسل اور بیت لحم کے گاؤں سے آئے گا جہاں کا داؤد تھا؟ 43۔پس لوگوں میں اُس کے سبب سے
اختلاف ہوا۔44۔اور اُن میں سے بعض اُس کو پکڑنا چاہتے تھے مگر کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا۔

یسوؔع کے بارے میں لوگوں کے اندر ابتری بڑھ رہی تھی۔کچھ لوگ یہ جانتے تھے کہ اُسے مارنے والے بھی اردگرد منڈلا رہے تھے اَب یسوؔع نے اُنہیں سرعام تعلیم دینا شروع کر دی۔لیکن کوئی دشمن بھی اُسے تعلیم دینے سے نہ روک سکا۔وہ حیران تھے کہ اختیار والوں نے بھی یہ مان لیا تھا'' کہ یہی وہ مسیح ہے جو دُنیا میں آنے والا ہے۔''

اُنہوں نے اِس خیال کو رد کر دیا کیونکہ ایک یہودی روایت کے مطابق مسیح غیر متوقع طور پر آئے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ سے آئے گا۔وہ سوچتے تھے کہ وہ جانتے ہیں کہ مسیح

ناصرت سے آئے گا اُن کیلئے یہ اتنی اہمیت کی بات نہ تھی کہ یہ روایت صحائف کے اُلٹ کیسے ہوگئی۔

اُس نے تعلیم دیتے ہوئے بلند آواز سے کہا۔"ہاں تم مجھے جانتے ہو اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ میں کہاں سے ہوں"۔ اُس نے اِس بات پر کوئی گفتگو نہیں کی کہ وہ ناصرۃ سے آیا ہے۔ یہ بات وہ اُن سے پہلے ہی کہہ چکا تھا۔اَب دوبارہ یہی بات کہی کہ وہ اپنے بھیجنے والے آسمانی باپ کی طرف سے آیا"تم اُسے نہیں جانتے لیکن میں جانتا ہوں"یسوعؔ نے اُنہیں ملزم ٹھہرایا۔

اُنہوں نے اُسے گرفتار کرنے کی کوشش کی لیکن کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا کیونکہ باپ کی طرف سے ابھی وقت نہ آیا تھا۔وہاں سب نے اُس کی مخالفت نہیں کی بعض لوگ اُس پر ایمان لے آئے کیونکہ اُنہوں نے یسوعؔ کے معجزات دیکھ کر اُسے مسیح قبول کیا تھا۔

آج بھی ایسا ہے بہت سے لوگ کھلم کھلا یسوعؔ کی مخالفت کرتے ہیں اور ایمان نہیں رکھتے کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے۔لیکن بعض اُس کی تعلیمات کی بدولت اُس پر ایمان لاتے ہیں۔

مذہبی راہنماؤں یعنی فریسیوں نے اُسے دیکھا اور اُس کا کلام بھی سنا۔فریسیوں اور سردار کاہنوں نے اُسے گرفتار کرنے کیلئے سپاہی بھیجے۔

یسوعؔ نے اپنی تعلیم جاری رکھی اُس نے کہا۔وہ اُسی جگہ جائے گا جہاں سے آیا ہے۔وہ اُسے تلاش کریں گے مگر نہ پائیں گے۔وہ وہاں نہیں جاسکتے جہاں وہ جارہا ہے۔

درحقیقت یسوعؔ آسمانی باپ کے پاس جانے کو تھا کیونکہ اُسی نے اُسے بھیجا تھا۔وہ زیادہ دیر تک اُسے نہیں دیکھ سکیں گے کیونکہ وہ اُس پر ایمان نہ لائے تھے اور نہ ہی وہ آسمان پر جاسکیں گے۔

یہودیوں کا خیال تھا کہ یسوعؔ بھاگ کر کہیں چھپ جائے گا۔اُنہوں نے یسوعؔ کا مذاق اُڑایا۔اُن کے سپاہی ہر جگہ تھے اُس نے کیسے سوچ لیا کہ وہ اُسے تلاش نہ کرسکیں گے؟

عید کے بڑے آخری دِن یسوعؔ نے کھڑے ہوکر بلند آواز سے منادی کرنا شروع کر دی۔اُس نے اپنا یہی پیغام یہاں بھی دہرایا۔جو اُس نے ایک بار پہلے سامری عورت کو کنوئیں پر دیا تھا۔(یوحنا4:10-14)اور کہا۔"اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پیئے۔"

ایک بار پھر یسوؔع نے اُنہیں بلایا تا کہ وہ اُس پر ایمان لائیں۔ یسوؔع نے فرمایا کہ ایمان لانے والوں کی زندگیاں ''زندگی کے چشمے'' بن جائیں گی۔ باالفاظ دیگر وہ دوسروں کوزندگی بخش پیغام سے آسودہ کریں گے۔وہ دُنیا کی حدوں تک خوشخبری کی منادی کریں گے۔

اُس نے رُوح القدّس کی بابت تعلیم دی جبکہ رُوح القدّس ابھی نازل نہ ہوا تھا۔اُس نے رُوح القدّس کوایک خاص طریقہ سے بھیجنے کا وعدہ کیا۔وہ آنے والے وقت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ مردوں میں سے جی اُٹھے گا اور اپنے آسمانی جلال میں اُٹھایا جائے گا۔رُوح القدّس شاگردوں کی زندگیوں میں کام کرے گا اور اُنہیں اپنے گواہ بنائے گا۔ یسوؔع نے یہ وعدہ عیدِپینتیکست پر پورا کیا جوفصل کی عید کہلاتی ہے۔(اعمال باب 2) جب رُوح القدّس نازل ہوا تو شاگرد غیر زبانیں بولنے لگے۔

ایک بار پھرلوگ یسوؔع کے بارے میں بحث کرنے لگے۔بعض کہتے تھے کہ وہ نبی ہے اوربعض کہتے تھے کہ یہ مسیح نہیں لیکن بعض کہتے تھے کہ یہی مسیح ہے۔وہ صحائف انبیاء کے مطابق یہ جانتے تھے کہ وہ بیت لحم میں آئے گا۔لیکن وہ یسوؔع کی جائے پیدائش کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔اِس لِئے وہ آپس میں متفق نہ تھے۔

ابھی تک بعض لوگ اُسے گرفتار کرنا چاہتے تھے۔لیکن کِسی نے اُسے نہ چھوا۔

یاددہانی کی باتیں

7۔لوگ حیران تھے کہ اُس کے دشمنوں نے بھی مان لیا کہ وہ........................ ہے۔

8۔یسوؔع کے دشمن اُسے........................کرنا چاہتے تھے۔لیکن کِسی نے اُسے نہ چھوا۔

9۔یسوؔع نے کہا کہ وہ وہاں جائے گا جہاں اُس کے دشمن نہیں جاسکیں گے ۔ کیونکہ وہ ....کی بابت کہہ رہا تھا۔

10۔یسوؔع نے کہا جو ایمان لائیں گے اُن کے اندر سے .... کے پانی کے

چشمے جاری ہو جائیں گے۔

11۔یسوؔع نے..........................بھیجنے کا وعدہ کیا۔

12۔لوگوں نے اتفاق نہ کیا کہ یسوؔع ہی..........................ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

یہودی سردار اُس پر ایمان نہ لائے۔

(یوحنا7:45-53)

45۔پس پیادے سردار کاہنوں اور فریسیوں کے پاس آئے اور اُنہوں نے اُن سے کہا۔تم اُسے کیوں نہ لائے ۔46۔ پیادوں نے جواب دیا کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا ۔ 47۔فریسوں نے اُنہیں جواب دیا۔کیا تم بھی گمراہ ہو گئے؟48۔ بھلا سرداروں یا فریسیوں میں سے بھی کوئی اُس پر ایمان لایا؟ 49۔مگر یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں ۔50۔نیکدیمس نے جو پہلے اُس کے پاس آیا تھا۔اور اُنہی میں سے تھا۔اُن سے کہا۔51۔کیا ہماری شریعت کسی شخص کو مجرم ٹھہراتی ہے جب تک پہلے اُس کی سن کر جان نہ لے کہ وہ کیا کرتا ہے؟52۔اُنہوں نے اُس کے جواب میں کہا کیا تو بھی گلیل کا ہے تلاش کر اور دیکھ کہ گلیل میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہونے کا 53 پھر اُن میں سے ہر ایک اپنے گھر چلا گیا۔

ہیکل کے محافظ خالی ہاتھ واپس لوٹ آئے اُنہوں نے حکم کے مطابق یسوؔع کو گرفتار نہ کیا سردار کاہن اور فریسی بہت پریشان ہوئے اور یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ محافظ ناکام کیوں لوٹے۔

سپاہیوں نے بڑا سادہ جواب دیا کہ اِس آدمی کی طرح کوئی کلام نہیں کرتا۔ یسوؔع کی باتوں کا اثر اُن پر شدید ہوا اور اُس کے خلاف کوئی قدم نہ اُٹھایا۔

فریسیوں نے سپاہیوں کو بُرا بھلا کہا اور اُس کا مذاق اُڑایا۔فریسی سمجھتے تھے کہ سپاہی نادان لوگ ہیں جو شریعت سے واقف نہیں۔فریسیوں نے سپاہیوں کو بتایا کہ وہ خوب جانتے ہیں۔تم نے کبھی فریسی سردار کو دیکھا ہے جو یسوؔع پر ایمان لایا ہو۔اُنہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ شریعت سے زیادہ واقف ہیں۔اِس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اپنی اہمیت کو اور زیادہ اجاگر کر رہے تھے۔

اُن میں سے ایک فریسی جو یسوعؔ پر ایمان لے آیا تھا۔ وہ اُس کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔ اُس کا نام نیکدیمس تھا (جو رات کو یسوعؔ کے پاس آیا) وہ بول اُٹھا۔ اُس نے کہا کہ شریعت اِس بات کا تقاضہ نہیں کرتی کہ بغیر اُسکی سنے اُسے مجرم ٹھہرایا جائے ۔ کیا اُنہیں نہیں چاہیے تھا کہ یسوعؔ کے بارے میں مزید تحقیق کریں؟ فریسیوں نے جواب میں کہا کہ گلیل کی ہر چیز حقیر ہے۔ اُنہوں نے گلیلیوں کی حقارت کی اور اپنے آپ کو بہت تعلیم یافتہ اور مہذب جانا۔ اُنہوں نے نیکدیمس کو بھی حقیر جانا کیونکہ وہ بھی گلیل سے تھا۔ اُنہوں نے خاص اشارہ اِس بات کی طرف کیا کہ کبھی کوئی نبی گلیل سے نہیں آیا۔

وہ یسوعؔ سے متنفر ہونے کی وجہ سے وہ نبیوں کے بارے میں بھی حقیقتاً کچھ نہیں جانتے تھے کیونکہ یوناہ نبی بھی گلیل کے ایک قصبہ جات حیضر سے تعلق رکھتا تھا۔

یاددہانی کی باتیں

13۔ ہیکل کے محافظوں نے یسوعؔ کو گرفتار نہ کیا کیونکہ وہ ایسی کوئی .... نہ ڈھونڈ سکے کہ اُسے گرفتار کرتے۔

14۔ فریسیوں نے کہا کہ وہ یسوعؔ پر ایمان نہیں رکھتے کیونکہ وہ.................کو جانتے تھے۔

15۔ ....نے کہا کہ شریعت انصاف کا تقاضہ کرتی ہے کہ یسوعؔ کو.................دیا جائے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

یہودی سرداروں نے یسوعؔ کو پھنسانے کی کوشش کی۔

(یوحنا 8:1-11)

1۔ مگر یسوعؔ زیتون کے پہاڑ کو گیا۔ 2۔ صبح سویرے ہی وہ پھر ہیکل میں آیا۔ اور سب لوگ اُس کے پاس آئے اور وہ بیٹھ کر اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ 3۔ اور فقیہ اور فریسی ایک عورت کو لائے جو زنا میں پکڑی گئی تھی اور اُسے بیچ میں کھڑا کر کے یسوعؔ سے کہا 4۔ اے اُستاد یہ عورت زنا میں عین فعل کے وقت پکڑی گئی ہے۔

5۔توریت میں موسیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ایسی عورتوں کو سنگسار کریں پس تو اِس عورت کی نسبت کیا کہتا ہے؟6۔اُنہوں نے اُسے آزمانے کیلئے یہ کہا تا کہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی سبب نکالیں مگر یسوعؔ جھک کر انگلی سے زمین پر لکھنے لگا۔7۔جب وہ اُس سے سوال کرتے ہی رہے تو اُس نے سیدھے ہو کر اُن سے کہا کہ جو تم میں بے گناہ ہو وہی پہلے اُس کے پتھر مارے۔

8۔اور پھر جھک کر زمین پر انگلی سے لکھنے لگا۔9۔وہ یہ سن کر بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک ایک ایک کر کے نکل گئے اور یسوعؔ اکیلا رہ گیا اور عورت وہیں بیچ میں رہ گئی۔10۔یسوعؔ نے سیدھے ہو کر اُس سے کہا۔ اے عورت یہ لوگ کہاں گئے کیا کسی نے تجھ پر حکم نہیں لگایا؟ 11۔اُس نے کہا اے خُداوند کسی نے نہیں۔ یسوعؔ نے کہا میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگاتا جا پھر گناہ نہ کرنا۔

عیدِ خیام کے بعد یسوعؔ زیتون کے پہاڑ پر گیا جو بالکل نزدیک تھا۔اگلے دِن سورج نکلنے کے بعد وہ ہیکل میں آیا تا کہ تعلیم دے۔

یہودی اُس کیلئے مشکلات کھڑی کرنے لگے۔وہ چاہتے تھے کہ یسوعؔ کو اسی کی باتوں میں پھنسائیں جو وہ موسیٰ کی شریعت کے خلاف کرے یا اُس وقت کی رومی حکومت کے قانون کے خلاف وہ اُس میں کوئی غلطی ڈھونڈنے لگے تا کہ اُس پر الزام لگایا جائے۔

وہ ایک عورت کو لے آئے۔جو زنا کاری میں پکڑی گئی تھی۔موسیٰ کی شریعت کے مطابق ایسی عورت کو سنگسار کیا جاتا تھا اُنہوں نے یسوعؔ سے پوچھا کہ تو اِس کے حق میں کیا کہتا ہے؟ کیا وہ اُس عورت کو مار دینے کا کہے گا؟ اگر وہ ایسا کہے گا علان کر دیتا ہے تو رومی حکومت اور قانون کے خلاف کہے گا ۔کیونکہ رومی قانون میں سزائے موت نہیں اگر وہ اُسے آزاد کرنے کو کہے گا تو موسیٰ کی شریعت کے خلاف بات کرے گا۔اِن دونوں طریقوں سے وہ اُس کے خلاف مقدمہ بنا سکتے ہیں۔

شروع میں یسوعؔ نے اُن کے سوال کو نظر انداز کر دیا۔اُس نے موسیٰ کی شریعت کے بارے میں کوئی بات نہ کی کہ وہ کیا غلطی کر رہے تھے۔موسیٰ کی شریعت میں مرد اور عورت دونوں کی زنا کاری کی سزا موت تھی لیکن وہ صرف عورت کو سنگسار کرنے کیلئے لائے تھے۔خاص طور پر وہ عورت جس کی منگنی ہو

چکی ہو۔آخر کار عینی شاہد ہی پہلا پتھر مارتے تھے۔

یسوعؔ خاموش رہا اور وہ سوالات کرتے ہی رہے۔تب وہ کھڑا ہوا اور اُس نے سادہ سا جملہ کہا۔"کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو بے گناہ ہو؟ وہی اِس کو پہلا پتھر مارے" وہاں کوئی بھی ایسا آدمی نہ تھا جو پہلا پتھر مار سکتا۔

یسوعؔ نے دونوں طرح کے قوانین کے خلاف کچھ نہ کہا اُس نے اُن کیلئے مسئلہ کھڑا کر دیا۔تب وہ دوبارہ جھک کر زمین پر لکھنے لگا ہم نہیں جانتے کہ اُس نے کیا لکھا۔لیکن جونہی وہ جھکا تو تمام الزام لگانے والے ایک ایک کر کے چلے گئے ۔ بڑی عمر کے لوگ پہلے گئے کیونکہ وہ شریعت کو زیادہ جانتے تھے اور یسوعؔ کے الفاظ نے وضاحت کردی کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر رہے تھے۔

جلد ہی یسوعؔ اور وہ عورت تنہا رہ گئے ۔ یسوعؔ نے پوچھا کہ تجھ پر الزام لگانے والے کہاں گئے ۔اُس نے کہا وہ سب چلے گئے ہیں ۔تب یسوعؔ نے کہا۔"میں بھی تم پر کوئی الزام نہیں لگاتا۔جا پھر گناہ نہ کرنا۔"

یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ یسوعؔ نے یہ نہیں کہا کہ عورت نے جو کیا وہ درست تھا۔وہ اُس عورت کے گناہ کو نظر انداز نہیں کر رہا تھا بلکہ اُس نے عورت کا گُناہ معاف کر دیا۔یسوعؔ نے اُس پر اپنا فضل ظاہر کیا کیونکہ اُس نے عورت سے کہا"جا پھر گُناہ نہ کرنا"

یسوعؔ کا پیغام آج بھی سب گنہگاروں کے لِئے یہی ہے وہ فرماتا ہے۔"میں تجھے معاف کرتا ہوں۔آئندہ اپنی زندگی میں گُناہ کو کام کرنے سے روک دے۔"

یاددہانی کی باتیں

16۔شرع کے عالموں اور فریسیوں نے یسوعؔ کے خلاف ....کی شریعت اور.............................قانون کی مخالفت کا الزام لگانے کی کوشش کی۔

17۔وہ ملزمہ عورت..............................کی مرتکب ہوئی تھی۔

18۔ یسوعؔ نے الزام لگانے والوں سے کہا جس نے کبھی..........نہیں کیا وہی پہلا پتھر مارے۔

19۔ یسوعؔ نے عورت سے کہا میں نے تیرا ....معاف کر دِیا۔

20۔ یسوعؔ نے عورت سے کہا جا پھر..............................نہ کرنا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے غیر ایمانداروں کے خلاف گواہی دی۔

(یوحنا 8:12-30)

12۔ یسوعؔ نے پھر اُن سے مخاطب ہو کر کہا۔ دُنیا کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔ 13۔ فریسیوں نے اُس سے کہا تو اپنی گواہی آپ دیتا ہے تیری گواہی سچی نہیں۔ 14۔ یسوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا اگرچہ میں اپنی گواہی آپ دیتا ہوں تو بھی میری گواہی سچی ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جاتا ہوں۔ لیکن تم کو معلوم نہیں کہ میں کہاں سے آتا ہوں یا کہاں کو جاتا ہوں۔ 15۔ تم جسم کے مطابق فیصلہ کرتے ہو میں کسی کا فیصلہ نہیں کرتا۔ 16۔ اور اگر میں فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ سچا ہے۔ کیونکہ میں اکیلا نہیں بلکہ میں ہوں اور میرا باپ ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ 17۔ اور تمہاری توریت میں بھی لکھا کہ دو آدمیوں کی گواہی مل کر سچی ہوتی ہے۔ 18۔ ایک تو میں خود اپنی گواہی دیتا ہوں اور ایک باپ جس نے مجھے بھیجا میری گواہی دیتا ہے ۔19۔ اُنہوں نے اُس سے کہا تیرا باپ کہاں ہے؟ یسوعؔ نے جواب دیا تم مجھے جانتے ہو نہ میرے باپ کو اگر مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ 20۔ اُس نے ہیکل میں تعلیم دیتے وقت یہ باتیں بیت المال میں کہیں اور کسی نے اُس کو نہ پکڑا کیونکہ ابھی تک اُس کا وقت نہ آیا تھا۔ 21۔ اُس نے پھر اُن سے کہا میں جاتا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور اپنے گُناہ میں مرو گے جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے؟ 22۔ پس یہودیوں نے کہا کیا وہ اپنے آپ کو مار ڈالے گا جو کہتا ہے جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آسکتے۔ 23۔ اُس نے اُن سے کہا تم نیچے کے ہو۔ میں اوپر کا ہوں۔ تم دُنیا کے ہو میں دُنیا کا نہیں ہوں۔ 24۔ اِس لئِے میں نے تم سے یہ کہا کہ اپنے گناہوں میں مرو گے کیونکہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے کہ میں وہی

ہوں تو اپنے گُناہوں میں مرو گے۔25۔اُنہوں نے اُس سے کہا تو کون ہے؟ یسوؔع نے اُن سے کہا۔ وہی ہوں جو شروع سے تم سے کہتا آیا ہوں۔26۔مجھے تمہاری نسبت بہت کچھ کہنا اور فیصلہ کرنا ہے۔لیکن جس نے مجھے بھیجا وہ سچا ہے اور جو میں نے اُس سے سُنا وہی دُنیا سے کہتا ہوں۔27۔وہ نہ سمجھے کہ ہم سے باپ کی نسبت کہتا ہے۔28۔پس یسوؔع نے کہا جب تم ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تو جانو گے کہ میں وہی ہوں اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں۔ 29۔اور جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اُسے پسند آتے ہیں۔30۔جب وہ یہ باتیں کہہ رہا تھا تو بہتیرے اُس پر ایمان لائے۔

ایک اور موقع پر یسوؔع نے کہا ''دُنیا کا نور میں ہوں'' یسوؔع نے اپنے لِئے ''میں ہوں'' کے الفاظ استعمال کِئے۔کہ وہ یہوواہ خُدا ہے۔اُس نے اُنہیں سکھایا کہ میرے پیچھے چلنے والا کبھی اندھیرے میں نہ چلے گا'' بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔''

اُس کے الفاظ جو ہم یوحنا 14:1 میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں ہمارے ذہنوں میں گونج پیدا کرتے ہیں اُس کا نور گُناہ کی تاریکی کو ختم کر دیتا ہے اور جو کوئی اُس پہ ایمان لاتے ہیں ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔

فریسیوں نے اُس کے ساتھ بہت بحث کی کہ اُس کا کلام سچا نہیں۔وہ اپنے بارے میں خود گواہی نہیں دے سکتا۔

یسوؔع جانتا تھا کہ اُن کا مطلب کیا تھا؟ ایک اور موقع پر اُس نے اسی طرح کی بات کی (یوحنا 31:5) اب اُس نے اور بات کا اضافہ کیا۔اُس نے کہا اگرچہ وہ میری گواہی کو نہیں سمجھتے لیکن اُس کی گواہی سچی ہے۔یسوؔع جانتا تھا کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائے گا۔لیکن وہ بالکل نہیں جانتے تھے۔اُنہوں نے اُس میں انسانی غلطیوں کی نشاندہی کی۔

باالفاظ دیگر یسوؔع عدالت کرنے نہ آیا تھا۔اگر وہ عدالت کرتا تو اُس کے فیصلے سچے ہوتے کیونکہ اُس کے فیصلے خُدا کی طرف سے ہوتے۔مقدمہ میں شریعت کے مطابق دو گواہوں کی

ضرورت ہوتی ہے۔ یسوعؔ نے دوسری آسمانی باپ کی گواہی پیش کی۔

''اُنہوں نے اُس سے کہا ہمیں ''اپنے باپ کو دیکھا''۔

''یسوعؔ نے کہا۔ نہ تم مجھے جانتے ہو نہ میرے باپ کو اگر مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے''۔ جو کچھ یسوعؔ نے کہا اُس کی بنیاد پہ اُسے گرفتار کر سکتے تھے'' مگر ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔ وہ باپ کی مرضی کو پورا کر رہا تھا۔

یسوعؔ نے مزید سختی سے کہا کہ وہ اُس جگہ جانے والا ہے جہاں وہ نہیں جا سکتے۔ وہ اپنے گناہوں میں مریں گے اُس کا مطلب تھا کہ وہ آسمان پر جائے گا مگر وہ آسمان پر نہیں جا سکتے۔ کیونکہ وہ ایمان نہ لائے تھے۔ اِس لِئے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

یہودی نا اُمیدی کا شکار تھے۔ وہ یسوعؔ کا مطلب نہیں سمجھ پا رہے تھے۔ وہ حیران تھے کہ شائد یسوعؔ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ خود کو موت کے حوالے کر دے گا تا کہ وہ اُسے پکڑ نہ سکیں۔

اَب یسوعؔ نے اُنہیں صاف الفاظ میں کہا۔ وہ آسمان سے آیا ہے مگر وہ لوگ دُنیا سے تھے۔ اُنہیں اُس (یسوعؔ) پر ایمان لانا چاہیے تھا کہ وہی دُنیا کا نجات دہندہ ہے جو خُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو سب اپنے گناہوں میں مریں گے۔

یہودیوں کا سوال ابھی تک وہی تھا کہ یسوعؔ کون ہے۔

''میں جو ہوں سو میں ہوں'' یسوعؔ نے جواب دِیا۔ وہ بہت سی باتوں کا اُن کے خلاف اضافہ کر سکتا تھا اِس کی بجائے اُس نے کہا اُسے خُدا کی طرف سے دُنیا میں بھیجا گیا ہے اور وہ اُس پر ایمان لا سکتے ہیں۔

وہ ابھی تک نہ سمجھے کہ اُس کا کلام خُدا باپ کی طرف سے ہے تب یسوعؔ اُن سے کافی دُور چلا گیا یہ کہتے کہ وہ کیسے مرے گا؟ وہ اُسے صلیب پر چڑھا دیں گے۔ تب اُن کو معلوم ہوگا کہ وہ کون تھا؟ اُنہوں نے اُسے رد کیا۔ لیکن خُدا باپ اُس کے ساتھ تھا۔ کیونکہ یسوعؔ نے وہی کیا جو باپ کی مرضی کے مطابق تھا۔

اکثر فریسی اور بہت سے یہودی ابھی تک یسوؔع سے نفرت کرتے تھے۔ لیکن بہت سے لوگ اُس کا کلام سن کر اُس پر ایمان بھی لے آئے تھے۔

یاددہانی کی باتیں

21۔ یسوؔع نے کہا میں ''دُنیا کا.............................. ہوں۔''

22۔ یسوؔع نے یہ ثابت کرنے کیلئے کہ وہ کون ہے.......................... کی دوسری گواہی پیش کی۔

23۔ یسوؔع نے سخت الفاظ میں غیر ایماندار یہودیوں سے کہا کہ وہ اپنے گُناہ میں............ گے۔

24۔ یسوؔع نے صرف خُدا.................................. کی مرضی کو پورا کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

یہودیوں نے ابرہام کی نسل ہونے کا دفاع کیا۔

(یوحنا 8:31-41)

31۔ پس یسوؔع نے اُن یہودیوں سے کہا جنہوں نے اُس کا یقین کیا تھا کہ اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ 32۔ اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔ 33۔ اُنہوں نے اُسے جواب دیا ہم تو ابراہام کی نسل سے ہیں۔ اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے تو کیونکر کہتا ہے کہ تم آزاد کئے جاؤ گے؟ 34۔ یسوؔع نے اُنہیں جواب دیا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گُناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے۔ 35۔ اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا بیٹا ابد تک رہتا ہے۔ 36۔ پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہو گے۔ 37۔ میں جانتا ہوں کہ تم ابرہام کی نسل سے ہو تو بھی میرے قتل کی کوشش میں ہو کیونکہ میرا کلام تمہارے دِل میں جگہ نہیں پاتا۔ 38۔ میں نے جو اپنے باپ کے ہاں دیکھا ہے وہ کہتا ہوں اور تم نے جو اپنے باپ سے سنا ہے وہ کرتے ہو۔

39۔ اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا ہمارا باپ تو ابرہام ہے یسوؔع نے اُن سے کہا اگر تم ابرہام کے فرزند ہوتے تو ابرہام کے سے کام کرتے۔ 40۔ لیکن اَب تم مجھ جیسے شخص کے قتل کی کوشش میں ہو جس نے

تم کو وہی حق بات بتائی جو خُدا سے سنی۔ ابرہام نے تو یہ نہیں کیا تھا۔ 41۔ تم اپنے باپ کے سے کام کرتے ہو اُنہوں نے اُس سے کہا ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے۔ ہمارا ایک باپ ہے یعنی خُدا۔

تب یسوعؔ اُن سے ہمکلام ہوا جو اُس پر ایمان لائے تھے۔ اُس نے کہا کہ وہ کیسے اُس کے حقیقی شاگرد بن سکتے ہیں۔ اُنہیں اُسکی تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت تھی۔ اُسکی باتیں حقیقی طور پر کلام میں موجود ہیں۔ اُسکے کلام میں جو سچائی ہے وہ اُسے سیکھیں گے اور وہی کلام اُنہیں آزادی بخشے گا۔

یہی پیش کش یسوعؔ کی طرف سے آج ہمارے لِئے بھی ہے۔ بہت سے لوگ یسوعؔ کے اِن الفاظ کا غلط استعمال کرتے ہیں کہ "سچائی تم کو آزاد کرے گی"، لیکن نہیں جانتے کہ وہ سچائی کہاں سے ملیگی اور یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ سچائی ہمیں کیسے آزاد کرے گی؟

یہ پیغام بہت واضح ہے یسوعؔ کے شاگرد ہونے کی بدولت ہمیں اُسکے کلام پر قائم رہنا چاہیے۔ ہمیں اُسے پڑھنا اور اُس کا مطالعہ لگاتار کرنا چاہیے کہ خُدا نے اُسے اِس دُنیا میں کس مقصد کیلئے بھیجا۔ وہ خُدا کا بیٹا اور ہمارا نجات دہندہ ہے۔ یسوعؔ نے کیوں صلیب پر اپنی جان دُنیا کے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کیلئے دی۔ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اَب بھی زندہ ہے۔ اُس کے کلام کے ذریعہ ہم اپنے گناہوں اور قصوروں کی سزا سے آزاد ہو گئے۔ ہم آزاد ہیں اور خُدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ ہم آنے والی زندگی میں ضرور آسمان پر یسوعؔ کے ساتھ ہوں گے۔

یہودیوں نے یسوعؔ کی مخالفت کی اور کہا کہ ہم تو ابرہام کی اولاد ہیں اور ہم کبھی غلام نہیں رہے۔ ایک بار پھر لوگ یسوعؔ کے اِس روحانی سبق کے معنی اور تعلیم کو سمجھنے میں ناکام ہو گئے۔

یسوعؔ نے وضاحت کی کہ جو شخص گناہ کرتا ہے وہ دراصل گناہ کا غلام ہے۔ اور اُس کیلئے خُدا کے اِس مقدّس خاندان میں کوئی جگہ نہیں۔ بیٹا ہمیشہ خاندان کا فرد لازم ہوتا ہے اور بیٹا غلام کو آزاد کر سکتا ہے۔ تاہم ابن آدم یعنی یسوعؔ تمہیں آزاد کرے گا تو یقیناً تم آزاد ہو گے۔

یسوعؔ اُن سے اِس بات پر متفق تھا کہ وہ ابرہام کی نسل سے تھے۔ لیکن وہ ابرہام جیسا کردار نہیں رکھتے تھے۔ وہ یسوعؔ کو مار دینا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے اُس کے کلام کو رد کر دیا۔ یسوعؔ

نے کہا میں نے جو باپ کے ساتھ رہ کر دیکھا ہے وہی کہتا ہوں ۔لیکن تم نے جو اپنے باپ سے سنا ہے وہی کرتے ہو۔(اب وہ اُنہیں جلدی بتائے گا کہ ''باپ'' کا کیا مطلب ہے)

اُنہوں نے زور دیا کہ ابرہام ان کا باپ ہے۔لیکن اُس نے اُن سے دوبارہ کہا۔کہ تم وہ کام کرتے ہو جو ابرہام نے نہیں کیئے۔لوگ وہی کام کرتے ہیں جو اُن کا حقیقی باپ (شیطان) کرتا ہے۔

یسوؔع نے جو دیکھا وہی اُن سے کہا۔کیونکہ وہ لوگ اپنے حقیقی باپ سے واقف نہ تھے تا ہم وہ اِس بات پر زور دے رہے تھے کہ اُن کا باپ خُدا خود ہے۔

''یسوؔع نے کہا'' اگر ''تم خُدا کے فرزند ہوتے تو مجھ سے محبت رکھتے۔'' یسوؔع خُدا باپ کے پاس سے آیا۔خُدا نے اُسے دُنیا کو بچانے کیلئے بھیجا ہے۔

یسوؔع کی باتیں بہت واضح تھیں۔لیکن یہودی اُنہیں سننا نہیں چاہتے تھے۔وہ اپنے باپ ابلیس کی سنتے ہیں جو ہمیشہ ہلاک کرتا ہے۔وہ یسوؔع کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ابلیس ماضی، حال میں جھوٹوں کا باپ ہے اور اُس کے فرزندوں نے جھوٹ کو پسند کیا ہے اور دوسروں کو یسوؔع کے متعلق جھوٹ بتایا۔

یہ لوگ یسوؔع پر ایمان نہ لائے۔اُنہوں نے سچائی کے کلام کو سننا پسند نہ کیا کیونکہ اُن کا خُدا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔

یاددہانی کی باتیں

25۔یسوؔع کے حقیقی شاگرد اُس کے.......................میں.......................رہتے ہیں۔

26۔یسوؔع کا سچائی کا کلام ہمیں.......................اور اُس کی.......................سے آزاد کرتا ہے۔

27۔جو شخص گُناہ کرتا ہے جو گُناہ کا.......................ہے۔

28۔.......................ہمیں غلامی سے آزادی بخشتا ہے۔

29۔یسوؔع نے غیر ایماندار یہودیوں سے کہا کہ اُن کا حقیقی باپ.......................ہے۔

30۔ابلیس.......................کا باپ ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

یسوؔع نے کہا میرے دِن کی بدولت ابرہام شادمان ہوا

(یوحنا8:48-59)

48۔یہودیوں نے جواب میں اُس سے کہا کیا ہم خوب نہیں کہتے کہ تو سامری ہے اور تجھ میں بدروح ہے؟49۔یسوؔع نے جواب دِیا کہ مجھ میں بدروح نہیں۔مگر میں اپنے باپ کی عزت کرتا ہوں اور تم میری بے عزتی کرتے ہو۔50۔لیکن میں اپنی بزرگی نہیں چاہتا ہاں ایک ہے جو اُسے چاہتا اور فیصلہ کرتا ہے۔ 51۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے گا۔تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا۔ 52۔یہودیوں نے اُس سے کہا اَب ہم نے جان لیا کہ تجھ میں بدروح ہے ابرہام مر گیا اور نبی مر گئے تو کہتا ہے کہ اگر کوئی میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کا مزا نہ چکھے گا۔ 53۔ہمارا باپ ابرہام جو مر گیا کیا تو اُس سے بڑا ہے؟اور نبی بھی مر گئے تو اپنے آپ کو کیا ٹھہراتا ہے؟54۔یسوؔع نے جواب دیا اگر میں آپ اپنی بڑائی کروں تو میری بڑائی کچھ نہیں لیکن میری بڑائی میرا باپ کرتا ہے جِسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خُدا ہے۔55۔تم نے اُسے نہیں جانا لیکن میں اُسے جانتا ہوں۔اور اگر کہوں کہ اُسے نہیں جانتا تو تمہاری طرح جھوٹا بنوں گا مگر میں اُسے جانتا اور اُس کے کلام پر عمل کرتا ہوں۔56۔تمہارا باپ ابرہام میرا دِن دیکھنے کی امید پر بہت خوش تھا چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا۔57۔یہودیوں نے اُس سے کہا کہ تیری عمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں۔پھر کیا تو نے ابرہام کو دیکھا ہے۔58۔یسوؔع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں پیشتر اُس سے کہ ابرہام پیدا ہوا میں ہوں۔59۔پس اُنہوں نے اُسے مارنے کو پتھر اُٹھائے مگر یسوؔع چھپ کر ہیکل سے نکل گیا۔

خفگی کی وجہ سے یہودیوں نے یسوؔع کی شخصیت پر حملہ کیا۔اُسے اُنہوں نے ''سامری'' کہا اِس کا مطلب ہے مخلوط نسل۔کیونکہ سامری مخلوط نسل ہیں

اُنہوں نے الزام لگایا کہ یسوؔع میں بدروح ہے۔یسوؔع نے جواب میں کہا کہ وہ اپنے باپ کی عزت کرتا ہے مگر وہ یسوؔع کی عزت نہیں کرتے۔وہ باپ کی طرف سے آیا ہے۔ باپ بیٹے کو جلال دیتا ہے خُدا ہی اُن کا انصاف کرے گا۔مزید یہ کہ جو کوئی یسوؔع کی فرمانبرداری

کرے گا وہ کبھی نہ مرے گا۔لفظ ''فرمانبرداری'' کا مطلب ہے ''بات ماننا''۔

جو کچھ یسوع نے پہلے کہا اِسی کے مطابق کہ ''جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے''۔لیکن یہودیوں نے دوبارہ پھر اُس سے کہا اب ہم جان گئے ہیں تجھ میں بدروح ہے کیونکہ ابرہام مر گیا۔انبیاء بھی مر گئے کیا تو اپنے آپ کو ابرہام سے بھی بڑا سمجھتا ہے تو اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے؟

یسوع نے جواب میں کہا میں نے کہا ''میں ہوں'' اِس میں غلط کچھ بھی نہیں۔میرا باپ خُدا میرے ساتھ ہے۔تم اُسے اپنا باپ کہہ کر پکارو۔لیکن تم اُسے نہیں جانتے۔اگر میں کہتا کہ میں اُسے نہیں جانتا تو میں بھی تمہاری طرح جھوٹا ٹھہرتا۔

یسوع نے دوبارہ پھر ابرہام کے بارے میں کہا۔تم اُسے اپنا باپ کہتے ہو۔مگر وہ اُنہیں ناپسند کرتا ہے۔ابرہام کی خوشی یسوع کے بارے میں خُدا کے وعدہ کے ساتھ تھی۔ابرہام میرا دِن دیکھنے کا منتظر تھا۔اُس نے دیکھا اور خوش ہوا۔

یہودیوں کا غصہ مزید بڑھ گیا یسوع نے کہا کہ اُس نے ابرہام کو دیکھا ہے لیکن ابرہام تو 2000 سال پہلے تھا مگر یسوع 50 سال کا بھی نہ تھا۔

یسوع نے دوبارہ اِس سچائی پر زور دیا کہ ابرہام سے پہلے ''میں تھا'' یعنی میں ''یہوواہ'' ہوں یعنی خُدا۔اُس نے اپنے ابدی وازلی ہونے کا دعویٰ کیا۔اُس نے اپنے آپ کو اُس خُدا کے مشابہ ٹھہرایا جس نے موسیٰ کے ساتھ جلتی جھاڑی میں باتیں کیں اُس نے کہا ''یہوواہ'' ''میں ہوں''۔

یہودی یسوع کے دعویٰ کو سمجھ گئے اُنہوں نے اُسے مارنے کیلئے پتھر اُٹھالئے کیونکہ وہ یسوع پہ ایمان نہیں لائے تھے مگر یسوع وہاں سے بچ کر نکل گیا۔

یاددہانی کی باتیں

31۔ یہودیوں نے کہا کہ یسوع میں .... ہے۔

32۔ یسوع نے یہودیوں سے کہا کہ ابرہام نے اُس کا .... دیکھا اور .... ہوا۔

33۔یسوؔع نے کہا ''ابرہام سے پہلے.............................. ہوں۔''

34۔یہودی اُسے سنگسار کردینا چاہتے تھے کیونکہ اُس نے خودکو.................ہونے کا دعویٰ کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 133 پر ملاحظہ کریں)

یسوؔع نے غیر ایماندار یہودیوں کے اندھے پن کو اُن پر ظاہر کیا۔

(یوحنا9:1-12)

1۔پھر اُس نے جاتے وقت ایک شخص کو دیکھا جو جنم کا اندھا تھا۔2۔اور اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ اے ربی کس نے گُناہ کیا تھا جو یہ اندھا پیدا ہوا۔ اِس شخص نے یا اِس کے ماں باپ نے؟ 3۔یسوؔع نے جواب دیا کہ نہ اِس نے گُناہ کیا تھا نہ اِس کے ماں باپ نے بلکہ یہ اِس لِئے ہوا کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں۔4۔جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُس کے کام دِن ہی دِن کو کرنا ضرور ہے۔وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کرسکتا۔5۔جب تک میں دُنیا میں ہوں دُنیا کا نور ہوں۔ 6۔یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی سانی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر۔7۔اُس سے کہا جا شیلوخ (جس کا ترجمہ ہے ''بھیجا ہوا'') کے حوض میں دھولے۔پس اُس نے جا کر دھویا اور بینا ہو کر واپس آیا۔8۔پس پڑوسی اور جن جن لوگوں نے پہلے اُس کو بھیک مانگتے دیکھا تھا۔کہنے لگے کیا یہ وہ نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟9۔بعض نے کہا یہ وہی ہے اوروں نے کہا نہیں لیکن کوئی اُس کا ہم شکل ہے اُس نے کہا میں وہی ہوں۔10۔پس وہ اُس سے کہنے لگے پھر تیری آنکھیں کیونکر کھل گئیں؟ 11۔اُس نے جواب دِیا کہ اُس شخص نے جس کا نام یسوؔع ہے مٹی سانی اور میری آنکھوں پر لگا کر مجھ سے کہا شیلوخ میں جا کر دھولے پس میں گیا اور دھو کر بینا ہو گیا۔12۔اُنہوں نے اُس سے کہا وہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا میں نہیں جانتا۔

ایک دِن یسوؔع نے ایک جنم کے اندھے کو دیکھا شاگردوں کے درمیان ایک عام سا سوال اُٹھا بعض لوگ سوچتے کہ جو بہت گنہگار رہوتے ہیں اِس کی وجہ سے وہ خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔شاید یہ شخص بھی کسی نہائیت گھناونے گناہ کی وجہ سے اندھا ہے شاگرد بہت حیران

تھے کہ یہ آدمی اپنے یا والدین کے گناہ کی وجہ سے اندھا پیدا ہوا۔

ہم یقیناً یہ جانتے ہیں کہ بعض ایسے گناہ ہیں جن کا نتیجہ بھیانک ہوتا ہے یعنی زیادہ شراب نوشی انسان کے جگر کو خراب کر دیتی ہے۔ تیز رفتار گاڑی چلانا حادثہ کا سبب ہو سکتا ہے۔ ہم جنس پرستی ایڈز کی بیماری پیدا کر سکتی ہے لیکن ہر برائی کا نتیجہ فوری اور مخصوص گناہ کی نتیجہ میں نہیں نکلتا۔

اِس واقعہ میں یسوعؔ نے وضاحت کی کہ اِس نابینا آدمی کے اندھے پن کی وجہ کسی کا گناہ نہ تھا۔ یہ اِس لِئے ہوا تا کہ خُدا کا جلال ظاہر ہو۔ یسوعؔ دُنیا کا نور ہے وہ ہمیں روشنی عطا کرتا ہے۔

یسوعؔ نے یہ شاندار کام کیا ایک اندھے کو روشنی دے دی لیکن اُس کا کام ابھی مکمل نہیں ہوا تھا جس کے بارے میں ہم آگے جا کر دیکھیں گے۔

یسوعؔ کا یہ معجزہ دوسرے معجزوں سے مختلف تھا۔ اُس نے مٹی میں اپنے تھوک کو ملایا اور اُسے آدمی کی آنکھوں پر لگا دیا۔ اور اُسے شیلوخ کے حوض میں آنکھوں کو دھونے کا حکم دے دیا۔ اُس آدمی نے اپنی آنکھوں کو دھویا تو اُس کی آنکھیں کھل گئیں۔

جب وہ آدمی اپنے گھر گیا تو سب لوگ حیران ہو گئے کہ یہ وہی اندھا ہے۔ وہ اَب دیکھ سکتا تھا۔ وہ جس آدمی کو جانتے تھے وہ تو ایک اندھا بھکاری تھا۔ اُس نابینا آدمی نے اُنہیں یقین دلایا کہ ''میں ہی وہ آدمی ہوں'' اُس وضاحت کی کہ جس آدمی نے اُسے شفا دی ہے اُسکا نام یسوعؔ ہے۔

لوگ جاننا چاہتے تھے کہ یسوعؔ کہاں ہے لیکن وہ آدمی نہیں جانتا تھا۔

یاددہانی کی باتیں

35۔ شاگرد سوچ رہے تھے کہ یہ آدمی اپنے.............................کی وجہ سے اندھا ہے۔

36۔ یسوعؔ نے کہا کہ یہ آدمی اِس لِئے اندھا پیدا ہوا تا کہ خُدا کا.............................ظاہر ہو۔

37۔ یسوعؔ نے اُس آدمی کی آنکھوں کی.............................کو بحال کر دیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 133 پر ملاحظہ کریں)

فریسیوں نے یسوعؔ کے سبت کے دِن شفاء دینے کے بارے میں سوچ بچار کی۔

(یوحنا 9:13-34)

13۔لوگ اُس شخص کو جو پہلے اندھا تھا فریسیوں کے پاس لے گئے ۔14۔اور جس روز یسوعؔ نے مٹی سان کر اُس کی آنکھیں کھولی تھیں وہ سبت کا دِن تھا ۔15۔ پھر فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھا تو کس طرح بینا ہوا؟ اُس نے اُن سے کہا۔اُس نے میری آنکھوں پر مٹی لگائی ۔ پھر میں نے دھولیا اور اَب بینا ہوں ۔16۔پس بعض فریسی کہنے لگے یہ آدمی خُدا کی طرف سے نہیں کیونکہ سبت کے دِن کو نہیں مانتا مگر بعض نے کہا کہ گنہگار آدمی کیونکر ایسے معجزے دکھا سکتا ہے؟ پس اُن میں اختلاف ہوا۔17۔اُنہوں نے پھر اُس اندھے سے کہا کہ اُس نے جو تیری آنکھیں کھولیں تو اُس کے حق میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا وہ نبی ہے۔18۔لیکن یہودیوں کو یقین نہ آیا کہ یہ اندھا تھا۔اور بینا ہوگیا ہے جب تک اُنہوں نے اُس کے ماں باپ کو جو بینا ہوگیا تھا بلا کر ۔19۔اُن سے نہ پوچھ لیا کہ کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جِسے تم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا تھا؟20۔اُس کے ماں باپ نے جواب میں کہا ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور اندھا پیدا ہوا تھا پھر اب وہ کیونکر دیکھتا ہے؟21۔لیکن یہ ہم نہیں جانتے کہ اب وہ کیونکر دیکھتا ہے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کس نے اِس کی آنکھیں کھولیں ۔ وہ تو بالغ ہے اُسی سے پوچھو۔ وہ اپنا حال آپ کہہ دے گا۔22۔ یہ اُس کے ماں باپ نے یہودیوں کے ڈر سے کہا کیونکہ یہودی ایکا کر چکے تھے ۔ کہ اگر کوئی اُس کے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادت خانہ سے خارج کیا جائے ۔23۔اِس واسطے اُس کے ماں باپ نے کہا کہ وہ بالغ ہے۔اُسی سے پوچھو۔24۔پس اُنہوں نے اُس شخص کو جو اندھا تھا دوبارہ بلا کر کہا کہ خُدا کی تمجید کر۔ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گنہگار ہے ۔25۔اُس نے جواب دِیا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ گنہگار ہے یا نہیں ۔ایک بات جانتا ہوں کہ میں اندھا تھا۔اب بینا ہوں ۔26۔ پھر اُنہوں نے اُس سے کہا۔ کہ اُس نے تیرے ساتھ کیا کِیا۔ کس طرح تیری آنکھیں کھولیں؟27۔اُس نے اُنہیں جواب دِیا میں تو تم سے کہہ چکا اور تم نے نہ سنا دوبارہ کیوں سننا چاہتے ہو؟ کیا تم بھی اُس کے شاگرد ہونا چاہتے ہو؟28۔وہ اُسے بُرا بھلا کہہ کر کہنے لگے کہ تو ہی اُس کا شاگرد ہے ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں ۔29۔ہم جانتے ہیں کہ خُدا نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا ہے ۔مگر اِس شخص کو نہیں جانتے کہ کہاں کا ہے 30۔اُس آدمی نے جواب میں اُن سے

کہا۔ یہ تو تعجب کی بات ہے کہ تم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے۔ حالانکہ اُس نے میری آنکھیں کھولیں۔ 31۔ہم جانتے ہیں کہ خُدا گنہگاروں کی نہیں سنتا۔لیکن اگر کوئی خُدا پرست ہو اور اُس کی مرضی پر چلے تو وہ اُس کی سنتا ہے۔32۔دُنیا کے شروع سے کبھی سننے میں نہیں آیا کہ کِس نے جنم کے اندھے کی آنکھیں کھولی ہوں۔33۔اگر یہ شخص خُدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کرسکتا۔34۔اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا تو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا۔تو ہم کو کیا سکھاتا ہے اور انہوں نے اُسے باہر نکال دیا۔

لوگ اُس شفایافتہ آدمی کو فریسیوں کے پاس لے آئے کیونکہ یسوؔع نے سبت کے دِن معجزہ کرکے فریسیوں کے نزدیک برائی کی تھی۔

جب فریسیوں نے اِس واقعہ کی تفصیل اُس آدمی سے سنی جو بینا ہو گیا تھا تو اُن کے تاثرات ملے جلے تھے۔کچھ لوگوں نے کہا کہ یسوؔع خُدا کی طرف سے نہیں ہے اُن کا اعتراض تھا کہ وہ سبت کے دِن کا احترام نہیں کرتا۔بعض کے دلائل تھے کہ وہ معجزے کر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ گنہگار ہے۔

وہ پھر اُس شخص کی طرف متوجہ ہوئے جو بینا ہو گیا تھا اور پوچھا کہ وہ یسوؔع کے بارے میں کیا کہتا ہے۔اُس آدمی نے کہا ”وہ ایک نبی ہے“۔

فریسیوں نے اُس آدمی کی کہانی پر یقین نہ کیا اُنہیں اِس آدمی کے اندھے پن پہ شک کِیا تھا۔لہٰذا اُنہوں نے اُس کے والدین کو بلایا اور اُن سے پوچھا کہ کیا یہ جنم سے اندھا پیدا ہوا تھا؟

اُس کے والدین نے کہا۔ہاں! ہمارا بیٹا اندھا ہی پیدا ہوا تھا۔لیکن وہ لوگ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔کہ وہ کہیں اُنہیں عبادت خانہ سے خارج نہ کردیں۔(اِس کا مطلب کلیسیاء سے خارج کرنا ہے) اگر وہ یہ کہتے کہ یسوؔع نے اُسے شفا دی ہے۔تو اِس کا مطلب تھا کہ اُنہوں نے یسوؔع کو قبول کرلیا ہے انہوں نے یہودیوں سے کہا کہ ہمارے بیٹے سے ہی پوچھ لو۔

فریسیوں نے اُس آدمی سے دوبارہ پوچھا کہ وہ یسوؔع کے حق میں سچائی بیان کرے۔ کیونکہ وہ کہتے تھے کہ یسوؔع گنہگار ہے اور وہ نبی نہیں ہے۔

اُس آدمی نے اُن کی دھمکی کی پرواہ نہ کی۔اور کہا کہ میں پہلے ہی وہ سچائی بتا چکا ہوں۔

اُس نے کہا'' دوبارہ کیوں سننا چاہتے ہو'' اُس بینا شخص نے اُن سے پوچھا کیا تم بھی یسوؔع کے شاگرد بننا چاہتے ہو؟

اُس آدمی کا یہ سوال اُن کو چبھا اور وہ اُس آدمی سے سخت خفا ہوئے۔ جو کچھ دیر پہلے کہہ چکے تھا۔ اُنہوں نے موسیٰ کو یسوؔع پر ترجیح دی۔'' اُنہوں نے اُس شخص سے جو بینا ہو گیا تھا کہا۔'' تو ہی اُس کا شاگرد ہو'' ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں اُنہوں نے اُس آدمی کو یاد دلایا کہ موسیٰ خُدا سے باتیں کیا کرتا تھا۔ اُنہوں نے کہا وہ تو یہ نہیں جانتے کہ یسوؔع کہاں سے آیا ہے؟

بینائی پانے والے آدمی نے اُن کو جواب دیا کہ وہ یسوؔع کو نظر انداز کرنے پر حیران تھا اُن کو کسی گواہ کی ضرورت تھی۔ یسوؔع نے اُس کی آنکھیں کھولیں۔ یہ وہ کام تھا جس کو کوئی گنہگار شخص نہیں کرسکتا تھا۔ یسوؔع کے سوا کوئی بھی پیدائشی اندھے کو شفا نہ دے سکتا تھا۔

فریسی بہت ناراض ہوئے اور اُنہوں نے اُس پر الزام لگایا اور کہا کہ ''تمہیں ہمارے ساتھ اِس طرح بات کرنے کی جرأت کیسے ہوئی!'' اور اُسے عبادت خانہ سے باہر نکال دیا۔

یاد دہانی کی باتیں

38۔ لوگ بینا آدمی کو.............................کے سامنے لائے۔

39۔ بعض فریسیوں نے کہا کہ یسوؔع.............................نہیں ہوسکتا۔

40۔ کئی اور لوگوں نے کہا۔ وہ ایسے معجزے کرنے کے قابل نہیں کیونکہ اُس میں.............ہے۔

41۔ بینا آدمی نے کہا لگتا کہ یسوؔع.............................ہے۔

42۔ بینا ہونے والے آدمی نے فریسیوں سے کہا کہ خُدا یسوؔع کے.............................ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

اندھے دیکھتے اور دیکھنے والے اندھے ہیں۔

(یوحنا 9:35-41)

35۔ یسوؔع نے سُنا کہ اُنہوں نے اُسے باہر نکال دیا اور جب اُس سے مِلا تو کہا کیا تو خُدا کے بیٹے پر

ایمان لاتا ہے؟ 36۔اُس نے جواب میں کہا اے خُداوند وہ کون ہے کہ میں اُس پر ایمان لاؤں ؟
37۔یسوعؔ نے اُس سے کہا تو نے تو اُسے دیکھا ہے اور جو تجھ سے باتیں کرتا ہے وہی ہے۔ 38۔اُس
نے کہا اے خُداوند میں ایمان لاتا ہوں اور اُسے سجدہ کیا۔ 39۔یسوعؔ نے کہا میں دنیا میں عدالت کیلئے
آیا ہوں تا کہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہو جائیں۔ 40۔جو فریسی اُس کے ساتھ
تھے اُنہوں نے یہ باتیں سن کر اُس سے کہا ہم بھی اندھے ہیں؟ 41۔یسوعؔ نے اُن سے کہا کہ اگر تم
اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ٹھہرتے۔مگر اَب کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں۔پس تمہارا گناہ قائم رہتا ہے

یہودیوں نے جب اُس آدمی کو عبادت خانہ سے باہر نکال دِیا تو یسوعؔ اُس سے ملا۔اُسے اُس کی زندگی میں خُدا کا کام کرنا تھا یسوعؔ نے اُس سے پوچھا کیا تو خُدا کے بیٹے پر ایمان رکھتا ہے؟

یسوعؔ اکثر ہی خود کو مسیح کے طور پر متعارف کراتا تھا۔دانی ایل نبی نے مسیح کے متعلق کہا تھا کہ اُس نے رویا میں اُسے ابنِ آدم کے طور پر دیکھا۔(دانی ایل 13:7)وہ پیشین گوئی یسوعؔ مسیح میں پایہ تکمیل تک پہنچی خُدا کا ابدی بیٹا دُنیا کو بچانے کیلئے انسان بن گیا۔وہ ظاہری طور پر میرے اور آپ جیسا تھا مگر گناہ سے مُبرّہ تھا۔

یاد رکھیں کہ وہ اندھا ہے جو بینا ہو گیا تھا یسوعؔ کو نہیں پہنچانتا تھا یسوعؔ نے اپنے آپ کو بطور ابنِ آدم اُس پر ظاہر کیا اور کہا کہ وہ ''میں ہی ہوں جِسے تو دیکھ رہا ہے۔''

وہ آدمی یسوعؔ پر ایمان لایا اور اُسے سجدہ کیا چنانچہ آج ہم بھی یسوعؔ کی پرستش کرتے ہیں۔

پھر یسوعؔ نے اُن کے سامنے گویا ایک پہیلی پیش کر دی۔یسوعؔ نے کہا وہ دُنیا میں اِس لِئے آیا ہے۔کہ اندھے دیکھیں گے اور جو دیکھتے ہیں اندھے ہو جائیں گے۔

وہاں کچھ فریسیوں نے یہ سنا تو اُنہوں نے یسوعؔ سے کہا کیا تو ہمیں بھی اندھے کہتا ہے؟ اَب یسوعؔ نے انہیں اِس پہیلی کا جواب دِیا اگر تم اندھے ہوتے تو قصوروار نہ ہوتے لیکن کیونکہ تم کہتے ہو کہ اندھے نہیں ہو اِس لِئے قصوروار ہو۔

تمام لوگ روحانی طور پر اندھے ہیں۔یسوعؔ دوبارہ اُنہیں روحانی سبق سیکھا رہا تھا وہ

نہیں دیکھ سکتے کہ یسوعؔ اُن کا نجات دہندہ ہے۔ یسوعؔ انہیں روحانی آنکھیں دیتا ہے۔ تا کہ وہ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ اُن کے گُناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

بعض لوگ سوچتے ہیں کہ وہ روحانی طور پر اندھے نہیں ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں۔لیکن وہ یسوعؔ کو رَد کرتے ہیں۔ اِس طرح وہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ اندھے اور بھٹکے ہوئے ہیں۔

وہ اندھا آدمی جواَب دیکھ سکتا تھا۔ یسوعؔ نے اُسے روحانی اور جسمانی طور پر بینا کر دیا تھا کیونکہ وہ یسوعؔ پر ایمان لے آیا تھا۔

وہ فریسی شیخی مارتے تھے کہ وہ اندھے نہیں ہیں۔ درحقیقت وہ اندھے تھے کیونکہ اُنہوں نے یسوعؔ کو جو دُنیا کا نور ہے رد کر دیا تھا۔ اِس لِئے یسوعؔ نے کہا۔

اندھے دیکھتے ہیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہیں۔

یاددہانی کی باتیں

43۔یسوعؔ نے اُس اندھے آدمی سے پوچھا کہ کیا وہ.................................. پر ایمان رکھتا ہے۔

44۔اُس آدمی نے کہا وہ ایمان رکھتا ہے اور یسوعؔ کو .... کیا۔

45۔یسوعؔ نے کہا کہ وہ دُنیا میں اِس لِئے آیا کہ...اور وہ بھی جو .... ہیں.............................۔

46۔جب روحانی اندھے دیکھتے ہیں تو وہ یسوعؔ پر.................... لے آتے ہیں۔

47۔خود کو بینا سمجھنے والے حقیقت میں نابینا ہیں کیونکہ وہ یسوعؔ کو.................. کرتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کو تعلیم دی کہ وہ اچھا چرواہا ہے۔

(یوحنا10:1-10)

1۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ

جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ 2۔ لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔
3۔ اُس کیلئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے۔ اور بھیڑیں اُس کی آواز سنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے۔ 4۔ جب وہ اپنی سب بھیڑوں کو باہر نکال چکتا ہے تو اُن کے آگے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے ہو لیتی ہیں۔ کیونکہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ 5۔ مگر وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائیں گی بلکہ اُس سے بھاگیں گی کیونکہ غیروں کی آواز نہیں پہنچانتیں۔ 6۔ یسوع نے اُن سے یہ تمثیل کہی لیکن وہ نہ سمجھے کہ یہ کیا باتیں ہیں جو ہم سے کہتا ہے۔ 7۔ پس یسوعؔ نے اُن سے پھر کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ 8۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں۔ مگر بھیڑوں نے اُن کی نہ سُنی۔ 9۔ دروازہ میں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا۔ اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارہ پائے گا۔ 10۔ چور نہیں آتا مگر چرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو میں اِس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔

اَب یسوعؔ نے تصویری زبان میں یہودیوں کو بتایا کہ وہ کون ہے۔ وہ بھیڑوں کی مثال دیتا ہے وہ اِن حقائق کو پرانے عہد نامہ کے صحائف میں پڑھ چکے تھے۔ کیونکہ گلہ بانی ملک اسرائیل میں عام پیشہ تھا۔

پہلی تصویر بھیڑوں کے باڑے کی ہے۔ جھوٹا چرواہا کبھی دروازہ سے نہیں آتا بلکہ دیوار پھلانگ کر آتا ہے وہ چوری کرتا اور بھیڑوں کو مارتا ہے اور اُنہیں دوسرے راستہ سے لے جاتا ہے۔

لیکن سچا چرواہا دروازہ سے داخل ہوتا ہے۔ وہ اپنی بھیڑیں جمع کرتا اور چراگاہ میں لے جاتا ہے۔ بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ اُس کی آواز کو پہچانتی ہیں۔

ہم اِس خیال کو دو طریقوں سے سمجھ سکتے ہیں چور ہر طریقہ سے چرواہے سے بھیڑیں چُرانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ اشارہ اُن جھوٹے استادوں کی طرف ہے جو فریسیوں کی طرح ہیں۔

لیکن چرواہا یسوعؔ ہو سکتا ہے یا وہ جو یسوعؔ کے بارے میں سچی تعلیم دیتے ہیں۔ ہر لحاظ سے بھیڑیں جو خُدا کے لوگ ہیں اُس (یسوعؔ) کے پیچھے آتے ہیں۔ وہ صرف یسوعؔ کی بات سُنیں گے اور سچائی پہ ایمان لائیں گے اور وہ ہر ایک کو نام لے کر اپنے پاس بلاتا ہے۔

یہودی یسوعؔ کی باتوں کو سمجھ نہ سکے کہ وہ کیا کہہ رہا تھا یسوعؔ نے اِس خیال کا رخ بدل دیا۔ اور کہا کہ ''میں بھیڑوں کا دروازہ ہوں''۔ یسوعؔ کے الفاظ بہت جامع ہیں وہ حقیقت میں دروازہ ہے ایک بار پھر اُس نے لفظ ''میں ہوں'' کی اصطلاح پر زور دیتے ہوئے خُود کو خُدا کہا۔

چور اور ڈاکو دروازہ استعمال نہیں کرتے بلکہ دیوار پھلانگ کر چوری اور بربادی کرتے ہیں۔ اِسی طرح جھوٹے اُستاد بھی یسوعؔ کی بھیڑوں کو خُدا سے دور لے جا کر ہلاکت کے سپرد کر دیتے ہیں۔

وہ بھیڑیں جو دروازہ سے آتی جاتی ہیں محفوظ رہتی ہیں۔ یسوعؔ اُن کی حفاظت اور پرورش کرتا ہے۔ اُن کی زندگی خوشیوں سے معمور ہوتی ہے۔

یسوعؔ کو بطور بھیڑوں کا دروازہ پیش کرنا ہمیں پریشان کر سکتا ہے۔ کیونکہ دروازہ ایک انسان نہیں۔ تاہم جب آپ اُسے ہمیشہ کی زندگی کا دروازہ کے طور پر سمجھیں گے تو یہ بات واضح ہو جائے گی۔

اِسے یوں بھی سوچ سکتے ہیں چرواہا اپنی بھیڑوں کو چراگاہ میں لے جاتا ہے تو اُنہیں محفوظ جگہ پہ رکھتا ہے اور اُن کیلئے خود دروازہ بنتا ہے۔ ایمانداروں کیلئے بھی یسوعؔ مسیح ہمیشہ کی زندگی کا دروازہ ہے۔

یاددہانی کی باتیں

48۔ یسوعؔ نے کہا کہ بھیڑیں چرواہے کی.................................کو سنتی ہیں۔

49۔.................................اُستاد بھیڑوں کو اُن کے چرواہے سے دور لے جانا چاہتے ہیں۔

50۔ یسوعؔ نے یہ مزید کہا کہ ''بھیڑوں کا.................................میں ہوں۔

51۔ ہمیں.................................میں ہمیشہ کی زندگی پانا ممکن ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

(یوحنا 10:11-21)

11۔ اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہے۔ 12۔ مزدور جو نہ چرواہا ہے نہ بھیڑوں کا مالک بھیڑیئے کو آتے دیکھ کر بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا اُن کو پکڑتا اور پراگندہ کرتا ہے۔ 13۔ وہ اِس لئِے بھاگ جاتا ہے کہ مزدور ہیں اور اُس کو بھیڑوں کی فکر نہیں۔ 14۔ اچھا چرواہا

یسوعؑ اچھا چرواہا ہے۔

میں ہوں جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور میں باپ کو جانتا ہوں۔15۔اِسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہوں ۔16۔اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے اُن کو بھی لانا ضرور ہے۔اور وہ میری آواز سنیں گی پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔17۔باپ مجھ سے اِس لئِے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں۔تا کہ اُسے پھر لے لوں۔18۔کوئی اُسے مجھ سے چھینتا نہیں۔ بلکہ میں اُسے آپ ہی دیتا ہوں۔ مجھے اُس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور اُسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔یہ حکم میرے باپ سے مجھے مِلا۔19۔اِن باتوں کے سبب سے یہودیوں میں پھر اختلاف ہوا۔20۔اُن میں سے بہتیرے تو کہنے لگے کہ اُس میں بدرُوح ہے اور وہ دیوانہ ہے تم اُس کی کیوں سنتے ہو؟21۔اوروں نے کہا یہ ایسے شخص کی باتیں نہیں جس میں بدروح ہو کیا بدروح اندھوں کی آنکھیں کھول سکتی ہے؟

ایک بار پھر یسوؔع نے یہ الفاظ دہرائے۔''میں ہوں''اچھا چرواہا میں ہوں''۔زبور نمبر 23 میں لکھا ہے کہ خُداوند[یہوواہ] میرا چوپان ہے کیونکہ یسوؔع ہی (یہوواہ) خُدا ہے۔

خُداوند یسوؔع''اچھا چرواہا''ہے۔وہ اپنی بھیڑوں کیلئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔

یہ چرواہا اپنی بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہے۔یسوؔع نے تین دفعہ اِس گفتگو میں کہا کہ وہ اپنی جان دے گا۔اُسنے اپنی موت کی پیشین گوئی کی جو چند ماہ کے بعد پوری ہونا تھی۔

اچھا چرواہا کرائے کے مزدور کی طرح نہیں مزدور مالک کی طرح اُن کی حفاظت نہیں کرتا وہ خطرے کے وقت صرف اپنی زندگی بچانے کی کوشش کرتا ہے بعض کلیسیاؤں کے پاسبان ایسے ہی ہیں۔

اِس تصویر میں جھوٹے اُستاد کو بھیڑیا کہا گیا ہے۔یسوؔع ایک اور موقع پر جھوٹے نبیوں کے بارے میں تنبیہ کرتا ہے وہ بھیڑوں کے لباس میں بھیڑیئے ہیں۔(متی 15:7)ایسے لوگ ابلیس کی خدمت کرتے ہیں یسوؔع ابلیس سے چھڑانے کیلئے اپنی جان دینے کو تیار تھا۔

اچھے چرواہے کا بھیڑوں کے ساتھ ایک اٹوٹ رشتہ ہوتا ہے۔وہ اپنی بھیڑوں کو جانتا اور اُس کی بھیڑیں اُسے جانتی ہیں۔یہ بہت قریبی رشتہ ہے جیسا کہ خُدا باپ اور خُدا بیٹے کے درمیان۔

یسوؔع نے کہا کہ وہ پوری دُنیا کیلئے اپنی جان قربان کرتا ہے(یوحنا3:16)یہودی سمجھتے

تھے کہ یسوعؔ صرف اُنہی کیلئے آئے گا لیکن یسوعؔ نے کہا اُس کی بھیڑیں وہ ہیں جو اُسکی آواز کو سنینگی اور اُسکے پیچھے آئینگی۔ دُنیا کے تمام لوگ جو یسوعؔ کی آواز سنتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ اُس کے گلہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

یسوعؔ اپنے آسمانی باپ کی مرضی کے مطابق اپنی جان دینے کیلئے آیا۔ اُس نے نہ صرف اپنی موت کی بلکہ دوبارہ زندہ ہونے کی بھی پیشین گوئی کی۔ اُس نے یہودیوں سے کہا کہ وہ اپنی جان اپنی مرضی سے دے گا اور کوئی بھی اُس سے یہ جان چھین نہیں سکتا۔ اُسے زندگی دینے اور واپس لینے کا اختیار ہے۔ وہ اپنے باپ کی مرضی پوری کر رہا ہے۔

ایک دفعہ پھر یہودیوں نے یسوعؔ کے کلام کی مخالفت کی۔ بعض نے کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور اِس میں بدروح ہے دوسروں نے کہا اُس کی تعلیم اور کام ابلیس کی طرف سے نہیں ہو سکتے تاہم وہ بحث کرتے رہے مگر کوئی اُس پر ایمان نہ لایا۔

یاددہانی کی باتیں

52۔ یسوعؔ نے کہا ''................ چرواہا میں ہوں۔''

53۔ وہ بطور اچھا چرواہا بھیڑوں کیلئے اپنی .... دیتا ہے۔

54۔ یسوعؔ نے کہا یہودیوں کے علاوہ اُس کی .... بھیڑیں بھی ہیں۔

55۔ یسوعؔ نے اپنی موت اور مُردوں میں سے .... اُٹھنے کی پیشین گوئی کی۔

56۔ یسوعؔ نے اپنی .... سے اپنی جان دی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 133 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ سنگسار ہونے سے بچ گیا۔

یوحنا 10:22-42

22۔ یروشلیم میں عیدِ تجدید ہوئی اور جاڑے کا موسم تھا۔ 23۔ اور یسوعؔ ہیکل کے اندر سلیمانی برآمدہ میں ٹہل رہا تھا۔ 24۔ پس یہودیوں نے اُس کے گرد جمع ہو کر اُس سے کہا کہ تو کب تک ہمارے دِل کو

ڈانواڈول رکھے گا اگر تو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہہ دے۔ 25۔ یسوعؔ نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے تو تم سے کہہ دیا۔ مگر تم یقین نہیں کرتے۔ جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں۔ وہی میرے گواہ ہیں۔ 26۔ لیکن تم اِس لِئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں۔ 27۔ میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میری پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ 28۔ اور میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔ 29۔ میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ 30۔ میں اور باپ ایک ہیں۔ 31۔ یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کیلئے پھر پتھر اُٹھائے۔ 32۔ یسوعؔ نے اُنہیں جواب دیا کہ میں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں اُن میں سے کِس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو؟ 33۔ یہودیوں نے اُسے جواب دِیا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کُفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں۔ اور اِس لِئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خُدا بناتا ہے۔ 34۔ یسوعؔ نے اُنہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ میں نے کہا کہ تم خُدا ہو۔ 35۔ جبکہ اُس نے اُنہیں خُدا کہا جن کے پاس خُدا کا کلام آیا۔ (اور کتابِ مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں) 36۔ آیا تم اُس شخص سے جِسے باپ نے مُقدّس کر کے دُنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے اِس لِئے کہ میں نے کہا میں خُدا کا بیٹا ہوں۔ 37۔ اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ 38۔ لیکن اگر میں کرتا ہوں تو گو میرا یقین نہ کرو۔ مگر اُن کاموں کا تو یقین کرو تا کہ تم جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں۔ 39۔ اُنہوں نے پھر اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ اُن کے ہاتھ سے نِکل گیا۔ 40۔ اور پھر یردن کے اُس پار چلا گیا جہاں یوحنّا پہلے بپتسمہ دِیا کرتا تھا اور وہیں رہا۔ 41۔ اور بہتیرے اُس کے پاس آئے اور کہتے تھے کہ یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا مگر جو کچھ یوحنا نے اُس کے حق میں کہا تھا وہ سچ تھا۔ 42۔ اور وہاں بہتیرے اُس پر ایمان لائے۔

یروشلیم میں دو مہینے کے بعد یہودیوں کی عید تجدید تھی۔ اِس عید کو روشنیوں کی عید بھی کہتے ہیں کیونکہ 200 سال پہلے ہیکل کی صفائی کے طور پر منائی جاتی ہے۔ یہ (جاڑے) دسمبر کا مہینہ تھا، یسوعؔ مسیح کی مصلوبیت سے قبل۔

یسوعؔ ہیکل کے بیرونی حصہ میں موجود تھا۔ یہودی اُسکے چوگرد جمع تھے۔ اُنہوں نے

اُس سے براہ راست سوال کیا۔اور اُس کا جواب بھی براہ راست چاہتے تھے'' کیا تو مسیح ہے؟''
بہت سے لوگ یسوؔع کو مسیح سمجھتے تھے ۔اَب یہودی یہ چاہتے تھے کہ وہ کیا دعویٰ کرتا ہے۔کیاوہ مسیح تھا جس کا وعدہ خُدا نے کیا تھا۔

وہ اُس حق کے متلاشی نہ تھے بلکہ وہ ایسی وجہ ڈھونڈ رہے تھے کہ کیسے اُس سے جان چھڑائی جائے۔ یسوؔع نے اُنہیں براہِ راست جواب دیا۔''میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ لیکن تم میرا یقین ہی نہیں کرتے۔'' اُنہوں نے اُس کے تمام کاموں کو رد کر دیا جو اُس نے باپ کے نام سے کِئے تھے۔وہ اُس کا یقین کرنا ہی نہیں چاہتے تھے کیونکہ وہ اُس کی بھیڑیں نہیں تھیں۔

اگر وہ اُس کی بھیڑیں ہوتیں تو وہ اُس کی آواز سُنتیں۔یسوؔع کی بھیڑیں اُس کی آواز سنتی اور اُسکے پیچھے چلتی ہیں۔یسوؔع اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے۔اور اُنہیں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہے۔

جب آپ یسوع کی بھیڑیں ہیں تو آپ محفوظ ہیں۔آپ خُدا اور اُس کے بیٹے کے ہاتھ میں ہیں وہ بھیڑیں چاہتی ہیں کہ خُدا باپ اور بیٹے کے ساتھ آسمان پر ہوں۔

ایک بار پھر یہودی یسوؔع کو سنگسار کرنے لگے لیکن یسوؔع نے اُن سے کہا کہ وہ کس وجہ سے اُسے پتھر مارتے ہیں؟ کیا وہ اُن معجزات کی وجہ سے جو خُدا باپ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اُسے مار دینا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا نہیں اِس وجہ سے کہ تو کفر بکتا ہے۔تو انسان ہو کر خُدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔پرانے عہدنامہ کی شریعت کے مطابق وہ پتھراوٴ کے لائق ہے

آج بھی بعض لوگ اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ یسوؔع نے خُدا ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا لیکن وہ غلط کہتے ہیں جہاں تک کہ اُس کے دشمن بھی جانتے تھے کہ یسوؔع نے دعویٰ کیا ہے

لہذا یسوؔع نے کہا کہ زبور 6:82 میں یوں لکھا ہے''میں نے کہا تھا کہ تم الہ ہو۔اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو'' مزید اُس نے اُنہیں یاد دلایا کہ ہر ایک صحیفہ لاخطا ہے۔

یسوؔع نے یہ دلیل پیش کی کہ وہ اگرچہ بہت عظیم تھا مگر وہ انسان بن گیا۔خُدا اُن لوگوں کو''اللہ'' کہتا ہے جن کو اُس نے اپنے لِئے بھیجا ہے یسوؔع کِس طرح حقیقی''خُدا ہے؟ اِس طرح

کہ خُدا نے اُسے آسمان سے اِس دُنیا میں براہِ راست بھیجا۔

اُنہوں نے یسوعؔ کو بدروح گرفتہ جان کر بُرا بھلا کہا کیونکہ یسوعؔ نے خود کو خُدا کا بیٹا کہا تھا۔ اُنہیں یسوعؔ پر ایمان لانا چاہیے تھا کیونکہ اُنہوں نے خُدا کے اُن کاموں کو دیکھ لیا تھا جو یسوعؔ مسیح نے کِئے۔ اُنہیں بخوبی جان لینا چاہیے تھا کہ خُدا اُس کے ساتھ رہ کر معجزات کرتا ہے۔

لیکن وہ یسوعؔ کو گرفتار کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ وہ وہاں سے بچ کر چلا گیا۔

یسوعؔ دریائے یردن کے پار تعلیم دینے لگا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا بھی وہاں بپتسمہ دیتا تھا کافی لوگ یسوعؔ کے پاس آئے کیونکہ یوحنا نے اُس کے حق میں کہا تھا ''یہ' خُدا کا برّہ ہے جو جہان کا گناہ اُٹھالے جاتا ہے''۔ بہت سے لوگ جو وہاں آئے تھے یسوعؔ پر ایمان لائے۔

یاددہانی کی باتیں

57۔ غیر ایماندار یہودیوں نے براہِ راست یہ سوال کیا۔ کیا تو............................ ہے؟

58۔ یسوعؔ نے جواب دِیا میں نے تمہیں پہلے ہی.......... ہے لیکن تم.................. نہیں لاتے۔

59۔ جب آپ یسوعؔ کی بھیڑیں ہیں تو........................ کے لِئے محفوظ ہیں۔

60۔ یہودی یسوعؔ کو سنگسار کر دینا چاہتے تھے کیونکہ اُس نے.......... ہونے کا دعویٰ کِیا تھا۔

61۔ یسوعؔ نے اُن سے کہا کہ ہر ایک صحیفہ ہر لحاظ سے............................ ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے مُردہ لعزر کو زِندہ کیا۔

(یوحنا 11:1-16)

1۔ مریم اور اُس کی بہن مرتھا کے گاؤں بیت عنیاہ کا لعزر نام ایک آدمی بیمار تھا۔ 2۔ یہ وہی مریم تھی جس نے خُداوند پر عطر ڈال کر اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے اِسی کا بھائی لعزر بیمار تھا۔ 3۔ پس اُس کی بہنوں نے اُسے یہ کہلا بھیجا کہ اے خُداوند دیکھ جِسے تو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے۔ 4۔ یسوعؔ نے سُن کر کہا کہ یہ بیماری موت کی نہیں بلکہ خُدا کے جلال کیلئے ہے تا کہ اُس کے وسیلہ سے خُدا کے بیٹے کا جلال ظاہر

ہو۔5۔اور یسوعؔ مرتھا اور اُس کی بہن مریم اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔6۔پس جب اُس نے سُنا کہ وہ بیمار ہے تو جس جگہ تھا وہیں دو دِن اور رہا۔7۔پھر اُس کے بعد شاگردوں سے کہا۔آؤ پھر یہودیہ کو چلیں۔ 8۔شاگردوں نے اُس سے کہا کہ اے رَبی! ابھی تو یہودی تجھے سنگسار کرنا چاہتے تھے اور تو پھر وہاں جاتا ہے۔9۔یسوعؔ نے جواب دِیا کیا دِن کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ اگر کوئی دِن کو چلے تو ٹھوکر نہیں کھاتا کیونکہ وہ دُنیا کی روشنی دیکھتا ہے۔10۔لیکن اگر کوئی رات کو چلے تو ٹھوکر کھاتا ہے کیونکہ اُس میں روشنی نہیں۔ 11۔اُس نے یہ باتیں کہیں اور اِس کے بعد اُن سے کہنے لگا کہ ہمارا دوست سو گیا ہے۔لیکن میں اُسے جگانے جاتا ہوں۔12۔پس شاگردوں نے اُس سے کہا۔اے خُداوند اگر سو گیا ہے تو بچ جائے گا۔ 13۔یسوعؔ نے تو اُس کی موت کی بابت کہا تھا۔مگر وہ سمجھے کہ آرام کی نیند کی بابت کہا۔14۔تب یسوعؔ نے اُن سے صاف کہہ دیا کہ لعزر مر گیا۔15۔اور میں تمہارے سبب سے خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا تا کہ تم ایمان لاؤ لیکن آؤ ہم اُس کے پاس چلیں۔16۔پس توما نے جِسے توام کہتے تھے ۔اپنے ساتھ کے شاگردوں سے کہا کہ آؤ ہم بھی چلیں تا کہ اُس کے ساتھ مریں۔

ایک بھائی اور اُس کی دو بہنیں بیت عنیاہ میں رہتے تھے۔جو یروشلیم کے نزدیک تھا۔ یسوعؔ اُن کے ہاں ٹھہرا کرتا تھا۔(لوقا 10:38-42) لعزرا تنا بیمار ہو گیا کہ قریب المرگ ہو گیا دونوں بہنوں مریم اور مارتھا نے یسوعؔ کو پیغام بھیجا۔وہ یسوعؔ پر ایمان رکھتی تھیں وہ جانتی تھیں کہ وہ اُن کے بھائی سے بہت محبت رکھتا ہے اُن کا یہ ایمان تھا کہ یسوعؔ اُن کی ضرور مدد کرے گا۔

جب یسوعؔ نے یہ خبر سُنی تو یسوعؔ نے سادہ الفاظ میں کہا کہ لعزر بیماری کی وجہ سے نہیں مرے گا۔یہ خُدا کے جلال کیلئے ہے۔خُدا کا بیٹا اِس کی وجہ سے جلال پائے گا۔

یسوعؔ لعزرا اور اُس کی بہنوں سے بہت پیار کرتا تھا۔یہ پیغام سننے کے بعد مزید دو دِن وہ وہیں ٹھہرا رہا۔پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اُنہیں یہودیہ جانا چاہیے۔اُنہوں نے پوچھا کہ وہ وہاں کیسے جائیں گے؟ یہودی تو اُسے سنگسار کرنا چاہتے تھے یہ اُس کیلئے محفوظ نہ تھا۔

یسوعؔ کے جواب نے شاگردوں کو پریشان کر دیا۔اُس نے دِن کی روشنی اور رات کی

یسوعؔ اور مارتھا لعزر کی قبر پر

تاریکی کے بارے میں اُنہیں بتایا کہ دِن کی روشنی میں چلنے والا کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔ یسوؔع کی مصلوبیت کا مقررہ وقت نزدیک تھا۔ اَب دِن کی روشنی ہے۔ اِس میں اُسے نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن اگر وہ یروشلیم نہ گیا تو یہ درست نہ ہوگا۔ وہ یروشلیم گیا کیونکہ اُس کا وقت آ پہنچا تھا۔

تب یسوؔع نے یہ کہا کہ لعزر سو گیا اور وہ اُسے جگانے جا رہا ہے اِس سے شاگرد اور پریشان ہو گئے۔ شاگردوں نے کہا۔ شاید یسوؔع اُس کی جسمانی نیند کی بابت کہہ رہا تھا۔ لیکن یسوؔع لعزر کی موت کی بابت کہہ رہا تھا۔ نہ کہ نیند کے بارے میں۔

پھر یسوؔع نے اُنہیں صاف کہہ دِیا کہ لعزر مر چکا ہے۔ (یاد کریں کہ دو دِن پہلے جب لعزر بیمار تھا۔ مگر مرا نہ تھا) اُس نے یہ بھی کہا کہ میں خوش ہوں کہ وہاں نہ تھا اَب اُسے ایک کام کرنا تھا تاکہ اُس کے شاگردوں کا ایمان مضبوط ہو۔ اَب ہمیں لعزر کے پاس جانا چاہیے۔

شاگردوں کا یسوؔع کو لعزر کے ہاں جانے کے بارے میں سوال تھا۔ لیکن توما نے کہا۔ ''آؤ ہم بھی چلیں تاکہ اُس کے ساتھ مریں''۔ وہ مرنے کا خواہشمند نہ تھا۔ لیکن اِسے یقین تھا کہ وہ بہت دکھ اٹھائے گا۔

یاد دہانی کی باتیں

62 ۔ جب یسوؔع نے اپنے دوست لعزر کی بیماری کے بارے میں سُنا تو کہا کہ وہ ....نہیں بلکہ اُس کی وجہ سے خُدا کا.............ظاہر ہوگا۔

63۔ شاگرد نہیں چاہتے تھے کہ یسوؔع یروشلیم جائے کیونکہ یہ اُس کیلئے.............نہ تھا۔

64۔ دو دِن اور انتظار کے بعد یسوؔع نے کہا لعزر...... ہے اَب ہمیں اُس کے پاس جانا چاہیے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 133 پر ملاحظہ کریں)

یسوؔع نے کہا قیامت اور زندگی میں ہوں

(یوحنا 11:17-37)

17۔پس یسوعؔ کو آکر معلوم ہوا کہ اُسے قبر میں رکھے چار دِن ہوئے۔18۔بیت عنیاہ یروشلیم کے نزدیک قریباً دو میل کے فاصلہ پر تھا۔19۔اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے آئے تھے۔20۔پس مرتھا یسوعؔ کے آنے کی خبر سن کر اُس سے ملنے کو گئی۔لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔21۔مرتھا نے یسوعؔ سے کہا۔اے خُداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔

22۔اور اَب بھی میں جانتی ہوں کہ جو کچھ تو خُدا سے مانگے گا وہ تجھے دے گا۔23۔یسوعؔ نے اُس سے کہا تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔24۔مرتھا نے اُس سے کہا۔میں جانتی ہوں کہ قیامت میں آخری دن جی اُٹھے گا۔25۔یسوعؔ نے اُس سے کہا۔قیامت اور زندگی تو میں ہوں۔جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔26۔اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا۔کیا تو اِس پر ایمان رکھتی ہے۔27۔اُس نے اُس سے کہا ہاں! اے خُداوند میں ایمان لا چکی ہوں کہ خُدا کا بیٹا مسیح جو دُنیا میں آنے والا تھا تو ہی ہے۔28۔یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور چپکے سے اپنی بہن مریم کو بلا کر کہا کہ اُستاد یہیں ہے اور تجھے بلاتا ہے۔29۔وہ سنتے ہی جلد اُٹھ کر اُس کے پاس آئی۔30۔یسوعؔ ابھی گاؤں میں نہیں پہنچا تھا بلکہ اُسی جگہ تھا جہاں مرتھا اُس سے ملی تھی۔31۔پس جو یہودی گھر میں اُس کے پاس تھے اور اُسے تسلی دے رہے تھے۔یہ دیکھ کر کہ مریم جلد اُٹھ کر باہر گئی اِس خیال سے اُس کے پیچھے ہو لئے کہ وہ قبر پر رونے جاتی ہے۔32۔جب مریم اُس جگہ پہنچی جہاں یسوعؔ تھا اور اسے دیکھا تو اُس کے قدموں پر گر کر اُس سے کہا۔اے خُداوند اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔33۔جب یسوعؔ نے اُسے اور اُن یہودیوں کو جو اُس کے ساتھ آئے تھے روتے دیکھا تو دِل میں نہائیت رنجیدہ ہوا۔اور گھبرا کر کہا۔34۔تم نے اُسے کہاں رکھا ہے۔اُنہوں نے کہا اے خُداوند چل کر دیکھ لے۔35۔یسوعؔ کے آنسو بہنے لگے۔36۔پس یہودیوں نے کہا۔دیکھو وہ اُس کو کیسا عزیز تھا۔37۔لیکن اُن میں سے بعض نے کہا کیا یہ شخص جس نے اندھے کی آنکھیں کھولیں اتنا نہ کر سکا کہ یہ آدمی نہ مرتا؟

جب یسوعؔ بیت عنیاہ میں پہنچا تو اُسے معلوم ہوا کہ لعزر کو مرے ہوئے چار دِن گزر چکے ہیں غالباً یسوعؔ کو لعزر کی بیماری کی خبر ایک دِن میں پہنچی تھی لیکن یسوعؔ دو دِن اور ٹھہر گیا تب یسوعؔ کو بیت عنیاہ پہنچنے میں ایک دِن اور لگ گیا۔

بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو تسلی دینے آئے تھے۔ جب اُنھوں نے سنا کہ لعزر مر چکا ہے تو وہ یروشلیم سے بیت عنیاہ آئے۔ بیت عنیاہ یروشلیم سے دو میل کے فاصلہ پر تھا۔

جب مرتھا یہ سن کر کہ یسوعؔ آ رہا ہے بھاگ کر یسوعؔ سے ملنے گئی لیکن مریم گھر پر رہی۔

مرتھا نے مضبوط ایمان کا اظہار کیا۔ اُسے یقین تھا کہ اگر یسوعؔ پہلے وہاں پہنچ جاتا تو اُس کا بھائی نہ مرتا۔ یسوعؔ اُسے شفا دے دیتا۔ اُس کا ایمان تھا کہ یسوعؔ اَب بھی اُن کی مدد کرے گا خُدا یسوعؔ کو وہ سب کچھ دے گا۔ جو وہ اُس سے مانگے گا۔

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرتھا کو اُمید نہ تھی کہ وہ لعزر کو زندہ کرے گا۔ لہذا اُس نے سارے معاملہ کو یسوعؔ کے ہاتھوں میں دے دِیا۔

یسوعؔ نے کہا کہ تیرا بھائی زندہ ہو جائے گا۔ مرتھا نے کہا میں جانتی ہوں کہ قیامت کے دِن سب مردے زندہ ہو جائیں گے۔ مگر یسوعؔ نے اُس سے کہا کہ قیامت اور زندگی میں ہوں۔ یسوعؔ کی ذات ہی مردوں کو زندہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ یسوعؔ نے کہا۔ کہ ''میں یہوواہ خُدا ہوں۔''

یسوعؔ نے کہا کہ جو کوئی مجھ پر ایمان رکھتا ہے مرے گا نہیں بلکہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ (یوحنا 16:3) یسوعؔ میں زندگی بسر کرنا ہی ابدیت کا راستہ ہے۔ ایمان دار کی روح یسوعؔ کے ساتھ رہتی ہے جبکہ بدن فنا ہو جاتا ہے۔

''وہ جو اُس پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ کبھی نہیں مرتا۔'' ایماندار کی رُوح ہمیشہ کیلئے یسوعؔ کے ساتھ رہتی ہے۔ خُدا نے ہمارے ساتھ یہ وعدہ کِیا ہے۔

یسوعؔ نے پوچھا ''مرتھا کیا تو ایمان رکھتی ہے؟'' مارتھا نے جواب دِیا۔ ہاں میں ایمان رکھتی ہوں کہ جو خُدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہی اِس دُنیا میں آنے والا تھا۔

مرتھا وہ چیزیں جانتی اور ایمان رکھتی تھی جنکو یہودی سردار اور ربی رد کرتے تھے کہ وہ ہی مسیح ہے جو دُنیا میں آنے والا تھا جس نے دُنیا کا بچانا تھا۔

اِس کے بعد مرتھا نے جا کر اپنی بہن مریم کو بتایا کہ یسوعؔ اُسے بھی ملنا چاہتا ہے۔ مریم

جلدی سے اُٹھی اور یسوعؔ کے پاس گئی۔ اُس وقت یسوعؔ ابھی گاؤں سے باہر تھا۔ وہ لوگ جو وہاں اُنہیں تسلی دینے آئے تھے مریم کے پیچھے گئے اُنہوں نے سمجھا کہ شاید وہ قبر پر رونے گئی ہے۔

مریم یسوعؔ کے قدموں میں گر کر رونے لگی۔ اُس نے مارتھا کے الفاظ دہرائے کہ اگر یسوعؔ وہاں ہوتا تو اُن کا بھائی نہ مرتا۔

مریم اونچی آواز میں رو رہی تھی اور وہ لوگ بھی جو اُس کے پیچھے آئے تھے رونے لگے یسوعؔ کا دِل بہت غمگین گیا۔

پھر وہ قبر پر گئے جہاں لعزر پڑا تھا۔ وہاں یسوعؔ کے بھی آنسو نکل پڑے۔ یہودی سمجھے کہ وہ لعزرؔ سے بہت زیادہ پیار کی وجہ سے رویا۔ کچھ نے کہا کہ وہ کیوں نہ اُسے موت سے بچا سکا؟

یسوعؔ دراصل اِسلئِے رویا کہ انسان کا گناہ کتنی بھیانک چیز ہے۔ جو موت برپا کرتا ہے۔ وہ اِس لئِے رویا کہ لوگ گناہ کے ہاتھوں مارے جاتے اور دکھ اُٹھاتے ہیں جیسا کہ ہم کلام مُقدّس میں پڑھتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہماری خاطر بھی رویا۔

یاد دہانی کی باتیں

65۔ لعزر.......................دِن سے مر چکا تھا۔

66۔ یسوعؔ نے مرتھا سے کہا ''.......................اور.............................میں ہوں۔''

67۔ وہ جو یسوعؔ پر ایمان رکھتے ہیں وہ کبھی نہ.......................گے۔

68۔ مرتھا نے تین باتوں کا اقرار کیا۔

الف۔ یسوعؔ ہی.......................ہے

ب۔ وہ خُدا کا.......................ہے۔

ج۔ وہی.............................مسیح ہے جو دُنیا میں آنے والا تھا۔

69۔ لعزر کی قبر پر جا کر یسوعؔ.............................۔

70۔ یسوعؔ اِس لئِے رویا کیونکہ...........کتنی بڑی مصیبت ہے جو...........برپا کرتا ہے۔

71۔ یسوعؔ تمام.......................... کیلئے رویا جو گناہ کے ہاتھوں دُکھ اُٹھا رہے تھے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 133 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے لعزر کو آواز دی۔

(یوحنا 11:38-44)

38۔ یسوعؔ پھر اپنے دِل میں نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا وہ ایک غار تھا اور اُس پر پتھر دھرا تھا۔
39۔ یسوعؔ نے کہا پتھر کو ہٹاؤ۔ اُس مرے ہوئے شخص کی بہن مرتھا نے اُس سے کہا اے خُداوند اِس میں
سے تو اب بدبو آتی ہے کیونکہ اِسے چار دِن ہو گئے ہیں۔ 40۔ یسوعؔ نے اُس سے کہا کیا میں نے تجھ
سے کہا نہ تھا کہ اگر تو ایمان لائے گی۔ تو خُدا کا جلال دیکھے گی؟ 41۔ پس اُنہوں نے اُس پتھر کو ہٹا دیا پھر
یسوعؔ نے آنکھیں اُٹھا کر کہا کہ اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سُن لی۔ 42۔ اور مجھے تو
معلوم تھا۔ کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے مگر اِن لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں۔ میں نے یہ کہا تا کہ
وہ ایمان لائیں کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔ 43۔ اور یہ کہہ کر اُس نے بلند آواز سے پکارا کہ اے لعزر نکل
آ۔ 44۔ جو مر گیا تھا وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا۔ اور اُس کا چہرہ رومال سے لپٹا ہوا تھا۔
یسوعؔ نے اُن سے کہا اِسے کھول کر جانے دو۔

یسوعؔ غمگین ہوا۔ وہ لعزر کی قبر پر آیا۔ وہ قبر میدان میں آج کی طرح کی قبر نہ تھی۔ وہ ایک غار تھی جس کے منہ کے اوپر بڑا پتھر رکھا جاتا تھا۔

اُس نے کہا کہ اِس پتھر کو ہٹاؤ۔ لیکن مارتھا نے جواب دِیا اور اُس کی وضاحت کی کہ لعزر کو مرے ہوئے چار دِن ہو چکے ہیں۔ اِس کی لاش سے بدبو آ رہی ہوگی۔

یسوعؔ کا جواب نہ صرف مارتھا کیلئے بلکہ اُس کے شاگردوں کیلئے بھی تھا۔ کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ اگر تم ایمان رکھو گے تو خُدا کا جلال دیکھو گے۔ اُس نے شاگردوں سے وعدہ کیا تھا کہ خُدا اِس سے اپنا جلال اپنے بیٹے میں ظاہر کرے گا۔ وہ کہہ چکا تھا کہ لعزر کی بیماری اُس کی موت کا باعث نہ ہوگی۔

اُنہوں نے پتھر کو ہٹا دیا اور یسوعؔ نے باپ سے اونچی آواز میں دُعا کی۔ اُس نے خُدا

باپ کا شکر کیا اور کہا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ اُس نے یہ دُعا اِس طرح اِس لِئے کی تا کہ لوگ ایمان لائیں کہ باپ نے اُسے بھیجا ہے۔ بعض ابھی تک شک میں تھے۔

یسوعؔ نے لعزر کو بلند آواز سے پکارا۔ ''لعزر باہر نکل آ''۔

وہ کفن میں لپٹا ہوا تھا۔ یسوعؔ نے لوگوں سے کہا کہ کفن کو اِس سے ہٹا دو۔

لعزر جو مر چکا تھا اور اُس کا جسم بدبودار ہو گیا تھا۔ وہ زندہ ہو گیا۔ یسوعؔ خُدا کا کلمہ ہے جو زندگی ہے۔ (یوحنا 4:1) وہ اپنے کلام سے زندگی عطا کرتا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

72۔ قبر پر یسوعؔ نے بلند آواز سے کہا۔ ''لعزر.......................... .... آ۔

73۔ لعزر جو مر چکا تھا وہ.............................. ہو کر قبر سے باہر آ گیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

دشمنوں نے یسوعؔ کو مار دینے کی سازش کی۔

(یوحنا 11:45-57)

45۔ پس بہتیرے یہودی جو مریم کے پاس آئے تھے۔ اور جنہوں نے یسوعؔ کا یہ کام دیکھا اُس پر ایمان لائے۔ 46۔ مگر اُن میں سے بعض نے فریسیوں کے پاس جا کر اُنہیں یسوعؔ کے کاموں کی خبر دی۔ 47۔ پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے صدرِ عدالت کے لوگوں کو جمع کر کے کہا۔ ہم کرتے کیا ہیں؟ یہ آدمی تو بہت معجزے دکھاتا ہے۔ 48۔ اگر ہم اُسے یونہی چھوڑ دیں تو سب اُس پر ایمان لے آئیں گے اور رومی آ کر ہماری جگہ اور قوم دونوں پر قبضہ کر لیں گے۔ 49۔ اور اُن میں سے کائفا نام ایک شخص نے جو اُس سال سردار کاہن تھا۔ اُن سے کہا تم کچھ نہیں جانتے۔ 50۔ اور نہ سوچتے ہو کہ تمہارے لِئے یہی بہتر ہے۔ کہ ایک آدمی امت کے واسطے مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو۔ 51۔ مگر اُس نے یہ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ بلکہ اُس سال سردار کاہن ہو کر نبوت کی کہ یسوعؔ اُس قوم کے واسطے مرے گا۔ 52۔ اور نہ صرف اُس قوم کے واسطے بلکہ اِس واسطے بھی کہ خُدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے۔ 53۔ پس وہ اِسی

روز سے اُسے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے۔54۔پس اُس وقت سے یسوؔع یہودیوں میں اعلانیہ نہیں پھرا بلکہ وہاں سے جنگل کے نزدیک کے علاقوں میں افراہیم نام ایک شہر کو چلا گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہیں رہنے لگا۔55۔اور یہودیوں کی عیدِ فسح نزدیک تھی اور بہت لوگ فسح سے پہلے دیہات سے یروشلیم کو گئے۔تاکہ اپنے آپ کو پاک کریں۔56۔پس وہ یسوؔع کو ڈھونڈنے اور ہیکل میں کھڑے ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا وہ عید میں نہیں آئے گا؟57۔اور سردار کاہنوں اور فریسیوں نے حکم دے رکھا تھا کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ وہ کہاں ہے تو اطلاح دے تاکہ اُسے پکڑ لیں۔

بہت سے یہودی اُسکے کاموں کو دیکھ کر اُس پر ایمان لائے لیکن بعض فریسیوں یعنی اُسکے دشمنوں کے پاس گئے تب فریسیوں نے اختیار والوں کو صدرِ عدالت میں جمع کیا اور آپس میں مشورہ کیا۔

فریسی خوف زدہ تھے کہ ہر روز لوگ اُس پر ایمان لا رہے تھے وہ اِس بات سے بھی خوفزدہ تھے کہ جب رومیوں کو اِس بارے میں معلوم ہوگا۔وہ فوج کے ذریعہ ہیکل اور قوم کو تباہ کر دیں گے۔

سردار کاہن کائفا نے اپنی قوم کو تباہی سے بچانے کیلئے کہا لیکن خُدا نے اُسکے وسیلہ سے لوگوں کے سامنے یسوؔع کی موت کی پیشین گوئی کی۔کائفا نے کونسل کو سختی سے کہا کہ یاد رکھیں ''قوم کیلئے ایک آدمی کا مرنا بہتر ہے۔'' نہ کہ پوری قوم تباہ ہو جائے۔'' وہ مرنے والا یسوؔع ہی تھا۔

دراصل کائفا یسوؔع کو ''چھوڑنا'' نہ چاہتا تھا۔اِس لِئے کہتا ہے کہ یسوؔع ساری یہودی قوم کیلئے مرے گا۔یسوؔع خُدا کے بیٹوں کیلئے مرے گا جو ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اور ساری دُنیا میں ہیں۔بطورِ نجات دہندہ ضرور مرے گا اور ہمارے لِئے ہمیشہ کی زندگی مہیا کرے گا۔وہ اپنی موت کے وسیلہ سے زمین پر ایک کلیسیاء کی شکل میں لوگوں کو اکٹھا کرے گا۔

چنانچہ یہودیوں نے یسوؔع کو مار دینے کا منصوبہ بنایا۔

یسوؔع عوام کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا وہ جنگل کی طرف ایک چھوٹے سے گاؤں افراہیم میں چلا گیا۔وہاں وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ رہا۔

عیدِ فسح نزدیک تھی (یہ یسوؔع مسیح کی خدمت میں تیسری عیدِ فسح تھی) بہت لوگ پاکیزگی کیلئے یروشلیم میں عید کے موقع پر آئے تھے۔وہ اِس عیدِ فسح پر پاک ہونا چاہتے تھے۔

بہت سے لوگ یسوعؔ کی بابت سوچتے تھے۔جن میں سے بہتوں نے لعزر کو زندہ کرنے کے بارے میں سن رکھا تھا۔وہ جانتے تھے کہ اختیار والے اُسے قتل کرنا چاہتے تھے۔سردار کاہن اور فریسیوں نے حکم دیا تھا۔جو آدمی یسوعؔ کے بارے میں یہ جانتا ہو وہ بتائے کہ وہ کہاں ہے۔وہ یسوعؔ کو پانے کے منتظر تھے۔''ہر گلی میں یسوعؔ کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں۔

یاددہانی کی باتیں

74۔فریسی لعزرؔ کے زندہ ہونے کی خبر سُن کر خوفزدہ ہوگئے کہ.........اُنکے خلاف کھڑے ہوجائیں گے۔

75۔کائفا نے اختیار والے یہودیوں سے کہا بہتر ہے کہ...........آدمی تمام لوگوں کیلئے مرجائے۔

76۔دراصل کائفا نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یسوعؔ تمام.......................کیلئے مرے گا۔

77۔اختیار والے یہودیوں نے یسوعؔ کو.......................کا منصوبہ بنایا تھا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 133 پر ملاحظہ کریں)

یاددہانی کی باتیں جوابات

1۔الف۔خطرہ۔ب۔باپ۔2۔حیران۔3۔جانتا۔4۔خُدا۔5۔سچی۔ایمان۔6۔انصاف۔7۔مسیح۔
8۔گرفتار۔9۔آسمان۔10۔زندگی۔11۔رُوح القدّس۔12۔مسیح۔13۔بات۔14۔شریعت۔
15۔نیکدیمس۔انصاف۔16۔موسیٰ، رومی۔17۔زناکاری۔18۔گُناہ۔19۔گُناہ۔20۔گُناہ، سزا۔
21۔نور۔22۔باپ۔23۔مریں۔24۔باپ۔25۔کلام، قائم۔26۔گُناہ، سزا۔27۔غلام۔
28۔یسوعؔ۔29۔ابلیس۔30۔جھوٹ۔31۔بدروح۔32۔دِن، خوش۔33۔میں۔34۔خُدا۔
35۔گُناہ۔36۔جلال۔37۔بینائی۔38۔فریسیوں۔39۔خُدا۔40۔گُناہ۔41۔نبی۔42۔ساتھ
۔43۔ابنِ آدم۔44۔سجدہ۔45۔اندھے دیکھیں، دیکھتے، نہ دیکھیں۔46۔ایمان۔47۔رَدّ۔48۔آواز
۔49۔جھوٹے۔50۔دروازہ۔51۔یسوعؔ۔52۔اچھا۔53۔جان۔54۔اَور۔55۔جی۔56۔مرضی
۔57۔مسیح۔ 58 ۔کہا، ایمان۔59۔ابدیت۔60۔خُدا۔61۔سچا۔62۔مرا۔جلال۔63۔محفوظ۔
64۔مرچکا۔65۔چار۔66۔قیامت، زندگی۔67۔مریں۔68۔الف۔مسیح۔ ب۔بیٹا۔ ج۔خُدا کا۔
69۔رویا۔70۔گُناہ، موت۔71۔لوگوں۔72۔باہرنِکل۔73۔زِندہ۔74۔رومی۔75۔ایک۔
76۔لوگوں۔77۔ماردینے۔

امتحان: ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

پانچواں حصہ

برائے مہربانی یاددہانی کی باتوں کی نظرثانی کریں۔

1۔ یسوعؔ گلیل میں ٹھہر گیا کیونکہ اُس کی جان.............................. میں تھی۔

2۔ یسوعؔ کی تعلیمات.............................. کی طرف سے تھیں۔

3۔ یسوعؔ نے کہا کہ وہ وہاں جائے گا۔ جہاں اُس کے دشمن نہیں جا سکتے۔ وہ................. پر جانے کی بابت کہہ رہا تھا۔

4۔ یسوعؔ نے کہا ایمان والے میں.............................. کے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں گی۔

5۔ ہیکل کے محافظ یسوعؔ کو گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ایک نے بھی نہ............ کہ وہ کہاں ہے۔

6۔ جب یہودی زنا میں گرفتار عورت کو یسوعؔ کے پاس لائے تو یسوعؔ نے اُن سے کہا کہ پہلا پتھر وہ مارے جو بے................. ہے۔

7۔ یسوعؔ نے عورت کا گُناہ معاف کر دیا اور کہا جا پھر.............................. نہ کرنا۔

8۔ یسوعؔ نے اپنے آسمانی.............................. کی خوشی کیلیئے سب کچھ کیا۔

9۔ حقیقی شاگرد یسوعؔ کے.............................. پر قائم رہیں گے۔

10۔ جو گُناہ کرتا ہے گُناہ کا.............................. ہے۔

11۔ یسوعؔ نے ہمیں گُناہ کی غلامی سے.............................. کر دیا ہے۔

12۔ یسوعؔ نے کہا ''ابرہام سے پہلے..............................''

13۔ یہودی اُسے سنگسار کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو.............................. کہا۔

14۔ یسوعؔ اندھے کو بینائی دے سکتا ہے۔ کیونکہ خُدا اُس کے.............................. ہے۔

15۔ وہ جو یسوعؔ پر ایمان رکھتے ہیں وہ روحانی اندھے نہیں ہیں۔ وہ................. سکتے ہیں۔

16۔یسوعؑ کورد کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ بینا ہیں لیکن وہ روحانی طور پر.................. ہیں ۔

17۔یسوعؑ نے کہا'' .... چرواہا میں ہوں۔''

18۔یسوعؑ نے کہا کہ وہ بھیڑوں کیلیئے اپنی............................. دیتا ہے۔

19۔یسوعؑ اپنی بھیڑوں کی............................. حفاظت کرتا ہے۔

20۔یسوعؑ نے کہا کہ صحائف کی ہر بات............................. ہے

21۔یسوعؑ نے مارتھا سے کہا'' .... اور..................... میں ہوں۔''

22۔یسوعؑ نے................................. لعزر کو آواز دیکر قبر میں زندہ کر دیا۔

23۔اختیار والوں نے یسوعؑ کو............................. کا منصوبہ بنایا ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 234 پر ملاحظہ کریں)

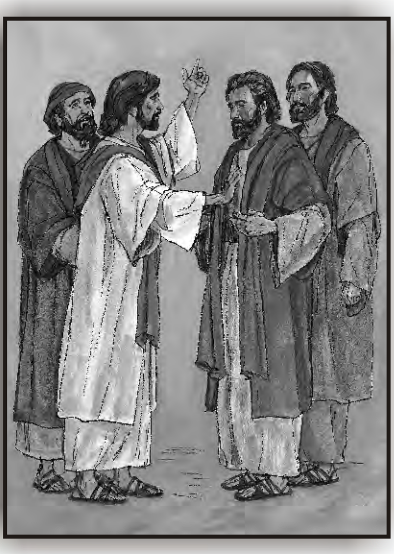

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

باب ششم

یسوع نے اپنی موت کے لئے شاگردوں کو کیسے تیار کیا۔

یوحنا 1:12 تا یوحنا 26:17

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

بابِ ششم

یسوؔع نے اپنی موت کیلیئے شاگردوں کو کیسے تیار ِکیا۔

یسوع مریم کے اُس پر عطر ڈالنے کی وضاحت کرتا ہے۔

(یوحنا 12:1-11)

1- پھر یسوع فسح سے چھ روز پہلے بیت عنیاہ میں آیا۔ جہاں لعزر تھا جسے یسوع نے مردوں میں سے جلایا
تھا۔2-وہاں انہوں نے اس کے واسطے شام کا کھانا تیار کیا۔اور مرتھا خدمت کرتی تھی مگر لعزر اُن میں سے
تھا جو اُس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے۔3- پھر مریم نے جٹاماسی کا آدھ سیر خالص اور بیش قیمت عطر
لے کر یسوع کے پاؤں پر ڈالا اور اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے اور گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا۔
4- مگر اُس کے شاگردوں میں سے ایک شخص یہوداہ اسکریوتی جو اُسے پکڑوانے کو تھا کہنے لگا۔
5- یہ عطر تین سو دینار میں بیچ کر غریبوں کو کیوں نہ دیا گیا۔ 6- اُس نے یہ اس لئے نہ کہا کہ اس
کو غریبوں کی فکر تھی بلکہ اس لئے کہ چور تھا۔اور چونکہ اُس کے پاس اُن کی تھیلی رہتی تھی۔اس میں جو کچھ
پڑتا وہ نکال لیتا تھا۔7-پس یسوع نے کہا۔اسے یہ عطر میرے دفن کے دن کیلیئے رکھنے دے۔8- کیونکہ
غریب غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔لیکن میں ہمیشہ تمہارے پاس نہ رہونگا۔9-پس یہودیوں میں سے
عوام یہ معلوم کر کے کہ وہ وہاں ہے نہ صرف یسوع کے سبب سے آئے بلکہ اس لئے بھی کہ لعزر کو دیکھیں
جسے اس نے مردوں میں سے جلایا تھا۔10- لیکن سردار کاہنوں نے مشورہ کیا۔کہ لعزر کو بھی مار ڈالیں۔
11- کیونکہ اُس کے باعث بہت سے یہودی چلے گئے اور یسوع پر ایمان لائے۔

عیدِ فسح سے چھ دن پہلے یسوع یروشلیم کے قریب بیت عنیاہ میں آیا وہ مریم،مرتھا اور لعزر کے گھر کیا۔انہوں نے یسوع کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔لعزر جسے یسوع نے زندہ کیا تھا۔یسوع کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تھا۔

مریم (آدھا لیٹر) قیمتی عطر لائی۔اور اُسے یسوع کے پاؤں پر انڈیل دیا اور اپنے

بالوں سے صاف کرنے لگی۔خوشبو سے سارا گھر معطر ہوگیا۔

یسوع کے ایک شاگرد یہوداہ اسکریوتی نے مریم کے اس کام کو ناپسند کیا۔ یہ وہی یہُوداہ تھا۔جس نے یسوع کو پکڑوانا تھا۔اُس نے اعتراض کیا کہ یہ عطر ضائع کردیا ہے۔ یہ عطر ایک سال کی تنخواہ کے برابر قیمتی تھا۔اسے بیچ کر غریبوں کی مدد کی جاسکتی تھی۔

یہ اچھا خیال تھا لیکن یہوداہ اِس لِئے کہہ رہا تھا کیونکہ جو پیسہ یسوع اور اُسکے شاگردوں کیلئے اکٹھا ہوتا تھا وہ اُسے اپنے لئے رکھ لیتا تھا۔اسلئے اس عطر کی قیمت کے متعلق سوچنا شروع کیا۔

یسوع نے یہوداہ کے دل کے گناہ کو فاش نہ کیا۔لیکن وہ جانتا تھا۔اُس نے سادا الفاظ میں کہا۔''اسے تنہا چھوڑ دو''اُس نے ایک بار پھر پیشن گوئی کی کہ کیا ہونے والا ہے۔یسوع جانتا تھا۔اسی لیئے اُس نے کہا یہ ''عطر'' میرے دفن کے لئے تھا۔

ہوسکتا ہے کہ مریم کو اس بات کا اندازہ ہو کہ یسوع بہت جلدی مرنے والا ہے۔یسوع جانتا تھا۔اسی لِئے اُس نے کہا۔کہ غریب غرباء تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے۔اس نے اس بات کو بھی واضع کردیا کہ میں ہمیشہ تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔

یسوع یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ غریبوں کی مدد نہ کرو۔وہ دراصل یہ کہہ رہا تھا۔کہ یہ اُسکی عزت کرنے کا وقت ہے اور اُسکی موت کے بعد دوبارہ یہ وقت نہیں آئیگا۔ یہ بات ہر زمانہ کے لوگوں کے لِئے ہے۔کہ ہر چیز سے پہلے یسوع کی تعظیم کی جائے۔

بہت سے یہودی یسوع اور لعزر سے ملنے آئے جِسے اُس نے زندہ کیا تھا۔

یسوع کے دشمنوں نے دیکھا کہ لوگ یسوع پر ایمان لا رہے ہیں کیونکہ اُس نے لعزر کو زندہ کیا تھا۔تو انہوں نے لعزر کو بھی مار دینے کا منصوبہ بنایا۔

یاددہانی کی باتیں

1-مریم نے یسوع کے پاؤں پر------ڈالا اور اپنے-------سے صاف کیا۔

2- یہوداہ اسکر یوتی نے شکائت کی کہ یہ رقم------ میں تقسیم کی جاسکتی تھی۔
3- یہوداہ چاہتا تھا کہ وہ رقم اُس کے پاس آئے۔ وہ اس گروپ کا خزانچی تھا۔ اور وہ------ تھا۔
4- یسوع نے کہا کہ یہ عطر اُسکے----- کے لئے ہے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

لوگوں نے یسوعؑ کا بادشاہ کی حیثیت سے استقبال کیا۔

(یوحنا 12:12-19)

12- دوسرے دن بہت سے لوگوں نے جو عید میں آئے تھے۔ یہ سُن کر کہ یسوع یروشلیم میں آتا ہے۔
13- کھجور کی ڈالیاں لیں اور اُس کے استقبال کو نکل کر پکارنے لگے۔ ہوشعناء مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر سے آتا ہے۔ اور اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ (زبور 118:25-26) 14- جب یسوع کو گدھے کا بچہ ملا تو اُس پر سوار ہوا۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ 15- اے صیعون کی بیٹی مت ڈر۔ دیکھ تیرا بادشاہ گدھے کے بچہ پر سوار ہوا آتا ہے۔ (ذکریاہ 9:9) 16- اُس کے شاگرد پہلے تو یہ باتیں نہ سمجھ سکے لیکن جب یسوع اپنے جلال کو پہنچا۔ تو اُن کو یاد آیا کہ یہ باتیں اُس کے حق میں لکھی ہوئی تھیں۔ اور لوگوں نے اُس کے ساتھ یہ سلوک کیا تھا۔ 17- پس اُن لوگوں نے گواہی دی۔ جو اُس وقت اُس کے ساتھ تھے جب اُس نے لعزر کو قبر سے باہر بلایا۔ اور مردوں میں سے جلایا تھا۔ 18- اسی سبب سے لوگ اُس کے استقبال کو نکلے کہ انہوں نے سنا تھا کہ اُس نے یہ معجزہ دکھایا ہے۔ 19- پس فریسیوں نے آپس میں کہا۔ سوچو تو تم سے کچھ نہیں بن پڑتا۔ دیکھو جہان اُسکا پیرو ہو چلا۔ اگلے روز ایک بہت بڑی بھیڑ عید فسح کے موقع پر جمع تھی اور یسوع یروشلیم کی طرف آرہا تھا۔ انہوں نے کھجور کی ڈالیاں ہاتھوں میں لیں اور یسوع کے استقبال کو نکلے انہوں نے اونچی آواز میں زبور 118:25-26 آیات کے مطابق کہنا شروع کر دیا ہوشعناء مبارک ہے۔ وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے   وہ اُسکی بادشاہ کے طور پر تعظیم کرنے لگے۔

ہوشعناء کا مطلب ہے میری دعا سن اور بچا یہ زبور ہیکل کے مزامیر کا حصہ ہے جو عید فسح پر گائے جاتے تھے۔ خاص طور پر یہ زبور اُس وقت گائے جاتے تھے جب فسح کے برّے ذبح

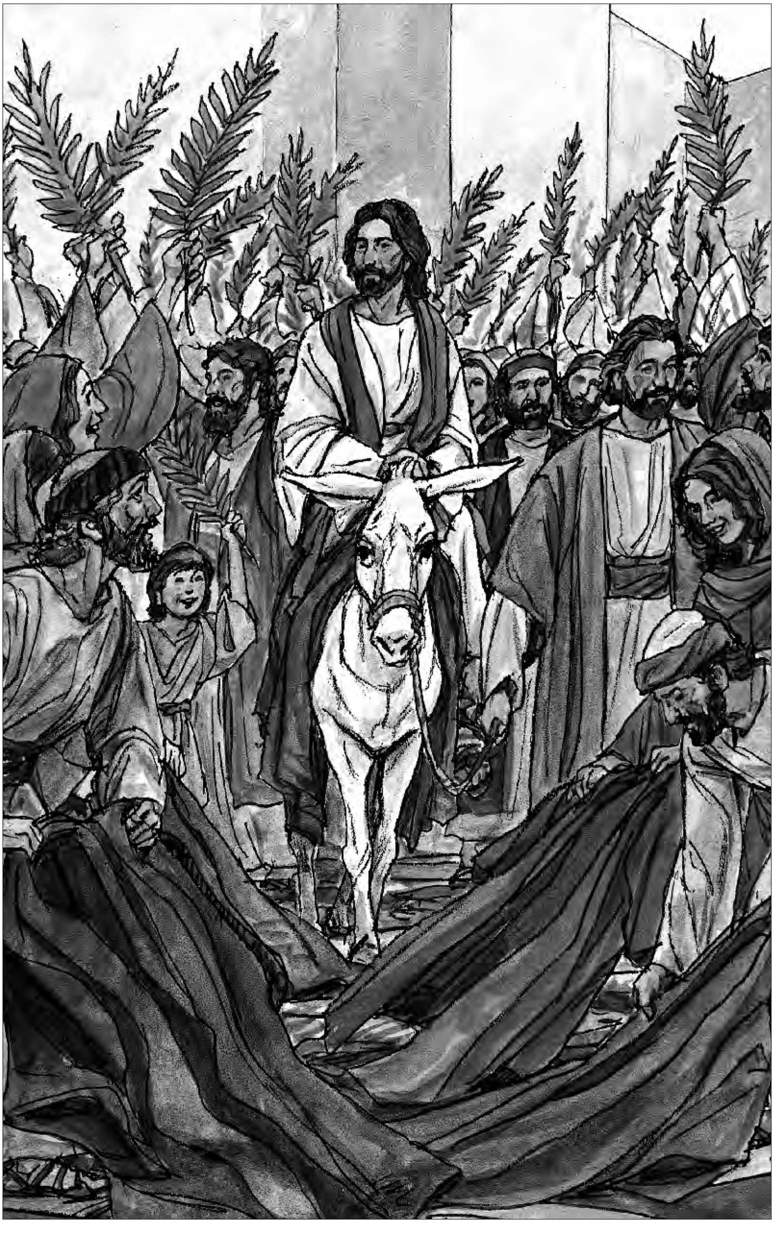

یسوع کی یروشلیم کو آمد

کِئے جاتے تھے۔لیکن اَب وہ اُس راہ پہ یہ گیت گا رہے کہ خدا کا برہ جو قربان ہونے والا تھا لیکن وہ اس گیت کو یسوع کے لئے بطور بادشاہ کے گا رہے تھے۔وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ یروشلیم میں مرنے کیلئے جا رہا ہے۔

یسوع جوان گدھے پرسوار ہوکر آیا۔یہ زکریا (9:9) کی پیشنگوئی پوری ہو رہی تھی۔شہر صیّون خوف نہ کر دیکھ تیرا بادشاہ آتا ہے وہ گدھے پرسوار ہے یسوع ہی مسیح ہے۔جو داؤد بادشاہ کے خاندان سے تھا۔وہ یروشلیم میں حمد وتعریف کے گیتوں کے ساتھ بڑے جلال میں داخل ہوا۔

یسوع کے مردوں میں سے جی اٹھنے اور اپنے جلال میں آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد شاگردوں کو اس بات کی سمجھ آئی۔تمام مسیحی اس دن کو کھجوری اتوار کے نام سے مناتے ہیں۔

بھیڑ میں سے جن لوگوں نے یسوع کو لعزر کو زندہ کرتے دیکھا تھا۔انہوں نے بہت سے لوگوں کو بتایا جو عید فسح پر ملک کے دوسرے حصوں سے جمع ہوئے تھے۔تاہم لوگ جوق در جوق اس آدمی کو دیکھنے کو آئے جس نے ایسا معجزہ کِیا تھا۔یسوع کی یہ تعریف فریسیوں کو پہلے کی نسبت زیادہ بری لگی۔انہوں نے کہا کہ ساری دنیا اُس کے پیچھے ہوئی ہے۔

یاددہانی کی باتیں

5-وہ لوگ جو یروشلیم عید فسح منانے آئے تھے............کی ڈالیاں لئے اُس کے استقبال کو نکلے۔

6-انہوں نے یسوع کی تعریف زبور 118:--------کے الفاظ میں کی کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔

7-وہ اعلان کر رہے تھے کہ یسوعؔ اسرائیل کا--------ہے۔

8-یسوع نے گدھے کی سواری کی اور --------- کی پیشن گوئی یہاں پوری ہوئی۔

9-فریسی یسوع کی مسلسل کامیابی سے بہت پریشان تھے کہ تمام------یسوع کے پیرہ کار ہو رہے تھے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 180 پر ملاحظہ کریں)

یسوع نے دوبارا اپنی موت کی پیشن گوئی کی۔

(یوحنا12:20-36)

20-جو لوگ عید میں پرستش کرنے آئے تھے۔اُن میں بعض یونانی تھے۔21-پس انہوں نے فلپس کے پاس جو بیت صیدا گلیل کا تھا۔آ کر اُس سے درخواست کی کہ جناب ہم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ 22-فلپس نے آکر اندریاس سے کہا۔پھر اندریاس اور فلپس نے آکر یسوع کو خبر دی۔23-یسوع نے جواب میں اُن سے کہا۔وہ وقت آ گیا کہ ابن آدم جلال پائے۔24-میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے۔لیکن جب مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ 25-جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے۔وہ اسے کھو دیتا ہے اور جو دنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے۔وہ اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفوظ رکھے گا۔26-اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہولے اور جہاں میں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہوگا۔اگر کوئی میری خدمت کرے تو باپ اسکی عزت کریگا۔ 27-اَب میری جان گھبرائی ہے پس میں کیا کہوں۔اے باپ مجھے اِس گھڑی سے بچا۔لیکن نہیں اسی سبب سے تو اس گھڑی کو پہنچا ہوں۔28-اے باپ اپنے نام کو جلال دے پس آسمان سے آواز آئی کہ میں نے اُس کو جلال دیا ہے اور پھر بھی دونگا۔29-اور جو لوگ کھڑے سن رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ بادل گرجا اوروں نے کہا کہ فرشتہ اُس سے ہمکلام ہوا۔30-یسوع نے جواب میں کہا کہ یہ آواز میرے لئے نہیں بلکہ تمہارے لئے آئی ہے۔31-اب دنیا کی عدالت کی جاتی ہے۔اب دنیا کا سردار نکال دیا جائیگا۔ 32-اور میں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤنگا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔33-اُس نے اس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہوں 34-لوگوں نے اُس کو جواب دیا کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے۔کہ مسیح ابد تک رہیگا پھر تو کیونکر کہتا ہے کہ ابن آدم کا اونچے پر چڑھانا ضرور ہے۔اور ابن آدم کون ہے۔35-پس یسوع نے اُن سے کہا کہ اور تھوڑی دیر تک نور تمھارے درمیان ہے۔جب تک نور تمہارے ساتھ ہے چلے چلو۔ایسا نہ ہو کہ تاریکی تمہیں آ پکڑے اور جو تاریکی میں چلتا ہے وہ نہیں جانتا کہ کدھر جاتا ہے۔36-جب تک نور تمہارے ساتھ ہے نور پر ایمان لاؤ۔تاکہ نور کے فرزند بنو۔اَب اسرائیل کے کچھ یہودیوں کو یسوع کے ساتھ دلچسپی تھی۔کئی یونانی جو اس عید میں شریک

تھے۔انہوں نے فلپس سے کہا کہ ہم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہیں۔فلپس نے اندریاس سے کہا۔

اور پھر دونوں نے یسوع سے کہا۔اس کے بعد یونانیوں کے ساتھ کیا ہوا یہ ہم نہیں جانتے۔یسوع نے اس سوال کے جواب میں ایک اور موضوع پر تعلیم دینا شروع کردی۔ہم اس سے یہ سیکھ سکتے ہیں کہ ہمیں یسوع کو دیکھنے کے لئے روح القدس کی ضرورت ہے

یسوع نے جواب میں ان سے کہا وہ وقت آ پہنچا۔کہ ابن آدم جلال پائے۔اب وہ اُس کام کو ضرور ہی مکمل کریگا جس کے لِئے باپ نے اُسے بھیجا ہے۔

تاہم اس سے پہلے لعزر کی قبر پر اُس نے اپنا جلال ظاہر کیا۔یہ سکھانے کے لئے یسوع نے گندم کے دانے کی مثال پیش کی۔کہ گیہوں کے دانے کو زمین میں بویا جاتا ہے۔اور وہ مر جاتا ہے۔اگتا اور پھر بہت سا پھل لاتا ہے اور بہت سا بیج پیدا کرتا ہے۔اِس لِئے یسوع دنیا کے گناہوں کے لئے مر گیا۔لیکن وہ ایک بار مرنے کے بعد زندہ ہوجائیگا۔اُسکی موت اور پھر جی اٹھنا گویا ایک بہت بڑی پیداوار ہے۔بہت سے لوگ اُس پر ایمان لاکر ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔

جب ہم یسوع کی پیروی کرتے اور اُسکی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ہم ہر وقت اُسکے ساتھ اور وہ ہمارے ساتھ رہتا ہے۔باپ اُنکی عزت کرتا ہے جو بیٹے کی خدمت کرتے ہیں۔

اب یسوع اپنے اُس وقت کو دیکھ رہا تھا جب وہ دکھ اٹھانے کو تھا۔وہ بہت غمگین تھا۔لیکن وہ اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹا۔وہ منصوبہ کے مطابق مرنے کو تھا۔اُس نے خدا سے کہا اے باپ اپنے نام کو جلال دے

خدا نے آسمان سے آواز دی میں نے اپنے نام کو جلال دیا ہے۔اور پھر بھی دونگا۔اُسکی آواز بادل کی گرج کی طرح تھی بعض نے کہا کہ یہ بادل گرجا ہے۔اور بعض نے کہا کہ یہ فرشتہ کی آواز ہے۔خدا کی یہ آواز وہاں موجود لوگوں کیلئے تھی۔انہیں سمجھنا چاہیئے کہ دُنیا کی روحانی بہتری کیلئے تھا۔خُدا ہمیشہ اپنے لوگوں کے ساتھ وفادار رہتا ہے۔اُس نے تمام وعدے پورے کِئے۔اَب وہ پھر یسوعؔ کی موت اور جی اُٹھنے کے باعث اپنے نام کو جلال دینے والا تھا۔

پھر یسوع نے کہا وہ کیسے مریگا اور اُس کی صلیبی موت کا دُنیا پہ کیا اثر ہوگا۔ اب گناہ بھری دنیا کی عدالت کا وقت آ گیا ہے۔ پہلے دنیا کا شہزادہ فتح مند ہوگا۔ اور ابلیس کا سر کچلا جائیگا۔ یسوع خدا کے بیٹے کی موت جب وہ صلیب پر چڑھایا جائے گا ابلیس پر فتح کا اعلان ہوگی

اپنی صلیبی موت کی بدولت یسوع تمام لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیگا۔ وہ جو یقین رکھتے ہیں کہ یسوعؑ ان کے گناہوں کی قیمت ادا کرنے کیلئے صلیب پہ مُوئے بچ جائیں گے اور وہ جو ایمان نہیں لائے اُنہیں رد کر دیا جائے گا۔ یسوع نے یہ حقیقت (یوحنا 36:3) میں بیان کی۔ اُس نے اِس بات کو اپنی صلیبی موت کے ساتھ منسلک کر دِیا۔ اُس وقت لوگ غالبًا پریشانی کی وجہ سے یسوعؑ کی بات کو نہ سمجھ سکے۔ تاہم انہوں نے اس خیال کو رد کر دیا۔ وہ جانتے تھے کہ صحائف میں آیا ہے کہ یسوع ہمیشہ زندہ رہیگا۔ ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ وہ مریگا اور یہ کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھیگا۔

تب یسوع نے ان سے کہا کہ وہ تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہے وہ نور ہے۔ تمہیں اس نور میں چلنا چاہئے۔ جو کوئی اندھیرے میں چلتا ہے وہ اپنا راستہ بھول جاتا ہے۔ اگر وہ نور پر بھروسہ کرتے ہیں تو وہ نور کے فرزند کہلاتے ہیں۔

ایک بار پھر یسوع نے ذرا مختلف انداز سے لوگوں کو تعلیم دی اور کہا۔ کہ ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ۔ اس کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا اور ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

__یاددہانی کی باتیں__

10- بعض...... جو عید فسح میں شریک تھے انہوں نے فلپس سے کہا ہم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

11- یسوع نے گیہوں کے.......... کی مثال دیکر اپنی موت اور جی اٹھنے کے بارے میں سکھایا۔

12- اس سے پہلے یسوع نے لعزر کی........................ پر اپنا جلال ظاہر کیا تھا۔

13- اس دنیا کا سردار .... ہے۔

14- جب یسوع نے کہا کہ وہ اونچے پر چڑھایا جائیگا۔ تو وہ اپنی .... پہ موت کی بابت کہہ رہا تھا۔

15-خدا نے یسوع کو جواب دیا جو یہ آواز بادل کی------------- کی آواز تھی اس نے کہا کہ وہ ایک بار پھر اپنے نام کو----------------- دیگا۔

16-ان تمام لوگوں کی عدالت ہو چکی۔ جو یسوع کی----------- میں شریک ہوئے۔

17-وہ جو یسوع پر ایمان نہیں رکھتے وہ------------ کیے جائیں گے۔

18-وہ جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں----------- جائیں گے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

جو یہودی یسوع پر ایمان نہیں لائے تھے۔ وہ ابھی تک یسوع کے خلاف تھے۔

(یوحنا 12:37-50)

37-اور اگرچہ اس نے اُنکے سامنے اتنے معجزے دکھائے تو بھی وہ اس پر ایمان نہ لائے۔ یسوعؔ یہ باتیں
کہہ کر چلا گیا اور اُن سے اپنے آپ کو چھپایا۔ 38- تاکہ یسعیاہ نبی کا کلام پورا ہو۔ جو اس نے کہا کہ۔
اے خدا ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا ہے؟ اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا ہے؟ (یسعیاہ 53:1)
39-اس سبب سے وہ ایمان نہ لا سکے کہ یسعیاہ نے پھر کہا۔ 40- اُس نے ان کی آنکھوں کو اندھا اور ان
کے دل کو سخت کر دیا ایسا نہ ہو کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع کریں۔ اور میں انہیں
شفا بخشوں۔ (یسعیاہ 6:10) 41-یسعیاہ نے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ اُس نے اُسکا جلال دیکھا اور اس
نے اسی کے بارے میں کلام کیا۔ 42- تو بھی سرداروں میں سے بھی بہتیرے اس پر ایمان لائے۔ مگر
فریسیوں کے سبب سے اقرار نہ کرتے تھے۔ تا ایسا نہ ہو کہ عبادت خانہ سے خارج کئے جائیں۔
43- کیونکہ وہ خدا سے عزت حاصل کرنے کی نسبت انسان سے عزت حاصل کرنا زیادہ چاہتے
تھے۔ 44- یسوع نے پکار کر کہا جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ مجھ پر نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا
ہے۔ 45- جو مجھے دیکھتا ہے۔ وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ 46- میں نور ہو کر دنیا میں آیا ہوں۔
تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے۔ اندھیرے میں نہ رہے۔ 47- اگر کوئی میری باتیں سنکر ان پر عمل نہ کرے
تو میں اسکو مجرم نہیں ٹھہراتا۔ کیونکہ میں دنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دنیا کو نجات دینے آیا ہوں 48- جو مجھے

نہیں مانتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا۔ اسکا ایک مجرم ٹھہرانے والا ہے۔یعنی جو کلام میں نے ِکیا ہے۔آخری دن وہی اُسے مجرم ٹھہرائے گا۔49- کیونکہ میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اُسی نے مجھ کو حکمدیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں۔50-اور میں جانتا ہوں کہ اسکا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے پس جو کچھ میں کہتا ہوں جس طرح باپ نے مجھ سے فرمایا ہے اُسی طرح کہتا ہوں۔

یہ سمجھنا مشکل ہے کہ یسوع کے معجزات دیکھنے کے باوجود بہت سے یہودی یسوؔع پہ ایمان نہ لائے۔لیکن اس میں خدا کا کلام پورا ہوا۔یسعیاہ نبی نے آگاہ کیا تھا۔ بہت سے لوگ اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ان کے ذہن بند ہو جائیں گے۔خداوند کی شفا کے کام کو نظر انداز کیا۔

یسعیاہ نے یہ اِس لِئے فرمایا کہ اس نے یسوع کا جلال دیکھا اور اسی وقت یسوع کی خدمت کے بارے میں نبوت کی تھی۔

لیکن کئی سرداروں نے یسوع کو قبول کیا لیکن وہ ڈرتے تھے کہ فریسی انہیں عبادت خانہ سے نکال نہ دیں۔وہ خدا کی نسبت انسانوں سے عزت پانا زیادہ پسند کرتے تھے۔

یسوع یہودیوں کے درمیان کھڑا تھا۔اس نے دوبارہ پھر انہیں نور میں چلنے کی راہنمائی کی۔اس نے کہا جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔وہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔یسوع ظاہرداری کی جسمانی باتیں نہیں کر رہا تھا۔وہ اپنی تعلیم میں اپنی عظیم محبت کے بارے میں اور دنیا کی نجات کے مقصد کی بابت بتا رہا تھا کہ وہ خود حقیقت میں کون ہے اور یہ بھی کہ باپ اور بیٹا ایک ہیں۔

جنہوں نے اس کے کلام کو قبول نہ کیا۔ یسوع انکا منصف نہ تھا۔ بلکہ اسکا کلام روز آخر انکا منصف ہوگا۔اس نے انہیں ابدی حقیقت کے بارے میں بتایا جس سے وہ منکر تھے۔اس نے وہ باتیں انہیں بتائیں جو اس کے آسمانی باپ نے اسے دیں۔اس نے انہیں وہ کلام دیا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے رہنمائی کرتا ہے۔

اسکے کلام کے منکر ہونے کی وجہ سے یہودیوں نے یسوؔع کو بھی رد کر دیا خدا باپ کو رد کر دیا اور ہمیشہ کی زندگی کا گویا انکار کر دیا۔

یاد دہانی کی باتیں

19- -------- نبی نے آگاہ کیا کہ بہت سے لوگ یسوع پر ایمان نہیں لائیں گے۔

20- جو یسوع پر ایمان لائے تھے------------ کے ڈر سے اقرار نہ کرتے تھے۔

21-وہ خدا کی نسبت ------------ سے زیادہ عزت چاہتے تھے۔

22-خدا باپ اور بیٹا------------ ہیں۔

23-یسوع نے کہا کہ وہ ایمان نہ لانے والوں کا منصف نہیں بلکہ اسکا------------------ روز آخر اُنکی عدالت کریگا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں۔)

یسوع نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے۔

(یوحنا13:1-17)

1-عیدِ فسح سے پہلے جب یسوع نے جان کر کہ میرا وہ وقت آ پہنچا کہ دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاؤں۔تو اپنے ان لوگوں سے جو دنیا میں تھے جیسی محبت رکھتا تھا آخر تک محبت رکھتا رہا۔2-اور جب ابلیس شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کے دل میں ڈال چکا تھا کہ اُسے پکڑوائے تو شام کا کھانا کھاتے وقت۔3-یسوع نے یہ جان کر کہ باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کر دی ہیں۔اور میں خدا کے پاس سے آیا اور خدا ہی کے پاس جاتا ہوں۔4-دستر خوان سے اُٹھکر کپڑے اُتارے اور رومال لیکر اپنی کمر سے باندھا۔5-اس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رومال کمر میں بندھا تھا اس سے پونچھنے شروع کئے 6-پھر وہ شمعون پطرس تک پہنچا اس نے اس سے کہا اے خداوند کیا تو میرے پاؤں دھوتا ہے۔7-یسوع نے جواب میں اس سے کہا کہ جو میں کرتا ہوں تو اب نہیں جانتا مگر بعد میں سمجھیگا۔8-پطرس نے اس سے کہا کہ تو میرے پاؤں ابد تک کبھی دھونے نہ پائیگا یسوع نے اُسے جواب دیا کہ اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو تُو میرے ساتھ شریک نہیں۔9-شمعون پطرس نے اس سے کہا۔اے خداوند صرف میرے پاؤں ہی نہیں بلکہ ہاتھ اور سر بھی دھو دے۔10-یسوع نے اس سے کہا جو نہا

چکا ہے اُس کو پاؤں کے سوا اور کچھ دھونے کی حاجت نہیں ۔ بلکہ سراسر پاک ہے اور تم پاک ہو ۔ لیکن سب کے سب نہیں ۔ 11- چونکہ وہ اپنے پکڑوانے والے کو جانتا تھا ۔ اس لئے اُس نے کہا ۔ تم سب پاک نہیں ہو ۔ 12- پس جب وہ اُن کے پاؤں دھو چکا ۔ اور اپنے کپڑے پہن کر پھر بیٹھ گیا ۔تو ان سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا کیا 13- تم مجھے استاد اور خداوند کہتے ہو۔اور خوب کہتے ہو کیونکہ میں ہوں 14 پس جب مجھ خداوند اور استاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پر بھی فرض ہے ۔ کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو 15- کیونکہ میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔تم بھی کیا کرو 16- میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے 17- اگر تم ان باتوں کو جانتے ہو تو مبارک ہو بشرطیکہ ان پر عمل بھی کرو۔

یسوع اور اسکے شاگردوں نے عید فسح کا کھانا تیار کیا۔وہ وقت آ چکا تھا کہ یسوع اپنے کلام کے مطابق باپ کے پاس جائے۔یہ اپنے شاگردوں سے اپنی محبت کے اظہار کا درست وقت تھا۔

وہاں ہر چیز موجود تھی۔ابلیس نے یہودہ اسکریوتی کو آزمائش میں ڈالا ۔ کہ وہ یسوع کو اس کے دشمنوں کے حوالہ کر دے یسوع جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے تھا۔اس نے درست کہا تھا کہ وہ باپ کے ہاں سے آیا تھا۔اور پھر خدا کے پاس چلا جائیگا۔وہ کھانے کی جگہ سے اٹھا اور اس نے پانی کا بڑا برتن لیا اور اس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھونا اور کپڑے سے خشک کرنا شروع کر دیئے۔یہ وہ کام تھا جو ایک غلام کیا کرتا تھا۔

جب وہ پطرس کے پاس پہنچا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔اور کہا۔کہ یہ کیا ہے کیا تو میرے پاؤں دھوئے گا۔وہ جانتا تھا کہ اسے یسوع کی خدمت کرنا چاہیے۔

یسوع نے کہا تو درست کہتا ہے یسوع جانتا تھا کہ پطرس اس بات کو سمجھ نہیں رہا کہ یسوع کیوں ان کے پاؤں دھونا چاہتا تھا۔لیکن یسوع نے اُسے یقین دیا کہ وہ بعد میں ضرور سمجھے گا۔

یسوع آگے دیکھ سکتا تھا۔کہ وہ مرے گا۔اور زندہ ہو کر آسمان پر جائیگا۔اور پھر وہ روح القدس کو بھیجے گا۔تب شاگرد ضرور سمجھیں گے۔

پطرس نے انکار کیا اور کہا تو میرے پاؤں نہیں دھوئے گا۔

یسوع نے کہا کہ جب تک وہ پطرس کے پاؤں نہیں دھوتا۔ پطرس اس میں شریک نہیں ہوسکتا۔ تب پطرس نے کہا صرف پاؤں ہی نہیں میرے ہاتھ اور میرا سر بھی دھودے۔

ابھی تک یسوع کی بات کا روحانی مطلب پطرس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ یسوع ہمیں تمام گناہوں سے پاک صاف کر کے ہمیشہ کی زندگی دینا چاہتا ہے۔

یسوع دوبارہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ اکثر انسان کہیں باہر جانے کے لئے غسل کرتا ہے۔ تو وہ صاف ستھرا ہوتا ہے۔ لیکن پیدل سفر کرتے ہوئے اس کے پاؤں اور جوتے دھول سے بھر جاتے ہیں۔ اس وقت اسے صرف پاؤں دھونے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسی طرح روحانی پاکیزگی ہے۔ یسوع نے کہا تم پاک صاف ہو لیکن تم سب کے سب نہیں۔ ان میں سے ایک یسوع پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ وہ اسے جلد ہی دشمنوں کے حوالے کرنے کو تھا۔

جب وہ شاگردوں کے پاؤں دھو چکا۔ یسوع نے اسکی وضاحت کی کہ انہیں اپنی عملی زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ یہی کرنا ہوگا۔ یہ اس نے اپنے شاگردوں کو ایک مثال پیش کی تھی۔ وہاں پر وہ انکا خداوند اور استاد تھا۔ لہٰذا اب انہیں بھی ایک دوسرے کی خدمت کرنا چاہئے۔ ہمیں بھی ہر وقت ایک دوسرے کے پاؤں دھونے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

اِنہیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ وہ اپنے استاد سے بڑے ہوگئے ہیں اور نہ ہی یہ کہ وہ اپنے بھیجنے والے سے اہم ہیں۔ اُنہیں اسی روح میں ایک دوسرے کی خدمت کرنا چاہیئے جیسے یسوع نے کی۔

یہ سبق ہمیں عاجزی اور انکساری کی خدمت کرنا سکھاتا ہے۔ ہر مسیحی کو چاہیئے کہ وہ اس سبق کو سیکھے اور اُس پر عمل کرے۔

یاددہانی کی باتیں

24- فسح کے کھانے پر یسوع جانتا تھا کہ اُس کے.............................. کا وقت آ گیا۔

25۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کے----------   ---------- کر اپنی محبت کا اظہار کیا۔

26- جب پطرس پیچھے ہٹ گیا تو یسوع نے اس سے کہا کہ وہ --------- میں سمجھے گا۔

27-یسوع ہمیں تمام-----------سے پاک کر کے ہمیشہ کی زندگی دینا چاہتا ہے۔

28-یسوع کے پیروکاروں کو بھی -------کے لئے اسی روح میں تیار رہنا چاہیئے ۔جس طرح یسوع نے خدمت کی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

یسوع نے پیش گوئی کی کہ یہوداہ اُسے دھوکہ دے گا۔

(یوحنا13:18-30)

18- میں تم سب کی بابت نہیں کہتا جن کو میں نے چنا انہیں میں جانتا ہوں۔لیکن یہ اس لئے ہے کہ یہ
نوشتہ پورا ہو کہ جو میری روٹی کھاتا ہے۔اس نے مجھ پر لات اٹھائی۔(زبور 41:9)19-اب میں اسکے
ہونے سے پہلے تمکو جتائے دیتا ہوں۔تاکہ جب ہو جائے تو تم ایمان لاؤ۔کہ میں وہی ہوں۔20-میں تم
سے سچ کہتا ہو۔کہ جو میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول نہیں کرتا وہ
میرے بھیجنے والے کو بھی قبول نہیں کرتا۔21-یہ کہہ کر یسوع اپنے دل میں گھبرایا۔اور یہ گواہی دی کہ میں تم
سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک شخص مجھے پکڑوائے گا۔22-شاگرد شبہ کر کے کہ وہ کس کی نسبت کہتا
ہے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔23-اس کے شاگردوں میں سے ایک شخص جس سے یسوع محبت رکھتا تھا
۔یسوع کے سینہ کیطرف جھکا ہُوا کھانا کھانے بیٹھا تھا۔24-پس شمعون پطرس نے اس سے اشارہ کر
کے کہا کہ بتا تو وہ کس کی نسبت کہتا ہے 25-اس نے اسی طرح یسوع کی چھاتی کا سہارا لیکر کہا۔کہ اے
خداوند وہ کون ہے ؟ 26- یسوع نے جواب دیا کہ جسے میں نوالا ڈبو کر دے دونگا۔وہی ہے۔پھر اس
نے نوالا ڈبو یا لے کر شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کو دے دیا۔27-اور اس نوالہ کے بعد شیطان اس
میں سما گیا۔پس یسوع نے اس سے کہا۔کہ جو کچھ تو کرتا ہے جلد کر لے۔28- مگر جو کھانا کھانے بیٹھے
تھے۔ان میں سے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ اس نے یہ اس سے کس لِئے کہا۔29-چونکہ یہوداہ کے پاس تھیلی
رہتی تھی۔اس لئے بعض نے سمجھا کہ یسوع اس سے یہ کہتا ہے۔کہ جو کچھ ہمیں عید کے لئے درکار ہے خرید
لے یا یہ کہ محتاجوں کو کچھ دے۔30-پس وہ نوالہ لے کر فی الفور باہر چلا گیا۔اور رات کا وقت تھا۔

اس شام یسوع اوراس کے شاگرد آخری فسح کھانے کے لئے جمع تھے ۔ یسوع نے انہیں روٹی دی جِسے ہم پاک عشا کہتے ہیں۔ یوحنا غالبا اپنی باتوں کی تفصیل بیان کرتا ہے جو دوسری اناجیل میں درج ہیں۔

یسوع اس وقت اپنے شاگردوں کو اپنی موت کے بارے میں تیار کرتا ہے۔

یسوع اپنے شاگردوں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ ان کے دل کی باتوں کو بھی جانتا تھا۔اس کی راہنمائی اور برکات ان میں سے ایک شخص کے لئے نہ تھیں۔اس نے انہیں بتایا کہ زبور 9:41 کی باتیں ضرور پوری ہونگی بلکہ ''میرے دلی دوست نے جس پر مجھے بھروسہ تھا۔اور جو میری روٹی کھاتا تھا مجھ پر لات اٹھائی ہے۔'' اس زبور میں آنے والے مسیح کی بابت لکھا ہے۔

اس وقت مزید سکھاتے ہوئے آنے والے کے بارے میں شاگردوں کے ایمان کی مضبوطی کیلیئے اُنہیں مزید نشان دِیا۔ جب یہوداہ نے یسوع کے خلاف سازش کی تو شاگردوں کو ضرور پتہ چل گیا ہوگا۔ کہ یہ وہی تھا جس کے بارے صحیفے میں درج ہے۔ کہ یسوع ہی مسیح ہے۔اور وہی عظیم یہواوہ میں ہوں ہے۔

تب یسوع نے اُس کے بارے شاگردوں کو بتایا جہاں یسوع اُنہیں بھیجنے کو تھا۔ جو کوئی میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔اور جو کوئی مجھے قبول کرتا ہے میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔

جب لوگ تمہارے کلام کو قبول کرتے ہیں تو دراصل وہ تمہیں قبول کرتے ہیں جب تم انہیں یسوع کا کلام سناتے ہواور وہ اسے قبول کرتے ہیں وہ دراصل خُدا کو قبول کررہے ہوتے ہیں۔

یسوع پہلے ہی بہت دکھ اٹھا رہا تھا کیونکہ اسکا وقت نزدیک تھا۔ اسکی روح بہت غمگین تھی۔اس نے اپنے شاگردوں سے کہا۔تم میں سے ایک مجھے دشمنوں کے حوالہ کردیگا۔

یسوع کے شاگردوں نے جب یہ سنا تو اُن کے لئے یہ ماننا مشکل تھا۔کون یہ کام کرے گا؟ پطرس جو یسوع کے ساتھ بیٹھا تھا کہنے لگا کہ کس شاگرد سے تمہاری کی مراد ہے؟

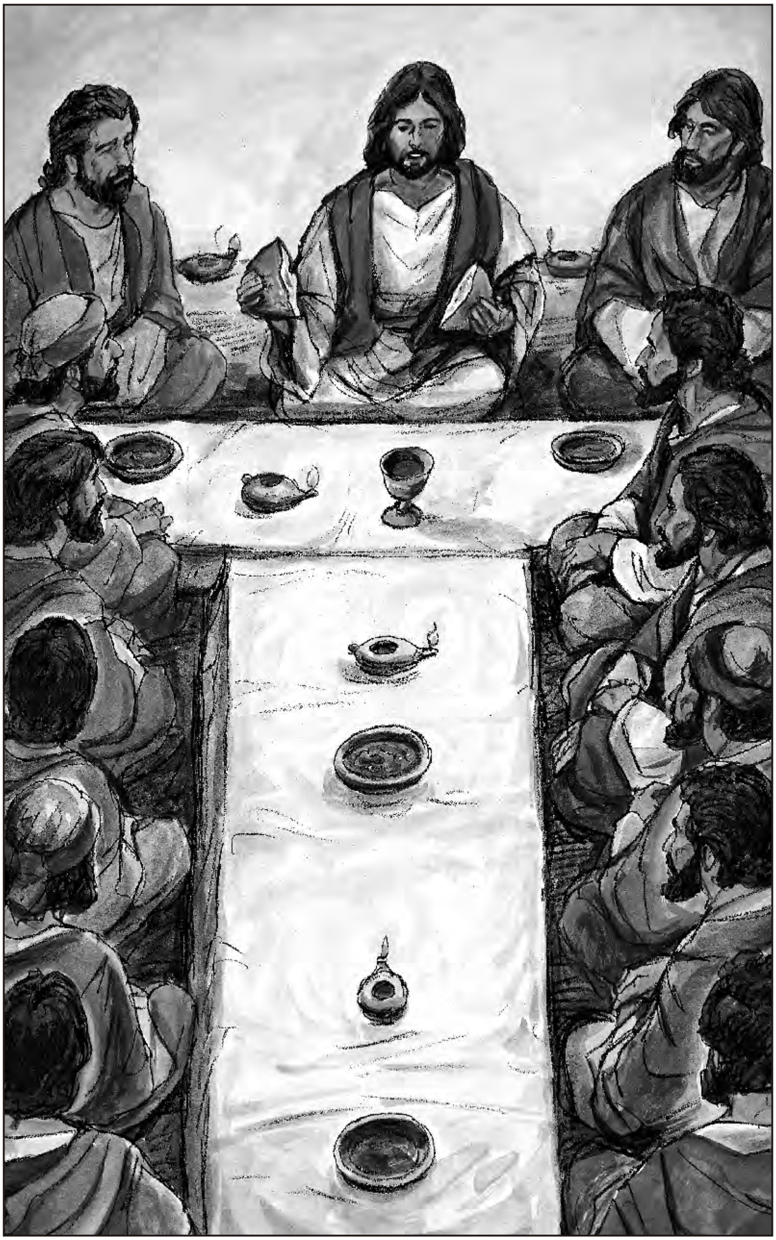

یسوع اپنے شاگردوں کو پاک عشاء دیتا ہے۔

یوحنا کی انجیل کا مصنف یوحنا۔ جو یسوع کا پیارا شاگرد کہلاتا ہے وہ اپنا نام اپنی انجیل میں استعمال نہیں کرتا۔ وہ خود کو پیش کرتا ہے۔ وہ واحد شاگرد تھا جو یسوع کے سب سے زیادہ قریب تھا۔ اس نے یسوع کی محبت کو بڑی گہرائی سے محسوس کیا تھا۔

اس نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ یسوع دوسرے شاگردوں سے محبت نہیں رکھتا تھا۔ اس نے انکساری سے صرف یہ کہا کہ وہ یسوع کا پیارا شاگرد تھا۔

ہر انسان جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے یہ کہہ سکتا ہے کہ یسوؔع اُس سے محبت رکھتا ہے۔

تاہم یوحنا نے یسوع سے پوچھا وہ کون ہے؟ یسوع نے اس سے کہا یہ وہی آدمی ہوگا جس کو میں نوالہ ڈبو کر دونگا جو مجھے دھوکہ دے گا۔ پھر یسوع نے نوالہ ڈبو کر یہوداہ اسکریوتی کو دیا۔

جونہی یہوداہ نے نوالا لیا۔ تو شیطان اس میں سما گیا۔ یسوع نے کہا۔ کہ جو تمہیں کرنا ہے کر لے۔ یہوداہ جلدی سے اُٹھکر رات کی تاریکی میں غائب ہو گیا۔

جو کچھ یسوع نے کہا شاگرد اُسے نہ سمجھے کہ یسوع نے کیا کہا۔ چونکہ یہوداہ خزانچی تھا لہذا وہ سمجھے کہ یسوؔع نے اسے کسی کام کیلئے بھیجا ہے۔ شاید کھانا لینے کیلئے۔ شاید وہ غریبوں کو کچھ دینے گیا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

29- جو بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے وہ اسکا یقین کرتا ہے جس نے------------- بھیجا جو یسوع کا یقین کرتا ہے وہ----------- کو قبول کرتا ہے۔

30- یسوع نے شاگردوں سے کہا کہ تم میں سے ایک مجھے----- کے حوالے کردیگا۔

31- یوحنا کی انجیل کا مصنف اپنے آپ کو یسوع کا ----------شاگرد کہتا ہے۔

32- یسوع نے یہوادہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ مجھے--------- گا۔

33- ---------یہوداہ میں سما گیا۔

34- بہت سے شاگردوں نے سوچا کہ یسوع نے یہوداہ کو کوئی چیز--------کے لئے بھیجا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 180 پر کریں)

یسوع بتاتا ہے کہ پطرس اس کا انکار کرے گا۔

(یوحنا13:31-38)

31-جب وہ باہر گیا تو یسوعؔ نے کہا اب ابن آدم نے جلال پایا اور خدا نے اس میں جلال پایا۔32۔اور خدا بھی اسے اپنے میں جلال دے گا۔ بلکہ اسے فی الفور جلال دے گا۔33-اے بچو میں اور تھوڑی دیر تمھارے ساتھ ہوں تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا میں نے یہودیوں سے کہا کہ جہاں میں جا تا ہوں تم نہیں آسکتے ویسا ہی اب تم سے بھی کہتا ہوں۔34-میں تمھیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔35-اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔36- شمعون پطرس نے اس سے کہا اے خداوند تو کہاں جاتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ جہاں میں جاتا ہوں اب تو تو میرے پیچھے نہیں آسکتا مگر بعد میں میرے پیچھے آئے گا۔37- پطرس نے اس سے کہا اے خداوند میں تیرے پیچھے اب کیوں نہیں آسکتا ؟ میں تو تیرے لیے اپنی جان دوں گا۔38-یسوع نے جواب دیا کیا تو میرے لیے اپنی جان دے گا؟ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تو تین بار میرا انکار نہ کرے گا۔

بارہ شاگردوں میں فقط یہوداہ نے مسیح کو قبول نہ کیا اور اُسی نے مسیح کو دلگیر کیا۔

یہوداہ کے جانے کے بعد یسوع نے کہا کہ اب ابن آدم نے جلال پایا اور خدا نے اس میں جلال پایا۔ جیسے باپ اور بیٹا ایک ہیں اسی طرح باپ کا جلال بیٹے کے جلال کے ساتھ پیوستہ ہے۔ یسوع یہ جلال اپنی صلیبی موت کے بعد پانے والا تھا۔ وہ دنیا کے گناہ کی خاطر مصلوب ہوا صلیبی موت کوئی عام موت نہ تھی بلکہ ہمارا کفارہ تھا۔ اسکے بعد یسوع کو مردوں میں سے زندہ ہو کر باپ کے پاس جانا تھا۔

یسوع نے اپنے شاگردوں کو اے بچو کہا جیسے ایک باپ اپنے بچے کو پیار کرتا ہے ویسے ہی یسوع کا پیار عظیم ہے لہذا انہیں بچوں جیسا ایمان رکھ کر مسیح کی بات سننی تھی۔ یسوع نے کہا کہ اب میں جاتا ہوں مگر تم میرے پیچھے نہیں آسکتے۔ یسوع کو اکیلے صلیبی موت گوارہ کرنی تھی اور شاگردوں نے پیچھے ٹھہرنا تھا۔

یسوع نے انہیں ایک نیا حکم دیا۔ ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسے یسوع نے ''اپنے شاگردوں'' سے محبت رکھی ویسے ہی ایک دوسرے سے محبت رکھنا تھی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جیسا مسیح نے ہم سے محبت رکھی ہم بھی دوسروں کے ساتھ رکھیں اور لوگ جانیں گے کہ ہم یسوع کے شاگرد ہیں۔

پطرس نے یسوع سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ یسوع نے جواب دیا۔ کہ اب تم میرے پیچھے نہیں آسکتے۔ لیکن بعد میں میری پیروی کرو گے۔ یسوع نے یہودیوں سے بھی کہا۔ کہ جہاں وہ جاتا ہے وہ وہاں نہیں جاسکتے۔ اُنہیں وہاں ہرگز کچھ نہیں ملیگا لیکن یسوع نے شاگردوں سے یہ کہا تھا کہ وہ اسکے پیچھے بعد میں آسکیں گے۔ پطرس ہمیشہ جلد بازی کرتا تھا اس نے زور دیا کہ وہ ضرور اس کے پیچھے چلیگا۔ وہ یسوع کے ساتھ ضرور رہیگا۔ اور اپنی جان بھی یسوعؔ کیلئے دے گا۔

یسوع نے اس سے پوچھا کہ کیا تو واقعی ایسا کریگا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا۔

یاد دہانی کی باتیں

35-وہ وقت آپہنچا کہ یسوع------- پائے۔

36-وہ اپنی مرضی سے صلیب پر-------- جائے گا۔

37-یسوع نے شاگردوں کو ایک نیا حکم دیا کہ ایک دوسرے سے------ رکھو۔

38-یسوع نے کہا کہ تم اب نہیں بلکہ ------- میں میری پیروی کریں گے۔

39- پطرس نے کہا کہ وہ اس کے لیے اپنی------ بھی دے دیگا۔

40-یسوع نے پطرس کو جھڑکا اور کہا کہ وہ آج رات تین بار اُسکا انکار کریگا پطرس نہیں------- تھا کہ یسوع نے کیا کہا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ اپنے شاگردوں کو اطمینان دیتا ہے۔

(یُوحنا 14:1-14)

1- تمہارا دل نہ گھبرائے۔تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔2- میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں ۔اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا ۔کیونکہ میں جاتا ہوں تا کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں ۔3-اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لونگا۔تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔4-اور جہاں میں جاتا ہوں تم وہاں کی راہ جانتے ہو۔5- توما نے اس سے کہا۔اے خداوند ہم نہیں جانتے کہ تو کہاں جاتا ہے پھر راہ کس طرح جانیں ۔6-یسوع نے اس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا ۔7-اگر تم نے مجھے جانا ہوتا تو میرے باپ کو بھی جانتے ۔اب اسے جانتے ہو اور دیکھ لیا ہے۔8- فلپس نے اُس سے کہا۔اے خداوند باپ کو ہمیں دیکھا یہ ہی ہمیں کافی ہے۔9-یسوع نے اُس سے کہا اے فلپس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں ۔کیا تو مجھے نہیں جانتا ؟ جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دیکھا۔10- کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔ 11- میرا یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں ۔اور باپ مجھ میں نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔12- میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا بلکہ ان سے بھی بڑے کام کریگا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں ۔13-اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کرونگا تا کہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔14-اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کرونگا۔

شاگرد پریشان تھے کہ وہ ان سے جدا ہونے کو تھا۔تاہم یسوع نے اُن سے کہا۔تمہارا دل نہ گھبرائے۔تم خُدا پہ ایمان رکھتے ہو اُس (یسوعؑ) پہ بھی رکھو۔

یسوع کا آسمان پر جانا نہ صرف شاگردوں بلکہ ہر انسان کیلئے بہتر تھا۔اُسنے وعدہ کیا کہ وہ ایمانداروں کو اپنے باپ کے گھر میں لے جائے گا ۔

وہ آسمان پر اپنے پیروکاروں کیلئے جگہ تیار کرنے جانے کو تھا تا کہ وہ ہمیشہ اُنکے ساتھ رہے۔یہ زندہ امید اُن سب کیلئے ہے جو یسوعؑ پر ایمان رکھتے ہیں ہم سب ہمیشہ آسمان پر اُسکے ساتھ رہیں گے۔

یسوعؑ نے کہا کہ وہ آسمان پر ہمارے لِئے جگہ تیار کرنے کیلئے جا رہا ہے۔اُس نے

صلیب پر اپنی جان دے کر آسمان پر جانے کیلئے ہمارے لِئے راستہ تیار کیا۔ وہ مردوں میں سے جی اٹھا اور ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اور ہم بھی اُس کے ساتھ ابد تک زندہ رہیں گے۔ وہ آسمان پر چلا گیا۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ آسمان سے پھر آئیگا اور اپنا وعدہ ضرور پورا کریگا یسوع نے شاگردوں کو بتایا کہ وہ اس جگہ جا رہا تھا جسے وہ جانتا ہے۔ لیکن شاگرد اس بارے میں سمجھ نہیں رہے تھے۔ کہ وہ وقت کب ہو گا۔ یسوع مرنے کے بعد انہیں لے جانے کی بابت کہہ رہا تھا یہ اُن کے ایمان کی آزمائش تھی۔ انہیں ابھی تک واضح تصویر نظر نہیں آ رہی تھی۔

توما نے یسوع سے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ تو کہاں جاتا ہے۔ پھر ہم اُس راہ کو کیسے جائیں؟ یسوع نے جواب دیا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں اُس نے ایک بار پھر کہا۔ ''میں ہوں'' وہ میں ہوں کون ہے؟ وہ یہوواہ خدا ہے۔ جو آسمان کی راہ ہے وہ تمام سچائی کا مخزن ہے۔ وہ زندگی ہے۔ جو اُس پر ایمان لائیگا، آسمان پر ہمیشہ کی زندگی پائیگا۔ کوئی یسوع کے بغیر باپ کے پاس نہیں جا سکتا۔

یسوع نے کہا کہ اگر اُس کے شاگرد اُسے جانیں گے۔ تو وہ باپ کو بھی جانیں گے۔ وہ انہیں یقین دلاتا ہے کہ انہوں نے اُسے جانا ہے۔ اُنہوں نے اسے دیکھا ہے۔ کہ درحقیقت یسوع کون ہے انہوں نے یسوع کے ذریعے باپ کو بھی دیکھا ہے۔

فلپس نے یہ سمجھنے کی کوشش کی اور کہا۔ کہ ہمیں باپ کو دکھا۔ یہی ہمارے لئے کافی ہو گا۔ جواب میں یسوع نے کہا۔ اے فلپس تو کہاں تھا ہم تین سال سے اکٹھے ہیں کیا تو مجھے نہیں جانتا وہ فلپس کی وجہ سے پریشان ہوا۔ اُس نے وضاحت کی۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا۔ تو تم کیونکر کہتے ہو کہ باپ کو ہمیں دکھا۔

یسوع نے فلپس کو بلایا اور اُس کے ایمان کو مضبوط کیا کہ وہ کیسے باپ کو دیکھے گا۔ اُس نے فلپس کو یاد دلایا کیونکہ اُس نے ان کے ساتھ رہ کر اُن پر خود کو کس طرح ظاہر کیا۔

یسوع باپ میں ہے۔

باپ بیٹے میں ہے۔ اور دونوں ایک ہیں۔

یسوع کا کلام باپ کی طرف سے ہے۔

باپ بیٹے میں رہتا ہے۔اور وہ کام کرتا ہے۔ جو یسوع میں لوگوں نے دیکھے آخر کار یسوع نے کہا۔ جو معجزے میں کرتا ہوں اُن پر ایمان رکھو۔

یسوع نے ان کے ایمان کے مطابق اپنا پیغام تبدیل کیا۔

اس نے کہا کہ جو کام میں کرر ہا ہوں۔ وہ بھی کریں گے۔اہم بات یہ ہے کہ تم ان سے بھی بڑے کام کرو گے۔ کیونکہ اب میں باپ کے پاس جاتا ہوں

بیماروں کی شفا ایک اہم بات تھی۔ یسوع کے شاگرد بھی یہ کام اُس کی موت اور مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد کریں گے بلکہ وہ ان سے بھی بڑے بڑے کام کریں گے۔ یسوع کی خوشخبری کے ذریعہ وہ لوگوں کی زندگیوں کو نجات دینے کیلئے تبدیل کردیں گے۔ وہ روحانی طور پر مردہ لوگوں کے لئے ہمیشہ کی زندگی کا باعث ہونگے۔

وہ گناہ میں کھوئے ہوئے لوگوں کے لئے آسمان کے دریچے کھولنے کا وسیلہ بن جائیں گے۔ یسوع کا وعدہ ایمان لانے والوں کے لئے ہے جو اُسکی پیروی کرتے ہیں۔ جو کچھ وہ اس کے نام سے مانگیں کے وہ ہو جائیگا۔ آسمان پر یسوع ہمارے لئے مصروف ہے۔ ہماری ہر دعا خدا کے حضور قبول ہوتی ہے جو یسوع کے نام میں کی جاتی ہے۔

یسوؔع کا وعدہ یقینی ہے وہ ہمیں سب کچھ دیتا ہے۔ جو خدا کے جلال کیلئے ہو جب ہم ’’یسوع‘‘ کے نام میں دعا کرتے ہیں۔ اسکا مطلب ہے کہ جب ہم پورے طور سے اس پر بھروسہ کرتے ہیں تو وہ ہمیں اچھی چیزیں دیتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اُسکا ہر کام ہماری بھلائی کیلئے ہے۔

یاددہانی کی باتیں

41-یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا۔تمہارا دل نہ--------------۔

42-یسوع نے آسمانی باپ کے گھر کی بابت کہا کہ اُس میں بہت سے-------- ہیں۔

43۔یسوع نے کہا وہ---------- آئیگا اور اپنے لوگوں کو-------- پر لے جائیگا۔

44-یسوع نے ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر------- آسمان پر جگہ تیار کی ہے۔

45-یسوع نے کہا---------اور--------اور---------میں ہوں۔

46-جن لوگوں نے یسوع کو دیکھا انہوں نے--------- کو بھی دیکھا۔

47-(نمبر 46) کے مطابق ہمیں باپ کو دیکھنے کے لئے یسوع پر------- لانا ہے۔

48-یسوع کے لوگ جب اس کے-------پر مانگتے ہیں تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 180 پر ملاحظہ کریں)

یسوع نے روح القدس بھیجنے کا وعدہ کیا۔

(یوحنا 14:15-31)

15 ۔اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔16-اور میں باپ سے درخواست
کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشیگا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے17-یعنی رُوحِ حق جسے دنیا حاصل
نہیں کرسکتی۔کیونکہ نہ اُسے دیکھتی ہے اور نہ جانتی ہے تم اُسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور
تمہارے اندر ہے۔18-میں تمہیں یتیم نہ چھوڑوں گا میں تمہارے پاس آؤں گا۔19- تھوڑی دیر باقی
ہے کہ دنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھتے رہو گے کیونکہ میں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے۔ 20-اس
روز تم جانو گے کہ میں اپنے باپ میں ہوں۔اور تم مجھ میں اور میں تم میں ۔21-جس کے پاس میرے حکم
ہیں اور وہ ان پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے۔اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرے باپ کا
پیارا ہوگا اور میں اُس سے محبت رکھونگا۔اور اپنے آپکو اُس پر ظاہر کرونگا۔22-اُس یہوداہ نے جو
اسکریوتی نہ تھا۔اُس سے کہا اے خدا کیا ہوا کہ تو اپنے آپکو ہم پر تو ظاہر کیا چاہتا ہے۔مگر دنیا پر
نہیں۔23-یسوع نے جواب میں اس سے کہا۔کہ اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کریگا
اور میرا باپ اُس سے محبت رکھیگا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے۔اور اُس کے ساتھ سکونت کریں
گے۔24-جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا۔اور جو کلام تم سنتے ہو۔وہ میرا نہیں بلکہ

باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔25- میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔26- لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائیگا۔اور جو کچھ میں نے تم سے کہا۔وہ سب تمہیں یاد دلائیگا۔27 میں تمہیں اطمینان دیئے جاتا ہوں۔اپنا اطمینان تمہیں دیتا ہوں جس طرح دنیا دیتی ہے۔میں تمہیں اُس طرح نہیں دیتا۔تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔28- تم سن چکے ہو کہ میں نے تم سے کہا کہ جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہوتو اس بات سے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں خوش ہوتے۔کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔29-اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تا کہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو۔30-اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُسکا کچھ نہیں۔31- لیکن یہ اس لئے ہوتا ہے کہ دنیا جانے۔کہ میں باپ سے محبت رکھتا ہوں۔اور جس طرح باپ نے مجھے حکم دیا میں ویسا ہی کرتا ہوں۔اٹھو یہاں سے چلیں۔

اس کے بعد شاگرد اپنی محبت کا اظہار اس کے حکم کی تابعہ فرمانی کے ذریعہ کر سکیں گے۔ خدا ہمیشہ اُن کے ساتھ ہوگا۔خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا دنیا میں بھیجا۔بیٹا ان کے ساتھ تھا مگر وہ جلدی ہی اپنی جان صلیب پر دینے کو تھا۔

وہ اُنکو خاص طور پر روح القدس کے بھیجے جانے کی بابت کہتا ہے۔وہ ہمارا مددگار ہے وہ رُوحِ حق ہے جو سچائی کی راہ میں ہماری مدد کریگا۔رُوح القدّس کا نزول یسوع مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد ہوا۔(اعمال 1:2) یسوع نے شاگردوں کو یقین دلایا کہ وہ انہیں تنہا نہیں چھوڑیگا۔وہ انہیں اس بچے کی طرح نہیں چھوڑیگا جسکے والدین اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔۔وہ اُنکے پاس پھر آئیگا موت یسوعؔ پر غالب نہ ہوگی۔وہ زندہ ہوگا زندہ ہونے کے بعد شاگرد اسکے ساتھ ایک نیا رشتہ استوار کریں گے۔

یسوع شاگردوں کے پاس خاکی بدن میں نہیں آتا۔بلکہ وہ نادیدہ طور سے آتا ہے۔ہم اُسے ایمان کی نظر سے دیکھتے ہیں ہم اسے دیکھتے ہیں کیونکہ وہ ہماری زندگیوں میں رہتا ہے اور ہم اس میں رہتے ہیں۔کیونکہ وہ زندہ ہے اور ہم بھی زندہ ہیں۔ہماری تمام امید کامل ہے کیونکہ یسوع زندہ ہے۔

جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے اسکا تعلق خدا باپ اور بیٹے کے ساتھ ہوتا ہے وہ شخص یسوع

سے محبت کرتا اوراس کے حکموں پر چلتا ہے یسوع خود کو اُس آدمی پر ظاہر کرے گا۔

سب سے پہلے یسوع نے اُس رات اپنے شاگردوں پہ اُس سچائی کو آشکارہ کیا۔ اُن کو یقین تھا کہ یسوع اپنے آپکو ان پر ضرور ظاہر کریگا۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف انہیں پر؟ دنیا پر کیوں نہیں اس نے یہ باتیں اس یہوداہ کے ساتھ کیں۔ (جو اسکریوتی نہ تھا)

خداوند یسوع کا یہوداہ کو بہت سادہ جواب تھا کہ جو اُس پر ایمان لائیگا وہی اسے دیکھیگا۔ جو یسوع سے محبت رکھتا ہے اور اسکی تعلیم پر بھی عمل کرتا ہے۔ وہ یقیناً اُسے دیکھیگا۔ یہ اصطلاح ''تعلیم'' دراصل اسکا مطلب اصلی زبان میں کلام ہے۔ یہ لفظ (یوحنا 1:1) میں استعمال ہوا ہے۔ خدا باپ اس سے محبت رکھتا ہے جو یسوع سے محبت رکھتا ہے۔ خدا باپ اور خدا بیٹا اُسکی زندگی میں رہتا ہے۔

جو یسوع پر ایمان نہیں لاتا اور اس کے کلام کی باتوں پر عمل نہیں کرتا وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ لیکن یسوع نے براہ راست فرمایا ہے کہ وہ آسمانی باپ کی طرف سے اس دنیا میں آیا ہے۔

یسوع نے اپنے خیالات کو دہرایا۔ جب وہ اس دنیا میں تھا اُن کے ساتھ تھا۔ اس کے بعد خدا اُن کے لئے ایک مددگار دوست یسوع کے نام میں بھیجے گا۔ یعنی رُوح القدّس تمام باتیں سکھائے گا۔ وہ باتیں جو یسوع نے سکھائیں وہ انہیں یاد دلائیگا۔ جو باتیں اس انجیل میں یسوع نے کہیں یوحنا کہتا ہے۔ کہ وہ سچ ہیں۔ پھر یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ کہ تمہارا دل نہ گھبرائے۔ وہ ضرور اُن کے پاس آئیگا۔ انہیں خوش ہونا چاہئے۔ کہ وہ باپ کے پاس جا رہا تھا۔ انسان ہونے کی بدولت اُس نے کہا کہ باپ اُس سے بڑا ہے۔ وہ خاکسار بنا۔ اس نے ایسی قدرت اور جلال کو استعمال نہیں کیا۔ وہ موت کے بعد جی اٹھا اور جلال کے ساتھ باپ کے پاس آسمان پر چلا گیا۔ تاہم خدا کا منصوبہ جاری ہے۔ ہمیں شادمان ہونا چاہئیے۔

یسوع نے ان سب چیزوں کے متعلق بتایا اور جب وہ اُن کو ہوتا دیکھیں تو انہیں ایمان لانا چاہئے شیطان چونکہ اِس دُنیا کا شہزادہ تھا اِس لِئے اُس نے یسوؔع کے خلاف منصوبہ بنایا اس لئے اُس نے یسوع کے منصوبہ میں رکاوٹ کھڑی کردی۔

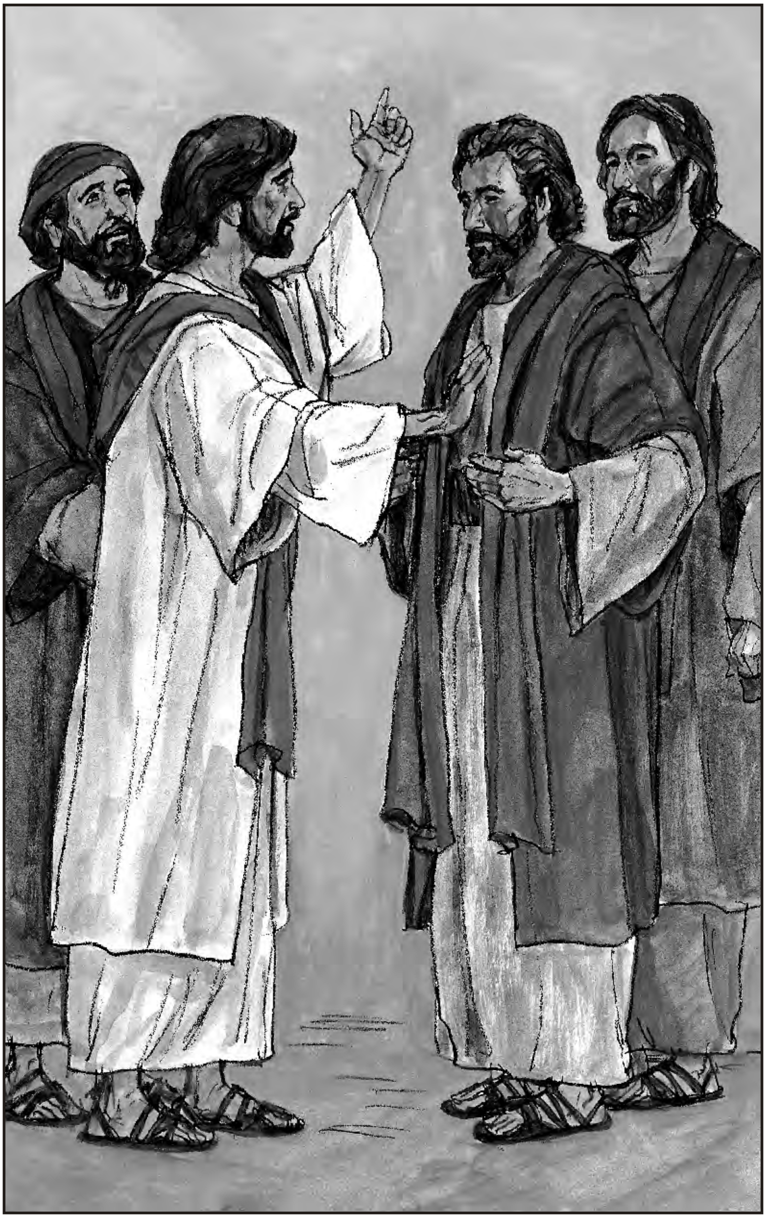

یسوع شاگردوں کی تعلیم کے واسطے رُوح القدّس کا وعدہ کرتا ہے۔

شیطان یسوع سے زیادہ طاقتور نہیں مگر یسوع خود شیطان کو ڈھیل دیتا ہے۔ یسوع صرف اپنے باپ کے منصوبہ کی تکمیل اور اپنی محبت میں اپنے آپ کو دُنیا کی نجات کے واسطے دے رہا تھا۔ اب یسوع شاگردوں کو فسح کی تیاری کیلئے بھیجتا ہے۔ مگر وہ فوراً روانہ نہ ہوئے یسوع بھی انہیں چند اہم باتیں اور ایک اہم دعا بتانا چاہتا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

49- یسوع نے کہا کہ وہ باپ سے تمھارے لئے ایک نیا---------- بھیجے گا جو--------- ہوگا۔

50- یسوع آج بھی ایمانداروں کے ساتھ ہے اور ہم یسوع کو............ کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

51- خداباپ اور یسوع اس شخص کے دل میں.................. ہیں جو یسوع سے پیار کرتا ہے۔

52-.................. یسوع کے پکڑوانے میں یہوداہ کے منصوبہ کی پشت پر تھا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 180 پر کریں)

جو لوگ یسوع کو قبول کرتے ہیں پھل لائیں گے۔

(یوحنا 15:1-17)

1- انگور کا حقیقی درخت میں ہوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ 2- جو ڈالی مجھ میں ہے اور پھل نہیں لاتی اُسے وہ کاٹ ڈالتا ہے۔ اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔ 3- اب تم اُس کلام کے سبب سے جو میں نے تم سے کیا پاک ہو۔ 4- تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں جس طرح ڈالی اگر انگور کے درخت میں قائم نہ رہے۔ تو اپنے آپ سے پھل نہیں لا سکتی۔ اُسی طرح تم بھی اگر مجھ میں قائم نہ رہو تو پھل نہیں لا سکتے۔ 5- میں انگور کا درخت ہوں اور تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں وہی بہت پھل لاتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ 6- اگر کوئی مجھ میں قائم نہ رہے تو وہ ڈالی کی طرح پھینک دیا جاتا ہے اور سوکھ جاتا ہے اور لوگ اُنہیں جمع کر کے آگ میں جھونک دیتے ہیں اور وہ جل جاتی ہیں۔ 7- اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے

ہو جائیگا۔8-میرے باپ کا جلال اس سے ہوتا ہے۔کہ تم بہت سا پھل لاؤ۔جب ہی تم میرے شاگرد ٹھہرو گے۔ 9-جیسے باپ نے مجھ سے محبت رکھی۔ویسے ہی میں نے تم سے محبت رکھی تم میری محبت میں قائم رہو۔10-اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری محبت میں قائم رہو جیسے میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا ہے۔اور اُسکی محبت میں قائم ہوں۔ 11-میں نے یہ باتیں اس لیئے تم سے کہیں ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔12-میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔13اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے۔14-جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں۔اگر تم اسے کرو تو میرے دوست ہو۔ 15-اب سے میں تمہیں نوکر نہ کہوں گا۔کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُسکا مالک کیا کرتا ہے بلکہ تمہیں میں نے دوست کہا ہے۔اس لئے کہ جو باتیں میں نے اپنے باپ سے سنیں۔وہ سب تم کو بتا دیں۔16-تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا اور تمکو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے تا کہ میرے نام سے جو کچھ باپ سے مانگو وہ تم کو دے۔17-میں تم کو ان باتوں کا حکم اس لیے دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو۔

فسح کے مقام کو چھوڑنے سے پہلے یسوع نے دوبارہ کہا کہ انگور کا حقیقی درخت میں ہوں۔یسوع یہاں اپنے شاگردوں کو سبق دینا چاہتا تھا کہ وہ یسوؔع میں پیوست رہیں اور پھل لائیں۔ہم شاخیں ہیں لہذا اگر ہم بھی یسوع کے ساتھ پیوستہ رہیں تو کئی گنا پھل لائیں گے۔ہمیں اپنی ساری طاقت خداوند یسوع مسیح کی خدمت کرنے کیلیئے صرف کرنی چاہیے۔

خدا باپ باغبان ہے۔وہ وقت پر شاخوں کو چھانٹتا ہے تا کہ وہ پھل لائیں۔لیکن باغبان ان شاخوں کو کاٹ ڈالے گا جو پھل نہ لائیں گی۔اگر ہم یسوع میں پھل نہیں لاتے تو ہم ایسی شاخیں ہیں جو پیوستہ ہونے کے باوجود بے جان ہو جاتی ہیں اور اُس پر ایمان نہیں رکھتیں۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ شاگرد صحت مند شاخیں تھے۔یسوع نے اُن کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط کرنے کیلیئے اُن سے کہا کہ مجھ میں قائم رہو۔یسوع کے بغیر کوئی بھی خدا کو خوش نہیں کر سکتا۔

شاگرد یسوع کے ساتھ بذریعہ ایمان پیوست رہے۔اسی طرح ہم بھی پیوست رہتے

ہوئے بہت سی اچھی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں۔

- ہم رہنمائی کے لیےاس کا کلام پڑھتے ہیں۔
- ہم یسوع سے دعا کر سکتے ہیں اور وہ اُس کا جواب دے گا۔
- ہم اپنے کاموں سے خدا کو جلال دے سکتے ہیں۔
- ہمیں خدا کا حکم ماننا اور اسکی محبت میں زندہ رہنا ہے۔
- تب ہماری خوشی حقیقی ہوتی ہے۔

یسوع نے شاگردوں کو ایک بُنیادی حکم دیا کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو جیسے میں نے تم سے رکھی۔ یہ کس قسم کی محبت ہے؟ یسوع نے اپنی محبت میں دنیا کیلئے جان دیدی۔ یسوع کے پیار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ جو لوگ یسوع کی خدمت کرتے ہیں یسوع انہیں خدا کا کلام سکھاتا ہے اور انہیں اپنے دوست کہتا ہے۔ یسوع نے شاگردوں کا چناؤ کیا نہ کہ شاگردوں نے۔ اسی طرح یسوع ہم کو چن لیتا ہے نہ کہ ہم۔ وہ چاہتا ہے کہ تمام ایماندار پھل لائیں۔

باپ اور بیٹا ہمارے ساتھ ہیں لہذا ہمیں بھی ایک دوسرے سے محبت رکھنی چاہیے۔

یاددہانی کی باتیں

53-یسوع نے کہا کہ ''-------- کا حقیقی درخت میں ہوں۔''

54-یسوع نے کہا کہ ''تم اس کی-------- ہو۔''

55-یسوع نے یہ سبق دیا کہ ہمیں اسکے ساتھ ------- رہ کر بہت سا------- لانا ہے۔

56-یسوع کے بغیر ہم کچھ------- کر سکتے جس سے خدا خوش ہو۔

57-جب ہم یسوع کے ساتھ پیوستہ رہتے ہیں تو ہماری خوشی------- ہوتی ہے۔

58-یسوع اپنے کلام پر عمل کرنے والوں کو اپنے-------- کہتا ہے۔

59-یسوع چاہتا ہے کہ ایماندار ایک دوسرے سے------- رکھیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 180 پر کریں)

یسوع اپنے دکھوں کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔

(یوحنا 15:18-16:4)

18-اگر دنیا تم سے عداوت رکھتی ہے تو تم جانتے ہو کہ اس نے تم سے پہلے مجھ سے بھی عداوت رکھی ہے۔19-اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنوں کو عزیز رکھتی۔لیکن چونکہ تم دنیا کے نہیں بلکہ میں نے تمکو دنیا میں سے چن لیا ہے۔اسواسطے دنیا تم سے عداوت رکھتی ہے۔(یوحنا 16:13)20-جو بات میں نے تم سے کہی تھی اسے یاد رکھو کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اگر انہوں نے مجھے ستایا تو تمہیں بھی ستائیں گے۔اگر انہوں نے میری بات پر عمل کیا تو تمہاری بات پر بھی عمل کریں گے۔21- لیکن یہ سب کچھ وہ میرے نام سے تمہارے ساتھ کریں گے کیونکہ وہ میرے بھیجنے والے کو نہیں جانتے۔22-اگر میں نہ آتا اور اُن سے کلام نہ کرتا تو وہ گناہگار نہ ٹھہرتے۔لیکن اَب اُن کے پاس اُنکے گناہ کا عذر نہیں۔23-جو مجھ سے عداوت رکھتا ہے وہ میرے باپ سے بھی عداوت رکھتا ہے۔24-اگر میں اُن میں وہ نہ کرتا۔جو کسی دوسرے نے نہیں کئے۔تو وہ گناہگار نہ ٹھہرتے۔مگر اب تو انہوں نے مجھے اور میرے باپ دونوں کو دیکھا اور دونوں سے عداوت رکھی ہے۔25- لیکن یہ اس لئے ہوا کہ وہ قول پورا ہو جو اُن کی شریعت میں لکھا ہے۔کہ انہوں نے مجھ سے مفت عداوت رکھی۔(زبور 35:19؛ 69:4)26- لیکن جب وہ مددگار آئیگا۔جسکو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجونگا۔یعنی روحِ حق جو باپ سے صادر ہوتا ہے۔تو وہ میری گواہی دیگا۔27-اور تم میرے گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔1-میں نے یہ باتیں تم سے اس لئے کہیں کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ۔2-لوگ تم کو عبادت خانوں سے خارج کر دیں گے۔بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تم کو قتل کریگا وہ گمان کرے گا کہ میں خدا کی خدمت کرتا ہوں۔3-اور وہ اس لئے نہ کریں گے کہ انہوں نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے۔4- لیکن میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہیں کہ جب اُنکا وقت آئے تو تم کو یاد آجائے کہ میں نے تم سے کہہ دیا تھا۔اور میں نے شروع میں تم سے یہ باتیں اس لِئے نہ کہیں کہ میں تمہارے ساتھ تھا۔

یسوع کے شاگردوں کیلئے یہ راستہ آسان نہ ہوگا۔غیر ایمان دار لوگ اُن کو رد کریں گے۔جیسے یسوع کو رد کیا۔

لوگ ہم سے بھی جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں نفرت کرتے ہیں۔ وہ ہم سے اسلئے نفرت کرتے ہیں کہ ہم نے دنیا کو نہیں اپنایا۔ اگر ہم گناہ بھری زندگی کو قبول کریں اور یسوع پر ایمان نہ رکھیں تو دنیا ضرور ہم سے محبت رکھے گئے۔ لیکن یسوع نے اس دنیا سے ہمیں چن لیا ہے۔ غیر ایمانداروں نے یسوع سے نفرت کی اور اُسے دکھ دیا۔ وہ ہمارے ساتھ بھی ایسا کریں گے اور یسوعؑ پر ایمان رکھنے والے ہماری ضرور سنیں گے۔ مالک اور نوکر سے ایک جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ جو یسوعؑ کے پیروکاروں سے بُرا سلوک کرتے ہیں وہ ایسا اِسلئے کرتے ہیں کیونکہ وہ خُدا کو نہیں جانتے۔

جو یسوع سے نفرت کرتے ہیں اُس رات اُن کو معافی نہیں ملے گی۔

اُس نے اُن سے کہا۔ کہ وہ کون تھا۔ جس نے اُنکے درمیان حیران کن معجزات کئے۔ مگر وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ اُن کے گلے میں بے ایمانی اور گناہ کا پھندا تھا۔ انہیں اُن کے گناہوں کا احساس نہ ہوا۔ اُنہوں نے بیٹے اور باپ دونوں کو رد کر دیا جس نے اُسے بھیجا تھا رد کر دیا۔

یہودیوں کی طرف سے بلا وجہ یسوع سے نفرت کا اظہار کلام مقدس کی پیشین گوئیوں کی تکمیل تھی۔ دو زبوروں میں مسیح کی بابت بیان کیا گیا ہے۔ (زبور 4:69;19:45) کے مطابق

''اُنہوں نے ناحق میری جان کیلئے گڑھا کھودا ہے۔''

انہوں نے ناحق میری جان کے لئے گڑھا کھودا ہے۔

یسوعؑ کے آسمان پر جانے کے بعد شاگردوں نے مخالف دُنیا میں یسوعؑ کی گواہی دی۔ اُسنے اپنی خدمت کے آغاز ہی سے اُنہیں اپنی گواہی کیلئے چن لیا تھا۔ لیکن پہلے وہ باپ کی طرف سے مددگار یعنی روح القدس کو بھیجے گا۔۔ وہ ایمانداروں کی راہنمائی کے ساتھ یسوع کی گواہی بھی دیگا۔

یسوع نے ان مشکل حالات کے بارے میں اُن کو آگاہ کیا تاکہ وہ اپنے ایمان میں قائم رہیں۔ وہ اُن کو عبادت خانوں سے باہر کر دیں گے۔ بااختیار یہودی مذہب انہیں قبول نہیں کریگا۔ یسوع نے اس طرح انہیں آگاہ کیا۔ کہ کئی یسوعؑ کے شاگردوں کو قتل کرنے کو خُدا کی خدمت خیال کریں گے۔

یاددہانی کی باتیں

60۔غیر ایماندار یسوعؑ کے شاگردوں سے.............................کرتے تھے کیونکہ وہ یسوعؑ سے بھی..............................کرتے ہیں۔

61۔وہ جو یسوعؑ کے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں وہ دراصل..................کونہیں جانتے۔

62۔بعض کا خیال تھا کہ وہ خُدا کی رضا حاصل کرتے ہیں اگر وہ شاگردوں کو............کرتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؑ نے دوبارہ روح القدس بھیجنے کا وعدہ کیا۔

(یوحنا16:5-16)

5۔مگر اب میں اپنے بھیجنے والے کے پاس جاتا ہوں اور تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تو کہاں جاتا ہے۔6۔بلکہ اِس لِئے کہ میں نے یہ باتیں تم سے کہیں۔تمہارا دِل غم سے بھر گیا۔7۔لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لِئے فائدہ مند ہے۔کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔لیکن اگر جاؤں گا تو تمہارے پاس بھیج دوں گا۔8۔اور وہ آ کر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا۔9۔گُناہ کے بارے میں اِس لِئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔10۔راستبازی کے بارے میں اِس لِئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔11۔عدات کے بارے میں اِس لِئے کہ دُنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔12۔مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے۔مگر اَب تم اُن کی برداشت نہیں کر سکتے۔13۔لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئے تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔اِس لِئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔14۔وہ میرا جلال ظاہر کرے گا اِس لِئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا۔15۔جو کچھ باپ کا ہے۔وہ سب میرا ہے۔اِس لِئے میں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا۔16۔تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔

اِس نکتہ پر شاگردوں کے پاس یسوعؔ سے کہنے کو کوئی بات نہ تھی ۔ یسوعؔ نے جو باتیں اُنہیں بتائیں ۔اُن کی وجہ سے وہ بہت دلگیر تھے ۔اُن کے دِل غم سے بھرے ہوئے تھے ۔یسوعؔ نے پھر اُن سے کہا کہ میں اپنے بھیجنے والے کے پاس جاتا ہوں ۔

یسوعؔ نے اپنے کام کو مکمل کرنے کے بعد روح القدس کو نازل کیا ۔روح القدس نے اُن کے گناہ ظاہر کر دیئے کہ دُنیا خُدا کے سامنے کِس قدر گنہگار ہے ۔ وہ جو یسوعؔ پر ایمان نہیں رکھتے اُن کیلئے کوئی معافی نہیں ہوگی ۔

یسوعؔ نے دُنیا کے گناہ کی تین طرح سے وضاحت کی ۔ دُنیا خُدا سے دور اور عدالت کے لائق ہے ۔

دُنیا گناہ کی وجہ سے قصور وار ہے ۔ کیونکہ دُنیا کے لوگ یسوعؔ پر ایمان نہیں لاتے ۔ یسوعؔ نے گُناہ پر ساری دُنیا کے گناہوں کیلئے معافی کو جیت لیا ۔لیکن دُنیا کے لوگ اُس پر ایمان نہیں لاتے وہ نقصان میں ہیں ۔ اِس انجیل کا مرکزی مضمون ہے ۔"ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ" وہ جو اُس پر ایمان نہیں لاتے وہ اپنے ہی گُناہ میں ہلاک ہونگے ۔

دُنیا میں بے دینی کا گُناہ ہے کیونکہ یسوعؔ باپ کے پاس جا چکا ہے اور وہ اُسے نہیں دیکھ سکتے وہ یسوعؔ کو نہیں دیکھتے وہ اُسے بطور نجات دہندہ نہیں جانتے ۔ جب وہ بے دینی پر غور کرتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ وہ دیندار ہیں لیکن خُدا کے کلام میں لکھا ہے کہ اُنہیں خُدا کی مانند کامل ہونے کی ضرورت ہے وہ خُدا کی مانند راستباز نہیں بن سکتے اِسلئے نہیں چاہتے اور وہ گناہ ہی میں کھوئے رہتے ہیں ۔

تاہم یسوعؔ نے کامل راستبازی کے ساتھ زندگی گزاری ۔اُس نے خُدا کے نجات کے منصوبہ کی پیروی کی ۔ وہ دُنیا کے گناہوں کی مخلصی کیلئے صلیب پر قربان ہو گیا ۔ پھر وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ۔اور اَب خُدا باپ نے یسوعؔ کی راستبازی کو ہمارے حساب میں لکھ دیا ۔لیکن جو ایمان نہیں لائے وہ اپنی ہی دینداری کی وجہ سے ناکام ہیں ۔ کیونکہ اُنکا گُناہ اُن کے اندر قائم ہے ۔

ساری دُنیا گناہ کی وجہ سے عدالت کے لائق ہے کیونکہ ابلیس دُنیا کا شہزادہ ہے اُس کی

پہلے ہی عدالت ہو چکی ہے۔ یسوعؔ نے صلیب پر اپنی جان دیکر اور مردوں میں سے زندہ ہو کر ابلیس کی قوت کو نیست کر دیا ہے۔ تاہم جو یسوعؔ کو قبول نہیں کرتے۔ وہ ابلیس کو اپنا سردار جانتے ہیں۔ وہ اپنے سردار کی عدالت میں شریک ہیں لیکن جو یسوعؔ پر ایمان رکھتے ہیں زندگی کے وارث ہیں۔

یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کو بہت کچھ سیکھانا تھا۔ اَب رُوح القدّس اُس کام کو مکمل کرے گا۔ جو یسوعؔ نے شروع کیا۔ جب یسوعؔ اُن پر روح القدس بھیجے گا تو رُوح القدّس ہر ایک سچائی سے اُن کی راہنمائی کرے گا۔ رُوح القدّس خُدا کا کلام اُن پہ آشکارہ کرے گا۔ اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے وہ بھی اُن پر ظاہر کرے گا۔ رُوح القدّس ہر طرح سے شاگردوں کے وسیلہ سے یسوعؔ کو جلال دے گا۔ یسوعؔ کے آسمان پر جانے کے بعد پینتیکست کے دِن روح القدس کا نزول حیران کن تھا۔ پینتیکست فصل کاٹنے کی عید تھی۔ اُس وقت شاگرد ایک جگہ جمع تھے۔ روح القدس خاص انداز سے اُن پر نازل ہوا۔ (اعمال 1:2)

روح القدس نے یسوعؔ کی طرف سے شاگردوں پر خاص سچائی کو ظاہر کیا۔ شاگردوں نے اُن سچائیوں کو ہمارے لِئے نئے عہد نامہ میں تحریر کیا۔ اُنہوں نے وہ خاص الفاظ استعمال کئے جو روح القدس نے اُنہیں سکھائے۔ اَب جب ہم اُن سچائیوں کو سنتے اور سیکھتے ہیں تو رُوح القدّس ہماری زندگیوں میں کام کرتا ہے وہ ہمیں تحریک دیتا ہے کہ اُن سچائیوں پر غور کریں اور یسوعؔ پر ایمان رکھیں۔

تب ایک بار پھر یسوعؔ نے اُن سے کہا تھوڑے عرصہ میں اُسے نہ دیکھو گے لیکن پھر تھوڑی دیر میں اُسے دیکھ لو گے۔

یاددہانی کی باتیں

63۔ یسوعؔ نے اپنا کام مکمل کرنے کے بعد.................. کو اپنے شاگردوں پر نازل کیا۔

64۔ وہ جو یسوعؔ پر ایمان نہیں لائے اُن کے پاس.................. نہیں۔

65۔ خُدا یسوعؔ کی.................. کو ہمارے حساب میں لکھ دیتا ہے۔

66۔ وہ جو یسوعؔ کو رد کرتے ہیں اُنہوں نے.................. کو اپنا سردار مان لیا ہے۔

67۔روح القدس نے شاگردوں کی ہر ایک.........................میں راہنمائی کی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

شاگردوں کا غم خوشی میں بدل گیا۔

(یوحنا16:17-33)

17۔پس اُس کے بعض شاگردوں نے آپس میں کہا یہ کیا ہے؟ جو وہ ہم سے کہتا ہے۔کہ تھوڑی دیر میں تم
مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔ اور یہ اِس لئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔
18۔پس اُنہوں نے کہا کہ تھوڑی دیر جو وہ کہتا ہے یہ کیا بات ہے؟ ہم نہیں جانتے کہ کیا کہتا ہے۔
19۔یسوعؔ نے یہ جان کر کہ وہ مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہیں اُن سے کہا کیا تم آپس میں میری اس بات کی
نسبت پوچھ پاچھ کرتے ہو کہ تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔
20۔میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم تو روؤ گے اور اور ماتم کرو گے۔مگر دُنیا خوش ہوگی۔تم غمگین تو ہو گے،لیکن
تمہارا غم ہی خوشی بن جائے گا۔21۔جب عورت جننے لگتی ہے تو غمگین ہوتی ہے اِس لئے کہ اُس کے دُکھ کی
گھڑی آ پہنچی لیکن جب بچہ پیدا ہو چکتا ہے تو اِس خوشی سے کہ دُنیا میں ایک آدمی پیدا ہوا اُس درد کو پھر یاد نہیں
کرتی۔22۔پس تمہیں بھی اَب تو غم ہے مگر میں تمہیں پھر ملوں گا۔اور تمہارا دِل خوش ہوگا۔اور تمہاری خوشی
کوئی تم سے چھین نہ لے گا۔23۔اُس دِن تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو گے۔میں تم سے سچ کہتا ہوں۔اگر باپ
سے کچھ مانگو گے تو میرے نام سے تم کو دے گا۔24۔اَب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔مانگو تو
پاؤ گے۔تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔25۔میں نے یہ باتیں تم سے تمثیلوں میں کہیں وہ وقت آتا ہے
کہ پھر تم سے تمثیلوں میں نہ کہوں گا۔بلکہ صاف صاف تمہیں باپ کی خبر دوں گا۔26۔اُس دِن تم میرے
نام سے مانگو گے اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ باپ سے تمہارے لِئے درخواست کروں گا 27۔اِس لِئے کہ
باپ تو آپ ہی تم کو عزیز رکھتا ہے کیونکہ تم نے مجھ کو عزیز رکھا ہے اور ایمان لائے ہو کہ میں باپ کی طرف
سے نکلا۔28۔میں باپ میں سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہوں پھر دُنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا
ہوں۔29۔اُس کے شاگردوں نے کہا دیکھ اَب تو صاف صاف کہتا ہے اور کوئی تمثیل نہیں کہتا۔30۔لیکن
اَب ہم جان گئے کہ تو سب کچھ جانتا ہے اور اِس کا محتاج نہیں کہ کوئی تجھ سے پوچھے۔اِس سبب سے ہم

ایمان لاتے ہیں کہ تو خُدا سے نکلا ہے۔ 31۔ یسوعؔ نے اُنہیں جواب دِیا کیا تم اَب ایمان لاتے ہو۔ 32۔ دیکھو وہ گھڑی آتی ہے بلکہ آ پہنچی کہ تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لوگے اور مجھے اکیلا چھوڑ دوگے تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔ 33۔ میں نے تم سے یہ باتیں اِس لِئے کہیں۔ کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ دُنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔

بعض شاگرد یسوعؔ کی باتوں کو سمجھ نہ پائے اُنہوں نے آپس میں باتیں کیں کہ اُس نے کہا تھا تھوڑی دیر کیلئے نہ دیکھو گے'' پھر اُس نے کہا تھوڑی دیر کے بعد تم اُسے دیکھو گے۔ اِسکا کیا مطلب ہے؟ اِسکا مطلب ہے کہ وہ باپ کے پاس جاتا ہے تھوڑی دیر کیلئے۔ اِس بات کو ہم نہیں سمجھتے۔

یسوعؔ نے دیکھا کہ اُس کے شاگرد پریشان تھے۔ یسوعؔ نے مزید اُن سے کہا۔ دکھ کی گھڑی آ گئی ہے۔ تم روؤ گے غیر ایماندار لوگ خوش ہوں گے۔ لیکن تمہیں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ تمہارا غم خوشی میں بدل جائے گا۔

شاگردوں نے کیا محسوس کیا ہوگا۔ جب یسوعؔ نے عورت کے بچہ پیدا ہونے کی مثال دی بچہ کو جنم دیتے وقت عورت کو بہت درد کا سامنا ہوتا ہے لیکن جب وہ اپنے بچے کو دیکھتی ہے وہ اپنی درد کو بھول جاتی ہے۔ وہ اپنے بچے کو دیکھ کر خوشی سے بھر جاتی ہے۔

شاگرد بہت غمگین ہوں گے یسوعؔ اُس درد کی بابت کہتا ہے جو صلیب کے وقت اُنہیں محسوس ہوگا۔ تب یسوعؔ نے اُنہیں دوبارہ دیکھا اور کہا۔ کہ وہ دوبارہ اِسے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد دیکھیں گے۔ جب اُنہیں دیکھا تو اُن کی انتہا نہ ہوگی۔

یسوعؔ کے جی اُٹھنے پر کیا خوشی کا سماں تھا۔

یسوعؔ زمینی بدن میں اُن کے ساتھ نہ رہا تاہم وہ جیسے پہلے یسوعؔ کے ساتھ روبرو باتیں کرتے تھے۔ اَب نہ کر سکیں گے۔ اگرچہ اَب وہ یسوعؔ کے نام میں باپ سے جو مانگیں گے وہ اُنہیں ملے گا اُن کی خوشی کامل ہوگی۔

جب ہم یسوعؔ کے ساتھ ہوتے ہیں جو زندہ ہے تو حقیقی خوشی پاتے ہیں۔

یسوؔع نے شاگردوں کے ساتھ تمثیلوں میں باتیں کیں۔ یسوؔع نے براہ راست شاگردوں کو اپنی موت سے آگاہ نہ کیا۔ مگر اَب وقت آ گیا تھا۔

یسوؔع کے جانے کے بعد شاگرد یسوؔع کے نام میں باپ سے درخواست کر سکتے تھے۔ باپ ان سب کو پیار کرتا ہے جو یسوؔع سے پیار کرتے ہیں۔ یسوؔع ان سب کو بھی پیار کرتا ہے جو یسوؔع پر یقین کرتے ہیں کہ باپ نے اُسے بھیجا ہے۔

شاگرد جاننا چاہتے تھے کہ یسوؔع کہاں جانا چاہتا تھا؟ یسوؔع جہاں سے آیا تھا وہاں واپس چلا گیا۔ وہ باپ کے پاس سے ہمارے لِئے آیا اور اَب دُنیا سے واپس باپ کے پاس چلا گیا۔ اَب شاگرد یسوؔع کو بہتر طور پر سمجھ سکتے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ یسوؔع کے الفاظ اب واضح تھے۔ یسوؔع کی تمثیلوں نے اَب اُن کو سمجھنے میں مدد دی۔ اُب اُنہوں نے جانا کہ یسوؔع خُدا کے پاس سے آیا تھا۔

آخر میں یسوؔع نے کہا کہ کیا شاگرد اِس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن یسوؔع نے اُنہیں خبردار کیا کہ مشکل کی گھڑی میں وہ منتشر ہو جائیں گے۔ اِسے چھوڑ دیں گے مگر وہ تنہا نہ رہے گا کیونکہ زندہ خُدا اِس کے ساتھ ہو گا۔

اِسی گھڑی یسوؔع گرفتار ہو گا اور اُس کے شاگرد اُسے چھوڑ دیں گے۔

یسوؔع اِس طریقہ سے شاگردوں کا حوصلہ بڑھانا چاہتا تھا۔ یسوؔع اپنے شاگردوں کو حقیقی سچائی کے متعلق بتاتا ہے۔ اِس دُنیا میں ہم مشکلات میں ہیں لیکن یسوؔع کہتا ہے کہ ''خوشی کرو''۔ لہذا ہم بھی خوشی منائیں کیونکہ یسوؔع اِس دُنیا پر فتح مند ہوا ہے۔

یاددہانی کی باتیں

68۔ یسوؔع نے شاگردوں سے کہا کہ اُن کا ماتم..................... میں بدل جائے گا۔

69۔ ایماندار جو کچھ بھی یسوؔع کے..................... میں خُدا سے مانگیں گے پائیں گے۔

70۔ اَب یسوؔع..................... کو چھوڑ کر واپس..................... کے پاس واپس چلا گیا۔

71۔ یسوعؔ نے شاگردوں کو خبردار کیا کہ مشکل گھڑی میں وہ........................ جائیں گے۔

72۔ اِس دُنیا میں ہم.................. میں ہیں مگر یسوعؔ ہمیں.................... کرنے کا کہتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کیلئے دُعا کی۔

(یوحنا 17:1-5)

1۔ یسوعؔ نے یہ باتیں کہیں اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کہا کہ اے باپ وہ گھڑی آ پہنچی اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کرتا کہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔ 2۔ چنانچہ تو نے اُسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے۔ تاکہ جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے۔ 3۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ تجھ خُدائے واحد و برحق کے اور یسوعؔ مسیح کو جِسے تو نے بھیجا ہے جانیں 4 جو کام نے تو مجھے کرنے کو دِیا تھا اُس کو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا۔ 5۔ اور اَب اے باپ تو اُس جلال سے جو میں دُنیا کی پیدایش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے۔

فسح کا کمرہ چھوڑنے سے پہلے یسوعؔ نے جو آخری کام کیا وہ دُعا تھا۔ یسوعؔ نے آسمان کی طرف نگاہ کی۔ اُس نے اپنے لِئے، شاگردوں کیلئے اور تمام ایمانداروں کیلئے دُعا کی۔

یسوعؔ نے اپنے لئے دُعا کی۔ یہ دُعا بہت مختصر تھی۔ یسوعؔ نے باپ سے التجا کی کہ وہ بیٹے کو آسمان پر جلال بخشے۔ یسوعؔ باپ سے وہ جلال مانگتا ہے جو ازل سے باپ نے اِسے عطا کیا۔

ہمیں یاد رکھنا ہے کہ یسوعؔ حقیقی خُدا ہونے کے ساتھ ساتھ حقیقی انسان بھی ہے۔ مگر اِس کی انسانی ذات میں کامل تابعداری ہے۔ یسوعؔ نے اپنے شاہانہ جلال کو چھوڑ کر عام انسانوں کی مانند زندگی گزاری۔ یسوعؔ نے باپ کے منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ یسوعؔ کو صلیبی موت گوارہ کرنی تھی۔ یسوعؔ نے مکمل تابعداری کے ساتھ تکمیل کی۔ کیونکہ یسوعؔ نے باپ کی مرضی کو پورا کیا اِس لِئے یسوعؔ سب ایمانداروں کو حیات ابدی سے نوازتا ہے۔

حیاتِ ابدی خُدا باپ اور یسوعؔ پر ایمان رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ جو یسوعؔ پہ ایمان رکھتے ہیں وہ سارا جلال خُدا کو دیتے ہیں اور اُس کا شکر بجالاتے ہیں۔

یاددہانی کی باتیں

73۔ یسوعؔ باپ سے وہ..................... مانگتا ہے جو اُزلی ہے۔
74۔ یسوعؔ حقیقی..................... ہونے کے ساتھ ساتھ حقیقی..................... بھی ہے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

(یوحنا 17:6-19)

6۔ میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دُنیا میں سے مجھے دِیا وہ تیرے تھے اور تو نے اُنہیں مجھے دِیا اور اُنہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے۔ 7۔ اَب وہ جان گئے کہ جو کچھ تو نے مجھے دِیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔ 8۔ کیونکہ جو کلام تو نے مجھے پہنچایا وہ میں نے اُن کو پہنچا دِیا اور اُنہوں نے اُس کو قبول کیا اور سچ جان لیا کہ میں تیری طرف سے نکلا ہوں اور وہ ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔ 9۔ میں اُن کیلئے درخواست کرتا ہوں میں دُنیا کیلئے درخواست نہیں کرتا۔ بلکہ اُن کیلئے جنہیں تو نے مجھے دِیا ہے کیونکہ وہ تیرے ہیں۔ 10۔ اور جو کچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ میرا ہے اور اِن سے میرا جلال ظاہر ہوا ہے۔ 11۔ میں آگے کو دُنیا میں نہ ہوں گا مگر یہ دُنیا میں ہیں اور میں تیرے پاس آتا ہوں اے قدّوس باپ اپنے اُس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے اُن کی حفاظت کرتا کہ وہ ہماری طرح ایک ہوں۔ 12۔ جب تک میں اُن کے ساتھ رہا۔ میں نے تیرے اُس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے اُن کی حفاظت کی میں نے اُن کی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزند کے سوا اُن میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا تا کہ کتابِ مُقدّس کا لکھا پورا ہو۔ 13۔ لیکن اَب میں تیرے پاس آتا ہوں اور یہ باتیں دُنیا میں کہتا ہوں تا کہ میری خوشی اُنہیں پوری پوری حاصل ہو۔ 14۔ میں نے تیرا کلام اُنہیں پہنچا دِیا اور دُنیا نے اُن سے

عداوت رکھی اِس لِئے کہ جس طرح میں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں ۔ 15۔ میں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُس شریر سے اُن کی حفاظت کر۔ 16۔ جس طرح میں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں ۔ 17۔ اُنہیں مُقدّس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے ۔ 18۔ جس طرح تو نے مجھے دُنیا میں بھیجا اُسی طرح میں نے بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجا۔ 19۔ اور اُن کی خاطر میں اپنے آپ کو مُقدّس کرتا ہوں تا کہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مُقدّس کِئے جائیں۔

یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کیلئے دُعا مانگی۔ خُدا باپ نے یسوعؔ کو شاگرد دِیئے یسوعؔ نے شاگردوں کا چناؤ کرنے کے بعد اُنہیں خُدا کا کلام سکھایا۔ شاگردوں نے اِس کلام کی تابعداری کی۔ اُنہوں نے ایمان رکھا کہ یسوعؔ خُدا باپ کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

اِس موقع پر یسوعؔ نے غیر ایماندار دُنیا کی بجائے شاگردوں کے واسطے دُعا کی۔ یسوعؔ شاگردوں میں خاص دلچسپی رکھتا تھا۔ شاگرد یسوعؔ اور خُدا باپ سے پیوستہ رہے۔ شاگرد پہلے بھی یسوعؔ کو جلال دیتے تھے اور مستقبل میں جلال دینے والے تھے۔

تاہم شاگرد خطرات کا سامنا کریں گے۔ یسوعؔ کو زیادہ دیر اُنکے ساتھ نہ رہنا تھا۔ یسوعؔ نے دُعا کی کہ خُدا شاگردوں کو محفوظ رکھے اور شاگرد ایمان میں ایک دوسرے کے ساتھ پیوست رہیں۔
یسوعؔ نے تمام شاگردوں کو سوائے یہوداہ اسکریوتی کے محفوظ رکھا یہوداہ نے دوزخ کا انتخاب کیا یہ یسوعؔ کا قصور نہ تھا۔ یہوداہ نے صحائف میں لکھے گئے کے مطابق یسوعؔ کو دشمنوں کے حوالہ کیا جو کچھ صحائف میں یسوعؔ مسیح کے بارے میں لکھا تھا وہ سچ ثابت ہوا۔

یسوعؔ نے اپنے شاگردوں میں حقیقی خوشی کے واسطے بھی دُعا کی۔ شاگردوں کے دِلوں میں خُدا کا کلام تھا۔ لیکن شاگردوں نے دُنیا کی اپنے لِئے نفرت کو محسوس کیا۔ اُنہیں وہاں ٹھہر کر یسوعؔ کے جلال کی گواہی دینی تھی۔ اُنہیں شیطان کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے خُدا باپ سے مدد کی ضرورت تھی۔
یسوعؔ کے شاگرد اِس دُنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتے ہم بھی اِس دُنیا میں رہتے ہوئے دُنیا کے سے نہیں۔ خُدا باپ اپنی سچائی کے کلام کی بدولت ہماری دُنیا میں راہنمائی کرتا ہے۔ یسوعؔ نے خُدا سے دُعا

مانگی کہ اِس کے شاگرد سچائی کو جان کر پاک وصاف ہیں۔ خُدا کا کلام سب سے بڑی سچائی ہے۔ اِس کیلئے ہمیں کسی اور جگہ دیکھنے کی ضرورت نہیں۔

یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کیلئے دُعا کی تا کہ وہ خُدا اور اپنی خدمت کے ساتھ مُخلص رہیں۔ اُنہیں خُدا کی گواہی دینی تھی اور دُنیا کے غلط راہوں اور کاموں سے بچنا تھا۔

یسوعؔ اپنے شاگردوں کو دُنیا میں بھیج رہا تھا جیسے باپ نے اُسے بھیجا تھا۔ یسوعؔ پاک تھا وہ ہر طریقہ سے باپ کی تابعداری کرتا تھا۔ چونکہ وہ پاک تھا اِس لِئے اُس نے اپنے شاگردوں کو اُس پاک راہ پہ چلایا۔ دوسرے الفاظ میں ہم خُدا کی سچائی سے خدمت کر سکتے ہیں۔ اِس لِئے یسوعؔ نے خُدا باپ سے دُعا کی کہ اُس کے شاگردوں کو سچائی کی راہ دکھائے۔

یاددہانی کی باتیں

75۔ یسوعؔ نے خُدا کا..............................اپنے شاگردوں کو سیکھایا۔

76۔ یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کی..............................کیلئے اپنے باپ سے دُعا کی۔

77۔ یسوعؔ نے دُعا کی کہ اُس کے شاگرد اُس کی..............................سے معمور ہو جائیں۔

78۔ یسوعؔ نے دُعا کی کہ اُس کے شاگرد سچائی کے وسیلہ سے..............................کِئے جائیں۔

79۔ خُدا کا..............................سچائی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

(یوحنا 17:20-26)

20۔ میں صرف اِن ہی کیلئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کیلئے بھی جو اِن کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔ 21۔ تا کہ وہ سب ایک ہوں یعنی جِس طرح اے باپ تو مُجھ میں ہے اور میں تُجھ میں وہ بھی ہم میں ہوں۔ اور دُنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا۔ 22۔ اور وہ جلال جو تو نے مجھے دِیا ہے میں نے اُنہیں دِیا ہے تا کہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ 23۔ میں اُن میں اور تو مجھ میں تا کہ وہ کامل

ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تو نے ہی مجھے بھیجا۔ اور جس طرح کہ تو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی ۔ 24۔اے باپ میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تو نے مجھے دِیا ہے جہاں میں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تا کہ میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تو نے مجھے دِیا ہے کیونکہ تو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی ۔ 25۔اے عادل باپ دُنیا نے تو تجھے نہیں جانا مگر میں نے تجھے جانا اور اُنہوں نے بھی جانا کہ تو نے مجھے بھیجا۔ 26۔اور میں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کِیا اور کرتا رہوں گا تا کہ جو محبت تجھ کو مجھ سے تھی وہ اُن میں ہو اور میں اُن میں ہوں ۔

یسوؔع نے تمام ایمانداروں کیلئے دُعا کی۔ لوگ سوچتے ہوں گے کہ جب یسوؔع نے اپنے شاگردوں کیلئے دُعا کی تو کیا اُس میں ہم بھی شامل ہیں ۔ یقیناً اُس نے ہمارے لِئے بھی دُعا کی ۔ اُس نے فرمایا ''اُن کے پیغام کے وسیلہ بہت سے لوگ مجھ پہ ایمان لائیں گے ۔''

خُدا نے اپنے کلام کے وسیلہ سے شاگردوں کو اکٹھا کیا ۔ وہ شاگردوں کو خُدا کا کلام پھیلانے میں استعمال کرتا ہے تا کہ دوسرے بھی مسیح یسوؔع پہ ایمان لائیں ۔ یسوؔع کے ابتدائی شاگردوں میں سے اکثر نے خُدا کا کلام رُوح القدّس کی تحریک سے تحریر کیا۔

یسوؔع نے دُعا کی کہ ہم جو اُس کا کلام سنتے ہیں ایمان میں متحد ہو جائیں ۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی سچائیوں کو دُنیا میں پھیلائیں ۔

ہم خُدا کے جلال کو مسیح یسوؔع میں دیکھ چکے ہیں ۔ (یوحنا 14:1) ہم اِس جلال کو ایمان کے وسیلہ سے دوسروں کو بتاتے ہیں ۔ وہ تمام جو یسوؔع مسیح پہ ایمان لاتے ہیں وہ مُقدّسوں کی ایک جماعت بن جاتے ہیں ۔ اور یہ مُقدّسوں کی جماعت یسوؔع مسیح میں پیوستہ رہنے سے وجود میں آتی ہے ۔ یسوؔع مسیح باپ میں ہے اور ہم جو اُس پہ ایمان لاتے ہیں مسیح ہم میں سکونت کرتا ہے ۔ یسوؔع ہماری زندگیوں سے خُدا کا جلال ظاہر کرتا ہے ۔ یسوؔع ہماری زندگیوں کو خُدا کی محبت سے معمور کرتا ہے ۔ ہماری زندگیوں سے خُدا کا جلال اور اُس کی محبت لوگوں پہ عیاں ہوتیں ہیں ۔ ہم مسیح میں ایک ہیں ہم مسیح کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی بسر کریں گے ۔

دُنیا خُدا کو نہیں جانتی۔ لیکن ہم یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے اُسے جانتے ہیں اور مسیح نے جب باپ سے دُعا کی تو ہمیشہ ساتھ رہنے کا وعدہ کیا۔

یاددہانی کی باتیں

80۔ خُدا اپنے شاگردوں کو اپنے .... کے وسیلہ اکٹھا کرتا ہے۔

81۔ یسوعؔ نے دُعا کی کہ جو اُس کا کلام سنتے ہیں ایمان میں .... ہو جائیں۔

82۔ وہ تمام ایماندار جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں ایک .... جماعت بن جاتے ہیں۔

83۔ یسوعؔ ہماری زندگیوں کو خُدا کی .... سے معمور کرتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 180 پر ملاحظہ کریں)

یاددہانی کی باتیں۔ جوابات

1۔ عطر، بالوں۔ 2۔ غریبوں کو۔ 3۔ چور۔ 4۔ دفن۔ 5۔ کھجور۔ 6۔ ہوشعنا۔ 7۔ بادشاہ۔ 8۔ زکریا۔ 9۔ لوگ۔ 10۔ یونانی۔ 11۔ بیج [گیہوں کا دانہ]۔ 12۔ قبر۔ 13۔ شیطان۔ 14۔ صلیب۔ 15۔ گرج، جلال۔ 16۔ موت۔ 17۔ سزا۔ 18۔ بچ جائیں گے۔ 19۔ یسعیاہ۔ 20۔ فریسیوں۔ 21۔ آدمیوں۔ 22۔ ایک۔ 23۔ کلام۔ 24۔ چھوڑتے۔ 25۔ پاؤں، دھو۔ 26۔ بعد میں۔ 27۔ گُناہ۔ 28۔ خدمت۔ 29۔ اُسے، باپ۔ 30۔ دشمنوں۔ 31۔ پیارا۔ 32۔ دھوکہ دے۔ 33۔ شیطان۔ 34۔ لینے کیلئے۔ 35۔ جلال۔ 36۔ مر۔ 37۔ محبت۔ 38۔ بعد میں۔ 39۔ جان۔ 40۔ جانتا۔ 41۔ گھبرائے۔ 42۔ مکان۔ 43۔ واپس، آسمان۔ 44۔ مرکز۔ 45۔ راہ، حق، زندگی۔ 46۔ باپ۔ 47۔ ایمان۔ 48۔ نام۔ 49۔ مددگار، رُوح القدّس۔ 50۔ ایمان۔ 51۔ رہنے۔ 52۔ شیطان۔ 53۔ انگور۔ 54۔ ڈالیاں۔ 55۔ پیوستہ، پھل۔ 56۔ کچھ بھی نہیں۔ 57۔ پوری۔ 58۔ دوست۔ 59۔ محبت۔ 60۔ نفرت، نفرت۔ 61۔ خُدا۔ 62۔ قتل۔ 63۔ رُوح القدّس۔ 64۔ معافی۔ 65۔ راستبازی۔ 66۔ شیطان۔ 67۔ سچائی۔ 68۔ خوشی۔ 69۔ نام۔ 70۔ دُنیا، باپ۔ 71۔ بکھر۔ 72۔ غم، خوشی۔ 73۔ جلال۔ 74۔ خُدا، انسان۔ 75۔ کلام۔ 76۔ حفاظت۔ 77۔ خوشی۔ 78۔ مُقدّس۔ 79۔ کلام۔ 80۔ کلام۔ 81۔ ایک۔ 82۔ مُقدّس۔ 83۔ محبت۔

امتحان: ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

باب ششم

برائے مہربانی سے یاددہانی کی باتوں کی نظر ثانی کر لیں۔

1۔ یسوع نے کہا مریم نے اُس کے.......................کی تیاری کیلئے اُس پر عطر ڈالا۔

2۔ جب یسوع عیدِ فسح کیلئے یروشلیم آیا تو لوگوں نے اُسے...........................کے طور پر خوش آمدید کہا۔

3۔ یسوع نے...........................کی تمثیل پیش کی یہ بتانے کیلئے کہ وہ مر جائے گا اور پھر زندہ ہو جائے گا۔

4۔ یسوع نے کہا کہ غیر ایمانداروں کی عدالت اُس کا...........................آخری دِن کرے گا۔

5۔ فسح کے کھانے پر یسوع نے شاگردوں سے اپنی محبت کا اظہار اُن کے............ ....کر کے کِیا۔

6۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ تم میں سے ایک مجھے میرے........... کے حوالہ کرے گا۔

7۔ یوحنا کی انجیل کا مصنف اپنے آپ کو یسوع کا...........................شاگرد کہتا ہے۔

8۔ یہ وقت یسوع کا صلیب پر...........................کر جلال پاناتھا۔

9۔ یسوع نے پطرس کو آگاہ کیا کہ آج رات وہ تین بار میرا انکار کر کے کہے گا کہ میں اُسے نہیں
..............................۔

10۔ یسوع نے کہا کہ آسمان پر اُس کے باپ کے پاس کافی.....................ہیں۔

11۔ یسوع نے کہا''.................اور.................اور.....................میں ہوں۔''

12۔ یسوع کے شاگرد اُس کے.......................سے جو مانگیں گے وہ ہو جائے گا۔

13۔ یسوع نے وعدہ کیا کہ وہ اور اُس کا باپ اُن کیلئے......................بھیجے گا۔

14۔ یسوع نے کہا''انگور کا حقیقی درخت میں ہوں اور تم......................ہو۔''

15۔ اگر ہم یسوع میں پیوست رہیں تو بہت........................ لائیں گے۔

16۔ جنہوں نے یسوع سے بُرا سلوک کِیا اُنہوں نے یہ اِس لِئے کِیا کیونکہ وہ.................. کو نہیں جانتے۔

17۔ خُدا یسوع کی............................ کو ہماری راستبازی خیال کرتا ہے۔

18۔ رُوح القدّس شاگردوں کی تمام............................ میں راہنمائی کرے گا۔

19۔ اِس دُکھ بھری دُنیا میں یسوع ہمیں............................ رہنے کیلئے کہتا ہے۔

20۔ خُدا کا کلام........................ ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 234 پر ملاحظہ کریں)

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

بابِ ہفتم

یسوعؔ نے اپنی خدمت کو کیسے صلیب پر مکمل کیا۔

یوحنا 1:18 تا یوحنا 42:19

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

بابِ ہفتم

یسوؔع نے اپنی خدمت کو کیسے صلیب پر مکمل کیا۔

یسوؔع کو گرفتار کر کے حنّا کے پاس لایا گیا۔

(یوحنا 18:1-14)

1۔یسوؔع یہ باتیں کہہ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ قدرُون کے نالے کے پار گیا وہاں ایک باغ تھا۔اُس میں وہ اور اُس کے شاگرد داخل ہوئے۔2۔اور اُس کا پکڑوانے والا یہوداہ اسکریوتی بھی اُس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ یسوؔع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا۔3۔پس یہوداہ سپاہیوں کی پلٹن اور سردار کاہنوں اور فریسیوں سے پیادے لے کر مشعلوں اور چراغوں اور ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا۔

4۔یسوؔع اُن سب باتوں کو جو اُس کے ساتھ ہونے والی تھیں جان کر باہر نکلا اور اُن سے کہنے لگا کہ کِسے ڈھونڈتے ہو؟ 5۔اُنہوں نے اُسے جواب دِیا یسوؔع ناصری کو۔ یسوؔع نے اُن سے کہا میں ہی ہوں اور اُس کا پکڑوانے والا یہوداہ بھی اُن کے ساتھ تھا۔6۔اُس کے یہ کہتے ہی کہ میں ہی ہوں وہ پیچھے لوٹ کر زمین پر گر پڑے۔7۔پس اُس نے اُن سے پھر پوچھا کہ تم کس کو ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے کہا یسوؔع ناصری کو۔8۔یسوؔع نے جواب دِیا کہ میں تم سے تو کہہ ہی چکا ہوں کہ میں ہی ہوں پس اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو اِنہیں جانے دو۔9۔یہ اُس نے اِس لِئے کہا کہ اُس کا وہ قول پورا ہو کہ ''جنہیں تو نے مجھے دیا میں نے اُن میں سے کسی کو بھی نہیں کھویا۔'' (یوحنا 6:39) 10۔پس شمعون پطرس نے تلوار جو اُس کے پاس تھی کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا داھنا کان اُڑا دیا۔ اُس نوکر کا نام مُلخُس تھا۔11۔یسوؔع نے پطرس سے کہا ''تلوار کو میان میں رکھ۔جو پیالہ باپ نے مجھ کو دیا کیا میں اُسے نہ پیوں؟'' 12۔تب سپاہیوں اور اُن کے صوبیدار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوؔع کو پکڑ کر باندھ لیا۔

13۔اور پہلے اُس نے حنّا کے پاس لے گئے۔ کیونکہ وہ اُس برس کے سردار کاہن کائفا کا سسر تھا۔

14۔یہ وہی کائفا تھا جس نے یہودیوں کو صلاح دی تھی کہ اُمت کے واسطے ایک آدمی کا مرنا بہتر ہے۔

یسوعؔ اور اُس کے شاگرد اُس کمرے سے باہر آتے جہاں اُنہوں نے فسح کھائی تھی۔ وہ یروشلیم سے باہر تھوڑی دور ایک وادی میں گئے۔ وہ وادی کی دوسری طرف زیتون کے درختوں کے جھنڈ کے قریب آئے یسوعؔ اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جایا کرتا تھا۔

یہوداہ اُس جگہ کی بابت جانتا تھا۔ وہ وقت آ پہنچا کہ یسوعؔ کو دشمنوں کے حوالہ کر دیا جائے وہ اُس جھنڈ میں سپاہیوں اور چند افسروں کے ساتھ جنہیں سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اُس کے ساتھ بھیجا تھا آیا۔ اُنہوں نے اپنے ہاتھوں میں مشعلیں اور ہتھیار پکڑ رکھے تھے۔

یسوعؔ تیار تھا وہ ہر طرح سے جانتا تھا کہ اُسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ وہ نہ بھاگا اور نہ مزاحمت کی۔ وہ اپنے باپ کی مرضی کو پورا کر رہا تھا۔ وہ اُس گروہ کے پاس آیا اور پوچھا اُنہیں کس کی تلاش ہے؟

اُنہوں نے اُسے کہا کہ ''یسوعؔ ناصری کو''

اُس نے جواب دِیا۔ ''وہ میں ہی ہوں''

یہوداہ وہاں موجود تھا۔ وہ یسوعؔ کا بوسہ لینے کا تیار تھا تا کہ درست نشاندہی کی جائے۔ (دوسری اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ اُس نے یسوعؔ کا بوسہ لیا) وہاں ایک حیران کن واقعہ ہوا جب یسوعؔ نے کہا ''وہ میں ہی ہوں'' تو سپاہی پیچھے ہٹ کر منہ کے بل گر پڑے۔

مُسلح گروہ غیر مُسلح یسوعؔ کو دیکھ کر کیوں زمین پر گر پڑے؟ ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ خُدا کی قدرت نے یہ کام کیا۔ یسوعؔ جو یہوداہ ''میں ہوں'' خُدا نے کنٹرول میں تھا وہ اُس کا کچھ نہیں کر سکتے تھے جب تک یسوعؔ اُنہیں گرفتار نہ کرنے دیتا۔

یسوعؔ نے کہا ''میں تم سے کہہ چکا کہ میں ہی ہوں'' پھر اُس نے اُن سے کہا مجھے گرفتار کر لو۔ اور اُس کے شاگردوں کو جانے دو۔ اِس طرح اُس نے پہلے بھی کہا تھا (یوحنا 39:6) یسوعؔ اُن میں سے کسی کو بھی نہیں کھوئے گا جن کو خُدا نے اُس کے سپرد کیا ہے۔

شمعون پطرس وہ شاگرد تھا جو ہر کام میں جلد بازی کرتا تھا۔ اُس نے تلوار کھینچی جو اپنے

ساتھ لایا تھا۔ اُس نے تلوار سے سردار کاہن کے نوکر مُلخس کا کان کاٹ دیا۔

لیکن یسوع جنگ کیلئے نہیں آیا تھا۔ اُس نے پطرس سے کہا۔ تلوار کو میان میں رکھ دوسری انجیل کے مُصنف لکھتے ہیں کہ یسوع نے ملخس کا کان جوڑ دیا۔ تب یسوع نے پطرس سے کہا کہ باپ نے اُسے اِس لئے بھیجا کہ دُکھ اُٹھاؤں۔ اگر وہ مُسلح سپاہیوں کے ساتھ مزاحمت کرتا تو وہ اپنے باپ کی مرضی کے خلاف کام کرتا۔

اُس گروہ نے یسوع کی مرضی کے بغیر اُسے نہ پکڑا۔ اُس نے خود ہی اپنے آپ کو اُن کے سپرد کیا اِس طرح یسوع تمام دُنیا کے گناہوں کیلئے مر گیا۔

وہ یسوع کو سابقہ سردار کاہن حنّا کے پاس لے گئے حنّا سردار کاہن کائفا کا سسر تھا رات کافی گزر چکی تھی اُس وقت کائفا سردار کاہن کو ضرورت تھی کہ صدرِ عدالت کے ممبران کو جمع کرے۔

عدالت کی کاروائی بالکل غیر قانونی تھی۔ رات کے وقت عدالتیں نہیں ہوتیں یہ بھی غیر قانونی تھا کہ ایک آدمی کو اُسی دن گرفتار کر کے صدرِ عدالت میں لایا جائے لیکن کائفا نے کوئی پرواہ نہ کی۔ وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا کہ یسوع کو مرنا ہی چاہیے۔ وہ ظاہری طور پر اُسے عدالت میں لایا تھا تاہم اُنہوں نے یسوع کو پہلے حنّا کے سامنے پیش کیا۔

یاددہانی کی باتیں

1۔ یسوع اور اُس کے شاگرد.......................... کے باغ میں گئے۔

2۔ سپاہی اور پیادے یسوع کو گرفتار کرنے آئے اُن کی بانہوں میں مشعلیں اور............ تھے۔

3۔ جب یسوع نے فوجی دستہ سے کہا۔ ''وہ میں ہی ہوں'' وہ زمین پر........................ پڑے۔

4۔........................ نے سردار کاہن کے نوکر کا کان تلوار سے کاٹ دیا۔

5۔ یسوع نے پطرس کو روکا اور کہا۔ یہ اُس کی........................ کے خلاف ہے۔

6۔ یسوع کو باندھ کر........................ کے پاس لے گئے۔

7۔رات کے وقت عدالت.........................تھی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 205 پر ملاحظہ کریں)

پطرس نے یسوعؑ کا انکار کیا۔

(یوحنا18:15-27)

15۔اور شمعون پطرس یسوعؑ کے پیچھے ہولیا۔اور ایک اور شاگرد بھی۔ یہ شاگرد سردار کاہن کا جان پہچان تھا اور یسوعؑ کے ساتھ سردار کاہن کے دیوان خانہ میں گیا۔ 16۔لیکن پطرس دروازہ پر باہر کھڑا رہا پس وہ دوسرا شاگرد جو سردار کاہن کا جان پہچان تھا۔ باہر نکلا اور دربان عورت سے کہہ کر پطرس کو اندر لے گیا۔ 17۔اُس لونڈی نے جو دربان تھی پطرس سے کہا۔کیا تو بھی اِس شخص کے شاگردوں میں سے ہے اُس نے کہا میں نہیں ہوں۔ 18۔نوکر اور پیادے جاڑے کے سبب سے کوئلے دہکا کر کھڑے تاپ رہے تھے اور پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔ 19۔پھر سردار کاہن نے یسوعؑ سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کی بابت پوچھا۔ 20۔یسوعؑ نے اُسے جواب دِیا کہ میں نے دُنیا سے اعلانیہ باتیں کی ہیں۔ میں نے ہمیشہ عبادت خانوں اور ہیکل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا۔ 21۔تو مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ سننے والوں سے پوچھو کہ میں نے اُن سے کیا کہا دیکھ اُن کو معلوم ہے کہ میں نے کیا کیا کہا؟ 22۔جب اُس نے یہ کہا تو پیادوں میں سے ایک شخص نے جو پاس کھڑا تھا یسوعؑ کے طمانچہ مار کر کہا تو سردار کاہن کو ایسا جواب دیتا ہے؟ 23۔یسوعؑ نے اُسے جواب دیا کہ اگر میں نے بُرا کہا تو اُس برائی پر گواہی دے اور اگر اچھا کہا تو مجھے کیوں مارتا ہے؟ 24۔پس حنّا نے اُسے بندھا ہوا سردار کاہن کائفا کے پاس بھیج دیا۔ 25۔شمعون پطرس کھڑا تاپ رہا تھا پس اُنہوں نے اُس سے کہا کیا تو بھی اُس کے شاگردوں میں سے ہے؟ اُس نے انکار کر کے کہا میں نہیں ہوں۔ 26۔جس شخص کا پطرس نے کان اُڑا دیا تھا۔اُس کے ایک رشتہ دار نے جو سردار کاہن کا نوکر تھا کہا کیا میں نے تجھے اُس کے ساتھ باغ میں نہ دیکھا۔ 27۔پطرس نے پھر انکار کیا۔اور فوراً مرغ نے بانگ دی۔

شمعون پطرس کے ساتھ ایک اور شاگرد اُس گروہ کے پیچھے پیچھے حنّا کے گھر تک گیا۔ دوسرا شاگرد بلاشبہ یوحنا تھا وہ شاگرد عدالت تک یسوعؑ کے پیچھے گئے یوحنا کی جان پہچان سردار

کاہن کے ساتھ تھی لیکن پطرس دروازے کے باہر انتظار کرتا رہا۔

جلدی ہی دوسرا شاگرد واپس آیا۔اُس نے ڈیوٹی پر ایک عورت سے کہا کہ پطرس کو اندر آنے دو۔عورت نے اندازہ لگایا۔اور کہا تو یسوؔع کا شاگرد ہے۔

پطرس نے جواب دیا۔''میں نہیں ہوں''۔ یہ بات تھوڑی دیر پہلے یسوؔع نے اُسے کہی تھی۔پطرس نے کہا کہ وہ یسوؔع کو جانتا تک نہیں۔

اس کے بعد پطرس خادموں اور سپاہیوں کے پاس بیٹھ گیا اور آگ تاپنے لگ گیا۔

اِسی اثناء میں حنّا نے یسوؔع سے سوال و جواب کِئے۔اِس نے یسوؔع کی تعلیم اور شاگردوں کے متعلق پوچھا وہ غالباً کوئی ایسی بات اگلوانا چاہتا تھا جس سے اسکے خلاف فتویٰ لگتا۔

مگر یسوؔع نے جواب دیا کہ میں نے ہمیشہ کھلے عام منادی کی۔وہ عبادت خانوں میں کھلے عام منادی کرتا تھا۔کوئی بات پوشیدہ نہ تھی۔یسوؔع نے کہا میری تعلیم سب کے سامنے ہے اور وہ کسی سے بھی پوچھ سکتے تھے۔اُنہیں شہادت تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں تھا۔

ایک سپاہی کو یسوؔع کا جواب ناگوار گزرا اُس نے یسوؔع کے منہ پر تمانچہ مار دیا۔اُس نے کہا کہ تمہیں سردار کاہن کے ساتھ اِس طرح بات نہیں کرنا چاہئیے۔

یسوؔع نے سپاہی کو جواب دیا کہ میں نے کیا غلط کہا ہے۔''اگر میں نے درست کہا'' تو تو نے مجھے مارا کیوں ہے؟

اِسکے بعد حنّا سردار کاہن نے اُسے کائفا کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ یسوؔع کا فیصلہ کرے۔

اِس وقت پطرس آگ تاپ رہا تھا۔ایک اور آدمی نے اُس سے کہا کہ وہ بھی یسوؔع کے شاگردوں میں سے ہے۔اِسکی زبان سے لگتا ہے کہ یہ تو گلیلی ہے لیکن پطرس نے کہا''میں نہیں ہوں''۔

ایک اور نوکر جس کا کان پطرس نے کاٹ دیا تھا۔اُس نے کہا، کیا میں نے تجھے یسوؔع کے ساتھ زیتون کے باغ میں نہ دیکھا؟

تیسری بار پطرس نے کہا''نہیں''، میں یسوؔع کو نہیں جانتا۔اِسی وقت مرغ نے بانگ دے دی یہ

وہی وقت تھا جس کے بارے میں یسوعؑ نے کہا تھا۔

یاددہانی کی باتیں

8۔ پطرس نے تین بار کہا کہ وہ یسوعؑ کو نہیں......................۔

9۔ یسوعؑ نے سردار کاہن حنّا سے کہا میں نے جو کام کیا ہے۔ اُسے..................جانتے ہیں۔

10۔ پھر وہ یسوعؑ کو سردار کاہن..........................کے پاس لے گئے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 205 پر ملاحظہ کریں)

پلاطوس نے یسوعؑ کو بے گناہ ٹھہرایا۔

(یوحنا 18:28-40)

28۔ پھر وہ یسوعؑ کو کائفا کے پاس قلعہ کو لے گئے اور صُبح کا وقت تھا اور وہ خود قلعہ میں نہ گئے تا کہ ناپاک نہ ہوں اور فسح کھا سکیں۔ 29۔ پس پلاطوس نے اُن کے پاس باہر آ کر کہا کہ تم اِس آدمی پر کیا الزام لگاتے ہو؟ 30۔ اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا کہ اگر یہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اِسے تیرے حوالہ نہ کرتے۔

31۔ پلاطوس نے اُن سے کہا۔ اِسے لے جا کر تم ہی اپنی شریعت کے موافق اِس کا فیصلہ کرو یہودیوں نے اُس سے کہا ہمیں روا نہیں کہ کسی کو جان سے ماریں۔ 32۔ یہ اِس لِئے ہوا کہ یسوعؑ کی وہ بات پوری ہو جو اُس نے اپنی موت کے طریق کی طرف اشارہ کر کے کہی تھی۔ 33۔ پس پلاطوس پھر قلعہ میں داخل ہوا۔ اور یسوعؑ کو بلا کر اُس سے کہا۔ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ 34۔ یسوعؑ نے جواب دیا، تو یہ بات آپ ہی کہتا ہے یا اوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہی؟ 35۔ پلاطوس نے جواب دیا کیا میں یہودی ہوں؟ تیری ہی قوم اور سردار کاہنوں نے تجھ کو میرے حوالہ کیا۔ تو نے کیا کیا ہے؟ 36۔ یسوعؑ نے جواب دیا کہ میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں اگر میری بادشاہی اِس دُنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تا کہ میں یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا مگر اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں۔ 37۔ پلاطوس نے اُس سے کہا پس کیا تو بادشاہ ہے؟ یسوعؑ نے جواب دیا تو خود کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں اِس لِئے پیدا ہوا اور اِس واسطے دنیا میں آیا ہوں۔ کہ حق پر گواہی دوں۔ جو

کوئی حقانی ہے میری آواز سنتا ہے۔38۔ پلاطوس نے اُس سے کہا حق کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ یہودیوں کے پاس پھر گیا اور اُن سے کہا میں اُس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔39۔ مگر تمہارا دستور ہے کہ میں فسح پر تمہاری خاطر ایک آدمی کو چھوڑ دیا کرتا ہوں۔ پس کیا تم کو منظور ہے کہ میں تمہاری خاطر یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں۔ 40۔اُنہوں نے چلا کر پھر کہا اِس کو نہیں لیکن برابّا کو۔اور برابّا ایک ڈاکو تھا۔

دوسری اناجیل میں بھی درج ہے کہ یسوعؔ کی عدالت کا ئفانے کی۔ یہ غیر منصفانہ فیصلہ تھا۔اُنہوں نے یسوعؔ کو مجرم ٹھہرایا کہ وہ اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا کہتا ہے۔شریعت کے مطابق اِس کی سزا موت تھی وہ اِس بات پر یقین نہیں رکھتے تھے کہ حقیقتاً وہ خُدا کا بیٹا ہے۔ تاہم اُن پر رومی حکومت کرر ہے تھے۔ وہ اُسے موت کی سزا دینے کے مجاز نہ تھے۔ یہ اختیار رومی حکومت کو تھا۔

لہٰذا یہودی یسوعؔ کو رومی گورنر کے محل میں لے گئے۔ وہ اُسے ختم کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔وہ ناپاکی کے ڈر سے پلاطوس کے محل کے اندر نہ گئے۔ کیونکہ عیدِ فسح کے 7 دِن باقی تھے۔

پلاطوس گورنر فیصلہ کرنے کیلیئے تیار تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ اِس پر الزام کیا ہے یہودیوں نے جواب دیا کہ یسوعؔ مجرم ہے ورنہ اِسے تیرے پاس نہ لاتے۔

پلاطوس مقدمہ کیلیئے باہر آیا۔اُس نے الزامات کے بارے میں پوچھا۔

یہودیوں نے یسوعؔ کو اُس کے پاس لانے کی اصلی وجہ بتائی۔ پلاطوس نے چاہا کہ وہ یسوعؔ کو رہا کردے۔اُس نے اُن سے کہا کہ وہ یسوعؔ کا خود ہی فیصلہ کرے گا۔

پھر یہودیوں نے پلاطوس کو اصلی وجہ بتائی۔ وہ یسوعؔ کو سزائے موت دینا چاہتے تھے پلاطوس سے وہ اُسے سزائے موت دلوانا چاہتے تھے۔ اگر یہودی اُسے سزا دیتے تو سنگسار کر کے مار دیتے۔رومی اُسے مصلوب کریں اِس کے بارے میں یسوعؔ نے کہا تھا (یوحنا 12:32-33)

پلاطوس نے چاہا کہ یسوعؔ سے خفیہ پوچھا جائے کہ وہ یسوعؔ کو اُس کے پاس کیوں لائے ہیں پلاطوس کو یہودیوں کے معاملہ میں کوئی دلچسپی نہ تھی یہ اُن کا مذہبی معاملہ تھا۔لیکن یہ بات محض کہ وہ اپنے آپ کو یہودیوں کا بادشاہ کہتا ہے۔اگر یسوعؔ نے رومی قوانین کی مخالفت کی ہے تو پلاطس کے

سامنے یہ بہت گھمبیر جرم تھا۔ تاہم پلاطس نے یسوؔع سے پوچھا کیا تو ''یہودیوں کا بادشاہ ہے۔''

یسوؔع نے پلاطوس کے اِس ذاتی سوال کا جواب دیا اُس نے کہا کہ یہ تیرا اپنا خیال ہے یا دوسروں کی رائے ہے اور لوگوں نے تجھے بتایا ہے۔ پلاطوس نے اِس کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن یسوؔع نے اِس کیلئے گواہی روحانی طریقہ سے دی۔

پلاطوس نے یسوؔع سے کہا کہ یہودی وہ نہیں ہے۔ اُسے یسوؔع کے یہ کہنے سے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن یہودی سردار اُسے پلاطس کے پاس لے گئے۔ اِس نے یسوؔع سے پوچھا کہ ''تو نے کیا کیا ہے؟

پلاطوس یسوؔع سے یہ پوچھنے کیلئے تیار نہ تھا کہ وہ اپنی بادشاہی کی وضاحت کرے۔ کہ ''میری بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں'' اگر یسوؔع کسی بھی طرح سے بادشاہ کی وضاحت کرتا تو پریشانی کا باعث ہوتا اور اُسکے خادم اُسے گرفتار ہونے نہ دیتے۔ لیکن اُس کی بادشاہی کسی اور جگہ کی ہے۔

یسوؔع ایک روحانی بادشاہی کے متعلق بتا رہا تھا۔ اُس کی بادشاہی آسمانی ہے وہ زمین پر لوگوں کے دِلوں پر حکمرانی کرتا ہے۔ غیر ایماندار یہودیوں کو اِس بات کی سمجھ نہ آئی۔ اَب ایک بت پرست پلاطوس اِس کا سامنا کر رہا تھا۔

لہذا اُس نے کہا۔ ''تو یہودیوں کا بادشاہ ہے''

یسوؔع نے کہا ''ہاں'' وہ بادشاہ ہونے کے لِئے ہی پیدا ہوا ہے۔ یسوؔع نے اِس حقیقت کو واضح کیا جو کوئی اِس بادشاہی میں داخل ہوتا ہے وہ سچائی کی راہ پر ہے۔

پلاطوس نے اِس ''سچائی'' کو رد کر دیا۔ انہوں نے یقینی سچائی دیکھنے کے باوجود انکار کیا۔ ہم یہ سچائی یسوؔع میں دیکھتے ہیں۔

پلاطوس نے کوئی وجہ نہ پائی کہ اُسے سزا دے۔ اُس نے یہودیوں سے اِس قدر نفرت کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کی۔ اُس نے یہودیوں سے کہا۔ مجھے یسوؔع میں کوئی قصور نظر نہیں آتا۔

پلاطوس ہر سال عید فسح پر کسی ایک مجرم کو چھوڑ دیا کرتا تھا۔ اُس نے یسوؔع کو چھوڑ دینے

کی پیش کش کی۔ اُس نے کہا میں ''یہودیوں کے بادشاہ'' یسوعؔ کو چھوڑ دوں یا براباؔ کو جو ایک پیشہ ور مجرم ہے۔ براباؔ دورِ حاضرہ کے دہشت گردوں کی طرح تھا۔ جو حکومت کے خلاف لڑتا تھا۔

یقیناً پلاطوس نے سوچا ہوگا کہ وہ بے قصور یسوعؔ کو چن لیں گے۔ لیکن اُنہوں نے یسوعؔ کے خلاف آوازیں بلند کیں۔ نہیں۔ نہیں اِس کو نہیں بلکہ براباؔ کو چھوڑ دے۔

یاددہانی کی باتیں

11۔ صرف.......................ہی یسوعؔ کو موت کی سزا دے سکتے تھے۔

12۔ یہودی یسوعؔ کو رومی گورنر کے پاس لے گئے جس کا نام.......................تھا۔

13۔ رومی حکومت کی طرف سے سزا.......................کی سزا تھی۔

14۔ گورنر نے یسوعؔ سے پوچھا کیا وہ یہودیوں کا.......................ہے۔

15۔ یسوعؔ نے کہا کہ اُس کی بادشاہی اِس.......................کی نہیں۔

16۔ اُس کی بادشاہی.......................بادشاہی تھی۔

17۔ یسوعؔ کے شاگردوں نے.......................کو قبول کیا۔

18۔ پلاطوس نے یسوعؔ سے پوچھا ''.......................کیا ہے؟''

19۔ یہودیوں نے ایک بڑے مجرم.......................کو یسوعؔ کی بجائے مانگ لیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 205 پر ملاحظہ کریں)

پلاطوس نے یسوعؔ کو مصلوب کروادیا۔

(یوحنا 19:1-16 الف)

1۔ اِس پر پلاطوس نے یسوعؔ کو لے کر کوڑے لگوائے۔ 2۔ اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور اُسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔ 3۔ اور اُس کے پاس آ کر کہنے لگے ''اے یہودیوں کے بادشاہ آداب!'' اور اُس کے تمانچے بھی مارے۔ 4۔ پلاطوس نے پھر باہر جا کر لوگوں سے کہا کہ دیکھو میں اُسے تمہارے پاس باہر لے آتا ہوں تا کہ تم جانو کہ میں اُس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔

پلاطوس یسوعؑ کو ناراض لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔

5۔ یسوعؔ کانٹوں کا تاج رکھے اور ارغوانی پوشاک پہنے باہر آیا اور پلاطوس نے اُن سے کہا دیکھو یہ آدمی! 6۔ جب سردار کاہن اور پیادوں نے اُسے دیکھا تو چلا کر کہا مصلوب کر مصلوب! پلاطوس نے اُن سے کہا۔ تم ہی اِسے لے جاؤ اور مصلوب کرو کیونکہ میں اِس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔ 7۔ یہودیوں نے اُسے جواب دِیا کہ ہم اہل شریعت ہیں اور شریعت کے موافق وہ قتل کے لائق ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا بنایا۔ 8۔ جب پلاطوس نے یہ بات سنی تو اور بھی ڈرا۔ 9۔ اور پھر قلعہ میں جا کر یسوعؔ سے کہا تو کہاں کا ہے؟ مگر یسوعؔ نے اُسے جواب نہ دیا۔ 10۔ پس پلاطُوس نے اُس سے کہا تو مجھ سے بولتا نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے تجھ کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار ہے اور مصلوب کرنے کا بھی اختیار ہے۔ 11۔ یسوعؔ نے اُسے جواب دیا کہ اگر تجھے اوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا اِس سبب سے جس نے مجھے تیرے حوالہ کیا اُس کا گُناہ زیادہ ہے۔ 12۔ اس پر پلاطوس اُسے چھوڑ دینے میں کوشش کرنے لگا مگر یہودیوں نے چلا کر کہا اگر تو اِس کو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں۔ جو کوئی اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالف ہے۔ 13۔ پلاطوس یہ باتیں سن کر یسوعؔ کو باہر لایا اور اُس جگہ جو چبوترہ اور عبرانی میں گبّتا کہلاتی ہے۔ تخت عدالت پر بیٹھا۔ 14۔ یہ فسح کی تیاری کا دِن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ پھر اُس نے یہودیوں سے کہا۔ دیکھو یہ ہے تمہارا بادشاہ۔ 15۔ پس وہ چلائے کہ لیجا! لیجا اُسے مصلوب کر! پلاطوس نے اُن سے کہا کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟ سردار کاہنوں نے جواب دیا قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ 16۔ اِس پر اُس نے اُس کو اُن کے حوالہ کیا تا کہ مصلوب کیا جائے۔

پلاطوس جانتا تھا کہ یسوعؔ بے گناہ ہے لیکن وہ یہودیوں کا دل جیتنا چاہتا تھا۔ اُس نے یسوعؔ کو کوڑے لگوانے کیلئے سپاہیوں کے حوالہ کیا جس سے اُس کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

پھر سپاہیوں نے یسوعؔ کا مذاق اُڑایا۔ اور اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا۔ اور اُسے ارغوانی چوغہ پہنایا۔ ارغوانی شاہی رنگ تھا۔ اور اُسے مذاق سے عزت دینے لگے اور چلا کر کہتے تھے کہ ''اے یہودیوں کے بادشاہ'' اور اُس کے منہ پر تمانچے مارتے تھے۔

ایک بار پھر پلاطوس باہر آیا اور لوگوں سے کہا وہ یسوعؔ میں کوئی غلطی نہیں پاتا۔ اُس نے لا کر یسوعؔ کو کانٹوں کا تاج اور ارغوانی چوغہ پہنایا۔ اور کہا۔ ''یہ ہے وہ آدمی'' ابھی تک یسوعؔ

سپاہیوں نے یسوعؑ کا مذاق اُڑایا۔

کیلئے اُس کے دِل میں ہمدردی تھی۔

جب یہودی سردارروں نے یسوؔع کو دیکھا تو وہ چلائے اور کہا،''اِسے صلیب دے اسے صلیب دے۔''

پِلاطوس نے اُن سے کہا تم اِسے خود ہی مصلوب کرو۔ کیونکہ مجھے اِس میں ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اِسے سزا دوں۔

یہودیوں نے اُسے جواب دیا کہ ہم اہل شریعت ہیں شریعت کے مطابق یہ موت کا مستحق ہے اس کا مرنا ضرور ہے کیونکہ اِس نے خُدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا ہے،

یہ سن کر پِلاطوس پہلے سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا وہ ایک بے گناہ آدمی تھا اور یہودی اُسے قتل کرنا چاہتے تھے۔ یہ کون تھا جو آسمان کی بادشاہی کا دعویٰ کر رہا تھا اور وہ اپنے آپ کو خُدا کا بیٹا کہتا ہے؟ اِس پر پِلاطوس یسوؔع کو محل میں لے گیا اور اُس سے پوچھا کہ ''تو کہاں سے آیا ہے۔''

یسوؔع نے اُس کا جواب نہیں دیا۔

پِلاطوس نے یسوؔع سے کہا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ مجھے تجھ کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار ہے اور مصلوب کرنے کا بھی اختیار ہے''

یسوؔع نے اُسے بتایا کہ یہ اختیار اُسے اُوپر سے ملا۔ ورنہ وہ یسوؔع پر اختیار نہ جتاتا۔ لیکن اِس سے بھی بڑا گناہ اُن کا تھا جو یسوؔع کے منصف بنے ہوئے تھے یعنی کائفا اور یہودی سردار۔ وہ خُدا اور اُس کے بیٹے کے خلاف تھے پِلاطوس وہ سب باتیں نہیں جانتا تھا جو یہودی جانتے تھے۔

پِلاطوس یسوؔع کو آزاد کرنا چاہتا تھا۔ لیکن یہودیوں کی مخالفت کے ڈر سے اُس نے یسوؔع کو بری نہ کیا۔ بلکہ یہ کہا کہ اُس کے پاس اُسے آزاد کرنے کا اختیار ہے۔

یہودیوں نے پِلاطوس کو دھمکی دی کہ اگر اُس نے یسوؔع کو آزاد کیا تو وہ قیصر کا خیر خواہ نہیں۔ قیصر رومی حکمران تھا اگر وہ ایسا کرتا تو اُس کی گورنر کی حیثیت ختم ہونے کا امکان تھا۔

پِلاطوس نے یسوؔع کو باہر لا کر یہودیوں کے حوالہ کر دیا۔ اُن یہودیوں سے کہا جو وہاں جمع تھے۔ ''یہ ہے تمہارا بادشاہ''۔

اِس وقت یہودی سرداروں نے چلا کر پلاطوس سے کہا ''اُسے مصلوب کر۔ اِسے مصلوب کر۔'' پلاطوس اِس الزام سے بَری ہونا چاہتا تھا اُس نے کہا کہ ''کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کر دوں ۔'' سردار کاہن اِس پر چلائے ''ہمارا قیصر کے سوا کوئی بادشاہ نہیں'' ہے قاری سمجھ لے کہ سردار کاہن قیصر سے نفرت کرتے تھے کیونکہ قیصر روم اُنکے ملک پر قابض تھا۔ پس یہودی یسوعؔ کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔
اُنکی کوشش کامیاب ہوئی۔ پلاطوس نے یسوعؔ کو مصلوب کرنے کیلئے اُنکے حوالہ کر دیا۔

یاد دہانی کی باتیں

20۔ سپاہیوں نے یسوعؔ کی توہین کی اور اُس کے سر پر..........................کا تاج رکھا۔

21۔ اُنہوں نے مذاق میں یسوعؔ کو..............................کے طور پر عزت کی۔

22۔ پلاطوس یسوعؔ کو باہر لایا اور اُن سے کہا یہ بے گناہ ہے تو یہوی سردار چلائے'' اِسے ....کر''

23۔ پلاطوس اپنے اوپر سے ہر طرح کا الزام دور کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ یسوعؔ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ.......................کا......................ہے

24۔ یسوعؔ نے پلاطوس کو بتایا کہ اُس (پلاطوس) کا اختیار..........................سے ہے۔

25۔ پلاطوس ابھی تک یسوعؔ کو چھوڑ دینا چاہتا تھا لیکن بھیڑ کہتی تھی'' اِسے.......................دے اِسے.......................دے۔''

26۔ پلاطوس نے یسوعؔ کو مصلوب کرنے کیلئے اُن کے حوالہ کر دیا کیونکہ وہ ڈرتا تھا کہ لوگ ....سے صحیح فیصلہ نہ کرنے کے بارے میں شکایت کریں گے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 205 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا گیا۔

(یوحنا 16:19ب-27)

16۔ب۔پس وہ یسوؔع کو لے گئے۔17۔اور وہ اپنی صلیب آپ اُٹھائے ہوئے اُس جگہ تک باہر گیا۔ جو کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے۔18۔وہاں اُنہوں نے اُس کو اور اُس کے ساتھ اور دو شخصوں کو صلیب دی۔ایک کو اِدھر اور ایک کو اُدھر اور یسوؔع کو بیچ میں۔19۔اور پلاطوس نے ایک کتابہ لکھ کر صلیب پر لگا دیا۔اُس میں لکھا تھا۔''یسوؔع ناصری یہودیوں کا بادشاہ''۔20۔اُس کتابہ کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا اِس لِئے کہ وہ مقام۔جہاں یسوؔع مصلوب ہوا شہر کے نزدیک تھا اور ایک عبرانی لاطینی اور یونانی میں لکھا ہوا تھا۔21۔پس یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پلاطوس سے کہا کہ یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ بلکہ یہ کہ اُس نے کہا میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں22۔پلاطوس نے جواب دیا کہ میں نے جو لکھ دیا وہ لکھ دیا۔23۔جب سپاہی یسوؔع کو مصلوب کر چکے تو اُس کے کپڑے لے کر چار حصے کئے ہر سپاہی کیلئے ایک حصہ اور اُس کا کرتا بھی لیا۔یہ کرتا بن سِلا سراسر بُنا ہوا تھا۔24۔اِس لِئے اُنہوں نے آپس میں کہا کہ اِسے پھاڑیں نہیں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں تا کہ معلوم ہو کہ کس کا نکلتا ہے یہ اِس لِئے ہوا کہ وہ نوشتہ پورا ہو جو کہتا ہے کہ اُنہوں نے میرے کپڑے بانٹ لِئے اور میری پوشاک پر قرعہ ڈالا چنانچہ سپاہیوں نے ایسا ہی کیا۔(زبور 18:22)25۔یسوؔع کی صلیب کے پاس اُس کی ماں اور اُس کی ماں کی بہن مریم کلوپاس کی بیوی اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں۔26۔یسوؔع نے اپنی ماں اور اُس شاگرد کو جس سے محبت رکھتا تھا۔پاس کھڑے دیکھ کر ماں سے کہا کہ اے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے27۔پھر شاگرد سے کہا دیکھ تیری ماں یہ ہے۔اور اُسی وقت سے وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا۔

سپاہی یسوؔع کو اُس جگہ لے گئے جو''کھوپڑی'' کہلاتی ہے یہ ایک پہاڑی چٹان تھی جس کی شکل کھوپڑی کی طرح تھی۔یسوؔع کو اِس کے اوپر مصلوب کیا گیا۔یہ یروشلیم کے باہر تھی۔

یسوؔع اپنی صلیب اُٹھا کر چلا (یہ غالباً لکڑی کی بنی ہوئی ٹی شکل کی ایک بلّی تھی) سپاہیوں نے یسوؔع کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا اور دو عادی مجرموں کو بھی اُسکے ساتھ مصلوب کیا گیا۔

پلاطوس کے یہودیوں کیلئے یسوؔع کے بارے میں آخری الفاظ قابل غور تھے''یسوؔع ناصری یہودیوں کا بادشاہ'' یہ تین زبانوں میں لکھا گیا۔یعنی عبرانی، لاطینی اور یونانی میں تا کہ اِسے سب پڑھ سکیں۔بہت سے یہودیوں نے اِسے پڑھا کیونکہ صلیب شہر کے بالکل قریب تھی۔

یہودیوں کے سردار کاہن اِس تحریر سے خوش نہ تھے۔ اُنہوں نے اِس کتبہ کے بارے میں کہا کیونکہ یہ یسوعؔ پر صلیب دینے کا الزام تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ اِس پر لکھا جاتا کہ یسوعؔ نے ''کہا میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں''

لیکن پلاطوس نے کہا جو لکھ دیا گیا اسے بدلا نہیں جائے گا دراصل پلاطوس نے درست لکھا تھا جیسا یسوعؔ کی بابت کہا گیا تھا لیکن نہ تو وہ اِسے سمجھتا تھا اور نہ ہی سردار کاہن

سپاہیوں نے یسوعؔ کے کپڑوں کے چار حصے کر کے اُنہیں بانٹ لیا۔ اُسکا چوغہ بچ گیا یہ بُنا ہوا ایک ہی ٹکڑا تھا۔ اُنہوں نے اِسے پھاڑنے کی بجائے اِس پر قرعہ ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ اُنہوں نے چار پتھر لے کر ایک پتھر پر نشان لگایا اور جس کے پاس وہ نشان والا پتھر آیا وہ اُس چوغہ کا مالک ٹھہرا۔

یہ اِس لئے ہوا تا کہ صحائف میں لکھا گیا پورا ہو۔ (زبور 18:22) میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ اُنہوں نے اُس کے کپڑے بانٹ لئے اور اُس کی پوشاک پر قرعہ ڈالا گیا'' یہ بات جو مسیح کی آمد کے بارے میں لکھی گئی ہے وہ پوری ہوئی۔

یسوعؔ کی ماں مریم اور دو اور عورتیں صلیب کے وقت وہاں موجود تھیں وہ دونوں عورتیں یسوعؔ پر ایمان رکھتی تھیں۔ یسوعؔ نے اپنی ماں کو دیکھا اور اُس شاگرد کو بھی دیکھا جس سے یسوعؔ محبت رکھتا تھا (یوحنا) وہ قریب ہی کھڑا تھا۔ اُس وقت اُس کے لِئے بڑی دُکھ کی گھڑی تھی۔ یسوعؔ کو یقین تھا کہ اُس کی ماں کی دیکھ بھال درست ہوگی۔ یوحنا نے مریم کی آخر تک حفاظت کی۔

یسوعؔ نے اپنی ماں سے کہا کہ وہ یوحنا کو اپنا بیٹا سمجھے اور یوحنا سے کہا کہ ''یہ تیری ماں ہے'' اُسی وقت یوحنا اُسے اپنے گھر لے گیا۔

یاددہانی کی باتیں

27۔ یسوعؔ مسیح کو اُس جگہ مصلوب کیا گیا جو''..............................'' کی جگہ کہلاتی تھی۔

28۔ یسوعؔ کو صلیب پر دو..............................کے درمیان مصلوب کیا گیا۔

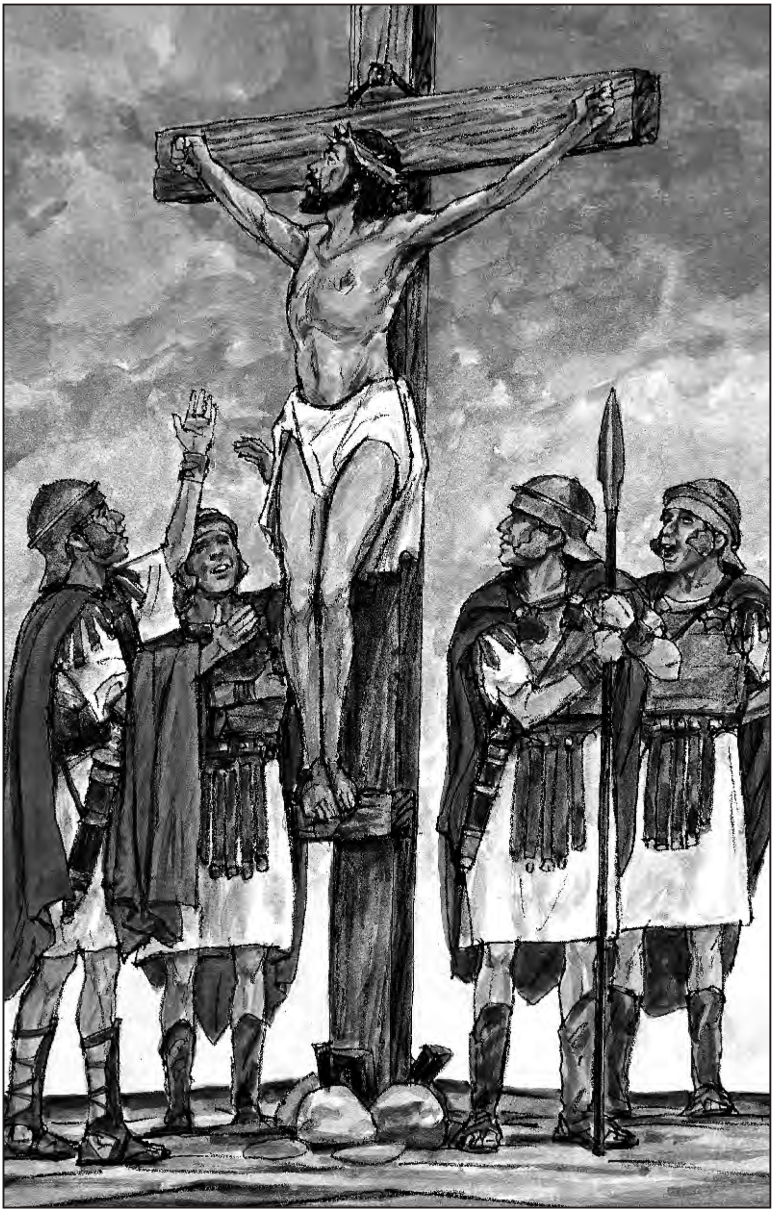

یسوعؔ ہمارے گناہوں کیلئے صلیب پر مر گیا۔

29۔ پلاطوس نے کتبہ صلیب پر لٹکا دیا جس پر لکھا تھا۔ **"یسوعؔ ناصری یہودیوں کا.................."**

30۔ سپاہیوں نے یسوعؔ کی پوشاک پر.......................ڈالا۔

31۔ تمام صحائف میں مسیح کے دکھوں اور صلیبی موت کے بارے میں لکھا گیا......................

ثابت ہوا۔

32۔ یسوعؔ نے.............................سے کہا۔ کہ وہ اُس کی ماں کی حفاظت کرے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 205 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ صلیب پر مر گیا

(یوحنا 19:28-37)

28۔ اِس کے بعد جب یسوعؔ نے جان لیا کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں تا کہ نوشتہ پورا ہو تو کہا۔ کہ "میں پیاسا ہوں"۔ 29۔ وہاں سرکہ سے بھرا ہوا ایک برتن رکھا ہوا تھا پس اُنہوں نے سرکہ میں بھگوئے ہوئے سپنج کو زوفے کی شاخ پر رکھ کر اُس کے منہ سے لگایا۔ 30۔ پس جب یسوعؔ نے وہ سرکہ پیا۔ تو کہا کہ تمام ہوا۔ اور سر جھکا کر جان دے دی۔ 31۔ پس تیاری کا دِن تھا یہودیوں نے پلاطوس سے درخواست کی کہ اُن کی ٹانگیں توڑ دی جائیں اور لاشیں اُتار لی جائیں۔ تا کہ سبت کے دِن صلیب پر نہ رہیں۔ کیونکہ وہ سبت ایک خاص دِن تھا۔ 32۔ پس سپاہیوں نے آ کر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اُس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ 33۔ لیکن جب انہوں نے یسوعؔ کے پاس آ کر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ 34۔ مگر اُن میں ایک سپاہی نے بھالے سے اُس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ 35۔ جس نے یہ دیکھا ہے اُس نے یہ گواہی دی ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تا کہ تم بھی ایمان لاؤ۔ 36۔ یہ باتیں اِس لِئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ اُس کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔ (خروج 12:46، گنتی 9:12، زبور 34:20) 37۔ پھر ایک نوشتہ کہتا ہے جِسے اُنہوں نے چھیدا اُس پر نظر کریں گے۔ (زکریاہ 12:10)

وہ گھڑی آ پہنچی جب یسوعؔ مرے گا وہ جانتا تھا کہ اُس نے ہر وہ چیز مکمل کر دی جو باپ

نے اُس سے کہی تھی۔ اُس نے کہا۔ ''میں پیاسا ہوں''

ہم بمشکل اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یسوؑع کی پیاس کیا تھی۔ جو صلیب پر دکھ اُٹھا رہا ہو وہ اِس پیاس کی شدت کو سمجھ سکتا ہے۔ لیکن یسوؑع نے یہ الفاظ اِس لئے نہیں کہے کہ وہ پیاسا تھا اِس حقیقت کو بھی ہم خُدا کے کلام میں دیکھتے ہیں۔ (زبور 21:69، 15:22) یہ پیشین گوئی ہے کہ یسوؑع کو پینے کیلئے سرکہ دیا گیا۔

یسوؑع نے اُسے پیا اور کہا۔ ''تمام ہوا'' اُس نے اپنا سر جھکا دیا اور جان دے دی۔''

جس مقصد کیلئے باپ نے اُسے دُنیا میں بھیجا اُس نے اُسے مکمل کر دیا۔ اُس نے گناہ کے بغیر زندگی گزاری۔ اُس نے ہر بات میں خُدا کی مرضی کو پورا کیا اُس نے بطور انسان تمام لوگوں کا کفارہ دیا۔ لہذا، خُدا نے یسوؑع کی کامل زندگی ہمارے نام کر دی۔ یسوؑع بطورِ خُدا کا بیٹا تمام دُنیا کے گناہ کا کفارہ بنا۔ خُدا نے تمام دُنیا کے گُناہ کا قرض یسوؑع کی موت کے وسیلہ سے اُتار دیا۔

عیدِ فسح کے ہفتہ میں یہ جمعہ کا دِن تھا۔ یہ وہ دِن تھا جب یہودی اپنے آپ کو سبت کے دِن کیلئے تیار کرتے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ لاشیں سبت کے دِن تک صلیب پر رہے یہ بات اُن کے مذہبی ضابطہ کے خلاف تھی۔ تو اُنہوں نے کہا کہ اِن آدمیوں کی ٹانگیں توڑی جائیں۔

ٹانگیں توڑنے سے انسان اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکتا جسم کا تمام وزن خراب ہو اور اِس سے سانس بند ہو جاتی ہے وہ جلدی مر جاتا ہے اور اُسے جلدی صلیب پر سے اُتارا جا سکتا تھا۔

سپاہیوں نے دونوں طرف کے مجرموں کی ٹانگیں توڑ دیں۔ لیکن جب یسوؑع کے پاس آئے اُنہوں نے دیکھا کہ وہ مر چکا تھا۔ اُنہوں نے یسوؑع کی ٹانگیں نہیں توڑیں۔ تسلی کرنے کیلئے کہ یسوؑع مر گیا ہے ایک سپاہی نے یسوؑع کی پسلی میں بھالا مارا۔ تب پانی اور خون ملا ہوا بہہ نکلا۔

ہم پانی اور خون کے مطلب کو حتمی طور پر نہیں جانتے لیکن ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ مر گیا نہ صرف یوحنا ہی روح القدس سے معمور ہو کر لکھتا ہے بلکہ وہ چشم دید گواہ بھی ہے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے جو اُس نے لکھا ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔

ایک اور سچائی اِس واقعہ کے دوران وقوع پذیر ہوئی کہ یسوعؔ کی کوئی ہڈی نہ توڑی گئی۔ خُدا کا حکم تھا کہ فسح کے برہ کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے۔

عیدِ فسح پر ذبح کیا جانے والا برہ مسیح خُدا کے برہ کے مشابہ تھا۔(خروج 46:12، گنتی 12:9، زبور 20:34) زکریا نبی نے بھی پیشین گوئی کی ہے۔(زکریا 10:12) جنہوں نے اُسے چھیدا اُنہوں اسے دیکھا تھا۔

یاددہانی کی باتیں

33۔موت سے پہلے یسوعؔ نے کہا''میں......................ہوں۔''

34۔یسوعؔ نے وہ.............................کیا جو باپ نے اُسے کہا تھا۔

35۔آخر میں یسوعؔ نے کہا''..................ہوا''اور جان دے دی۔

36۔لاشیں.............................کے دن صلیب پر نہ رہنے دی گئیں۔

37۔صلیب پر سپاہیوں کی ٹانگیں توڑ دی گئیں تا کہ وہ جلدی..............................جائیں۔

38۔کیونکہ یسوعؔ مر چکا تھا اُس کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں لیکن ایک سپاہی نے اُس کی پسلی میں ....مارا۔

39۔یوحنا یسوعؔ کی صلیبی موت کا..............................ہے

40۔ایک بار پھر صحائف میں یسوعؔ کی موت کی..............................کا بیان ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 205 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ کو دفن کر دیا گیا۔

(یوحنا 19:38-42)

38۔اِس کے بعد ارمتیاہ کے رہنے والے یوسف نے جو یسوعؔ کا شاگرد تھا (لیکن یہودیوں کے ڈر سے خفیہ طور پر) پلاطوس سے اجازت چاہی کہ یسوعؔ کی لاش لے جائے۔ پلاطوس نے اجازت دے دی پس

وہ آ کر اُس کی لاش لے گیا۔ 39۔اور نیکدیمس بھی آیا۔ جو پہلے یسوؔع کے پاس رات کو گیا تھا اور پچاس سیر کے قریب مُر اور عود مِلا ہوا لایا۔ 40۔پس اُنہوں نے یسوؔع کی لاش لے کر اُسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح کہ یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے۔ 41۔اور جس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا۔ اور اُس باغ میں ایک نئی قبر تھی جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا۔
42۔پس اُنہوں نے یہودیوں کی تیاری کے دِن کے باعث یسوؔع کو وہیں رکھ دیا کیونکہ یہ قبر نزدیک تھی۔

لاشیں صلیبوں پر سے اُتار لی گئیں۔ اگر کوئی لاش نہ مانگتا تو سپاہی اُسے کسی عام قبر میں دفن کر دیتے۔ لیکن آدمی جو ارمتیاہ سے تھا جس کا نام یوسف تھا (دیکھیں نقشہ صفحہ 236) اُس نے پلاطوس سے لاش مانگی۔ یوسف یسوؔع کا خفیہ شاگرد تھا۔ وہ یہودیوں سے ڈرتا تھا۔ جو یسوؔع کے خلاف تھے دوسری اناجیل میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ ایک صاحبِ حیثیت آدمی اور صدرِ عدالت کا رکن بھی تھا۔ وہ صدرِ عدالت کے فیصلے سے متفق نہ تھا کہ یسوؔع کو موت کی سزا دی جائے۔

یوسف زیادہ دیر پوشیدہ نہ رہا۔ اُس نے یسوؔع کی لاش کو لیا اور دفن کیا۔ نیکدیمس جو یسوؔع سے پہلے سے ملا تھا (یوحنا 3:1-21 اور 7:50) وہ یوسف سے ملا دونوں نے یسوؔع کی لاش کو باریک سوتی کپڑے میں کفنایا اور اِس پر خوشبو لگائی یہ دفنانے کا یہودی دستور تھا۔ وقت بہت کم تھا (سورج غروب ہوتے ہی سبت شروع ہو جاتا تھا) انہوں نے جلدی سے نزدیکی قبر میں اُسے دفن کر دیا۔ یہ باغ میں ایک نئی قبر تھی۔ اسے یوسف نے اپنے لئے بنوایا تھا (متی 27:60)

یاددہانی کی باتیں

41۔ایک آدمی.............................. نے جو ارمتیاہ کا تھا یسوؔع کی لاش کو دفن کیا۔

42۔وہ یسوؔع کا ایک.............................. شاگرد تھا۔

43۔.............................. یوسف سے ملا۔

44۔اُنہوں نے یسوؔع کو نئی.............................. میں رکھا۔

45۔اُنہوں نے یسوعؔ کی لاش کو مہین .... کے .... میں لپیٹ کر رکھا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 205 پر ملاحظہ کریں)

یاددہانی کی باتوں کے جوابات

1۔زیتون۔ 2۔ہتھیار۔3۔گر پڑے۔4۔پطرس۔5۔مرضی۔6۔حنّا۔7۔غیر قانونی۔8۔جانتا۔
9۔عوام۔10۔کائفا۔11۔رومی۔12۔پلاطوس۔13۔صلیب۔14۔بادشاہ۔15۔دُنیا۔16۔روحانی۔
17۔سچائی۔18۔سچائی۔19۔براباؔ۔20۔کانٹوں۔21۔بادشاہ22۔مصلوب23۔خُدا، بیٹا24۔آسمان
(اوپر)۔25۔صلیب، صلیب۔26۔قیصر۔27۔کھوپڑی۔28۔مجرموں۔29۔بادشاہ۔30۔قرعہ۔
31۔سچ۔32۔یوحنا۔33۔پیاسا۔34۔ہرکام۔35۔تمام ہوا ۔36۔سبت۔37۔مر۔38۔بھالا۔
39۔چشم دید گواہ۔40۔سچائی۔41۔یوسف۔42۔خفیہ۔43۔نیکدیمس۔44۔قبر۔45۔کتانی، کپڑے۔

امتحان: ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

ساتواں باب

برائے مہربانی یاددہانی کی باتوں کی نظرثانی کریں۔

1۔ یسوعؔ کو.............................کے باغ میں گرفتار کیا گیا۔

2۔ یسوعؔ کو اُس کی...........................سے گرفتار کیا گیا۔

3۔ سپاہیوں نے یسوعؔ کو باندھا اور اُسے...........................کے پاس لے گئے۔

4۔ حنّا کے گھر میں پطرس نے تین بار کہا کہ وہ یسوعؔ کو نہیں..............................۔

5۔ پھر وہ یسوعؔ کو سردار کاہن.......................کے پاس لے گئے

6۔ یہودی یسوعؔ کو مار دینا چاہتے تھے مگر صرف.................کو سزائے موت دینے کا اختیار تھا۔

7۔ وہ یسوعؔ کو رومی گورنر...........................کے پاس لے گئے۔

8۔ یسوعؔ نے پلاطوس سے کہا اُس کی بادشاہی...........................کی بادشاہی نہیں

9۔ یسوعؔ نے پلاطوس سے کہا کہ اُس کے شاگرد...............................پر ہیں۔

10۔ یسوعؔ کو اُس پہاڑی پر مصلوب کیا گیا ”جسے...........................کہا جاتا ہے۔“

11۔ سپاہیوں نے یسوعؔ کی پوشاک پر...........................ڈالا۔

12۔ یسوعؔ نے...........................سے کہا وہ اُس کی ماں کی خدمت کرے۔

13۔ آخر میں یسوعؔ نے کہا کہ ”...........................ہوا“ اور جان دے دی۔

14۔ یسوعؔ کی موت کا یقین کرنے کیلئے ایک سپاہی نے اُس کی پسلی میں.......................مارا۔

15۔ یسوعؔ کو ارمتیاہ کے.........................اور...........................نے دفن کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 234 پر ملاحظہ کریں)

ایمان لاؤاور زندگی پاؤ

باب ہشتم

یسوعؑ نے کیسے مُردوں میں سے زندہ ہو کر اپنے آپ کو ظاہر کیا۔

یوحنا 1:20 تا یوحنا 25:21

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

آٹھواں باب

یسوعؔ نے کیسے مُردوں میں سے زندہ ہو کر اپنے آپ کو ظاہر کیا۔

یسوعؔ قبر میں سے جی اُٹھا۔

(یوحنا 20:1-9)

1۔ ہفتہ کے پہلے دِن مریم مگدلینی ایسے تڑکے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا قبر پر آئی۔ اور پتھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا۔
2۔ پس وہ شمعون پطرس اور اُس دوسرے شاگرد کے پاس جِسے یسوعؔ عزیز رکھتا تھا دوڑی ہوئی گئی۔ اور اُن سے کہا۔ کہ خُداوند کو قبر سے نکال لے گئے۔ اور ہمیں معلوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھ دیا۔ 3۔ پس پطرس اور وہ دوسرا شاگرد نکل کر قبر کی طرف چلے۔ 4۔ اور دونوں ساتھ ساتھ دوڑے مگر وہ دوسرا شاگرد پطرس سے آگے بڑھ کر قبر پر پہلے پہنچا۔ 5۔ اُس نے جھک کر نظر کی اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے۔ مگر اندر نہ گیا۔
6۔ شمعون پطرس اُس کے پیچھے پیچھے پہنچا۔ اور اُس نے قبر کے اندر جا کر دیکھا۔ کہ سوتی کپڑے پڑے ہیں۔ 7۔ اور وہ رومال جو اُس کے سر سے بندھا ہوا تھا۔ سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں بلکہ لپٹا ہوا ایک جگہ الگ پڑا ہے۔ 8۔ اِس پر دوسرا شاگرد بھی جو پہلے قبر پر آیا تھا اندر گیا۔ اور اُس نے دیکھ کر یقین کیا۔
9۔ کیونکہ وہ اَب تک اُس نوشتہ کو نہ جانتے تھے۔ جس کے مطابق اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرور تھا۔

جمعہ کے روز یسوعؔ صلیب پر مر گیا اتوار کی صبح سورج نکلنے سے پہلے عورتیں جو اُس پر ایمان رکھتی تھیں قبر پر گئیں۔ (مرقس 1:16 اور لوقا 10:24) اُن میں مریم مگدلینی بھی تھی۔ اُس نے دیکھا کہ قبر کے منہ سے پتھر ہٹا ہوا تھا۔

مریم فوراً بھاگی اور پطرس اور یوحنا (''یسوعؔ کا پیارا شاگرد'') کو تلاش کیا۔ مریم نے سوچا کہ یسوعؔ کی لاش چوری ہو گئی ہے۔ اُس نے کہا کہ یسوعؔ کو کوئی چُرا کر لے گیا۔ ہم نہیں جانتے کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھا ہے۔

پطرس اور یوحنا دوڑتے ہوئے قبر پر پہنچے۔ یوحنا پہلے وہاں پہنچ گیا۔ اُس نے جُھک کر

دیکھا کر کہ کفن جس میں یسوعؔ کو لپیٹا تھا وہاں پڑا تھا۔ اُس نے باہر سے دیکھا مگر اندر نہ گیا۔

پطرس پاس آیا اور وہ سیدھا قبر کے اندر داخل ہوا۔ پطرس نے بھی اُس کفن کو پڑا ہوا دیکھا پطرس نے وہ کپڑا بھی دیکھا جو یسوعؔ کے سر پر لپیٹا گیا تھا۔ اِسے لپیٹ کر الگ رکھ دیا گیا تھا۔

یوحنا پطرس کے پیچھے قبر کے اندر گیا اُس نے یہ دیکھا کہ یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے وہ ایمان لایا۔ جو اُس نے دیکھا صحائف کے مطابق سچ تھا۔ (زبور 10:16) یہ وعدہ مسیح کے متعلق تھا۔

''کیونکہ تو (خُدا) نہ میری جان کو پاتال میں رہنے دے گا۔ نہ اپنے مقدّس کو سڑنے دے گا۔''

یاددہانی کی باتیں

1۔سب سے پہلے اتوار کی صبح جو لوگ قبر پر آئے وہ ایماندار.............................تھیں۔

2۔اُنہوں نے دیکھا کہ قبر کے منہ سے پتھر.............................ہوا تھا۔

3۔............................. ....نے دوسری عورتوں کو چھوڑا اور پطرس اور یوحنا کو تلاش کرنے گئی۔

4۔اُس نے سوچا کہ یسوعؔ کے بدن کو.............................کر لے گئے ہیں۔

5۔جب پطرس اور یوحنا قبر پر گئے اُنہوں نے.............................کے.............................کے سوا کچھ نہ دیکھا۔ وہاں وہ رومال بھی پڑا تھا جو یسوعؔ کے.............................پر لپیٹا گیا تھا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 226 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوا۔

(یوحنا 20:10-18)

10۔پس یہ شاگرد اپنے گھر کو واپس گئے۔ 11۔لیکن مریم باہر قبر کے پاس باہر کھڑی روتی رہی۔ اور جب روتے روتے قبر کی طرف جھک کر اندر نظر کی۔ 12۔تو دو فرشتوں کو سفید پوشاک پہنے ہوئے ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پینتانے بیٹھے دیکھا۔ جہاں یسوعؔ کی لاش پڑی تھی۔

ایک فرشتہ نے عورتوں سے کہا یسوؔع جی اُٹھا ہے۔

13۔اُنھوں نے اُس سے کہا''اے عورت تو کیوں روتی ہے؟ ''اُس نے اُن سے کہا کہ میرے خُداوند کو اُٹھا کر لے گئے ہیں۔اور معلوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھا ہے۔''14۔یہ کہہ کر وہ پیچھے پھری اور یسوعؔ کو کھڑے دیکھا۔اور نہ پہچانا کہ یہ یسوعؔ ہے۔15۔یسوعؔ نے اُس سے کہا کہ''اے عورت تو کیوں روتی ہے؟ اُس نے باغبان سمجھ کر اُس سے کہا کہ میاں اگر تو نے اُس کو یہاں سے اُٹھایا ہو تو مجھے بتا دے کہ اُسے کہاں رکھا ہے تا کہ میں اُسے لے جاؤں۔''16۔یسوعؔ نے اُس سے کہا۔''مریم!'' اُس نے مُڑ کر اُس سے عبرانی میں کہا۔''ربُونی!''یعنی اے استاد!17۔یسوعؔ نے اُس سے کہا مجھے نہ چھو کیونکہ میں اَب تک باپ کے پاس اُوپر نہیں گیا۔لیکن میرے بھائیوں کے پاس جا کر اُن سے کہہ کر میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خُدا اور تمہارے خُدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔18۔مریم مگدلینی نے آ کر شاگردوں کو خبر دی کہ''میں نے خُداوند کو دیکھا''اور اُس نے مجھ سے یہ باتیں کیں۔

پطرس اور یوحنا اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور مریم مگدلینی قبر پر کھڑی روتی رہی وہ ابھی تک یہ سوچ رہی تھی کہ یسوعؔ مر چکا ہے۔لیکن اُسکی لاش غائب ہے۔جب اُس نے قبر کے اندر دیکھا۔تو اُس نے وہ کچھ دیکھا جو پطرس اور یوحنا نے نہ دیکھا تھا۔دو فرشتے سفید لباس میں ایک سرہانے اور دوسرا پینتانے اُس جگہ بیٹھے تھے جہاں یسوعؔ کی لاش کو رکھا گیا تھا۔

فرشتہ نے مریم سے کہا کہ وہ کیوں رو رہی تھی؟

مریم نے سِسکیاں لیتے ہوئے کہا''وہ میرے خُداوند کو لے گئے لیکن میں نہیں جانتی کہ اُسے کہاں رکھا ہے''اُس نے فرشتہ کو مزید کچھ کہنے سے پہلے مڑ کر یسوعؔ کو اپنے قریب کھڑے دیکھا۔

مریم نے یسوعؔ کو نہ پہچانا۔اُس نے سمجھا کہ یہ مالی ہے جو اِس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

ہم اِس بات سے حیران ہیں کہ مریم یسوعؔ کو پہچان کیوں نہ سکی اسکی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔

- اُس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے دھندلا گئی ہوں۔
- وہ توقع نہ کرتی ہو کہ یسوعؔ جی اُٹھا ہے۔
- ہوسکتا ہے کہ یسوعؔ پہلے سے مختلف نظر آتا ہو
- ہوسکتا ہے کہ یسوعؔ نے اُسے اپنی پہچان نہ کرائی ہو۔

جو فرشتہ نے کہا تھا۔ یسوعؔ نے بھی مریم سے وہی کہا۔ کہ تو کیوں رو رہی تھی اور کسے ڈھونڈتی ہے؟ مریم نے یسوعؔ کو جواب میں کہا کہ اگر تو نے یسوعؔ کی لاش کو کہیں رکھا تو مجھے بتا۔ وہ اُسے دیکھیگی اور اُسے دوبارہ اپنے ہاتھوں سے دفن کرے گی۔ وہ ذریعہ بھی قیاس نہ تھا کہ کون تھا یا کہ وہ یسوعؔ سے باتیں کر رہی تھی۔

تب یسوعؔ نے خود کو صرف ایک لفظ بول کر اُس پر ظاہر کیا۔ اُس نے نام لیکر کہا ''مریم'' وہ سمجھ گئی کہ یہ یسوعؔ ہے اور خوشی سے چلا کر عبرانی میں بولی ''ربونی'' ''اے اُستاد''۔

آج یسوعؔ ہمیں بھی اِسی طرح بلاتا ہے۔ اُس کی خوشخبری ہماری شخصی زندگیوں کے لِئے ہے وہ ہمارے دِلوں کو چھوتی ہے۔ جب ہم اُسے کلامِ مقدّس کے وسیلہ سے اُسے زندہ دیکھتے ہیں تو ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اُسی طرح وہ ہمیں بھی نام لے کر بلاتا ہے۔

مریم چاہتی تھی کہ یسوعؔ دوبارہ اُس کے گھر آئے اور وہ اُس کا استقبال کرے۔ لیکن یسوعؔ نے اُسے کہا مجھے اِس طرح مت چھو۔ وہ باپ کے پاس آسمان پر جائے گا وہ روحانی صورت میں اُن کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

یسوعؔ نے مریم سے کہا کہ جا کر یہ سب کچھ دوسرے شاگردوں کو بتاؤ اور یہ بھی کہ ''میں اپنے اور تمہارے باپ اپنے خُداوند تمہارے خُدا کے پاس واپس جاتا ہوں۔''

مریم نے شاگردوں سے کہا ''میں نے خُداوند کو دیکھا'' اُس نے جو واقعہ اُس کے ساتھ پیش آیا تھا اُنہیں بتایا۔ آج بھی جو لوگ یسوعؔ کو دیکھتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی مریم کی طرح دوسروں کو اِس کی بابت بتاتے ہیں کہ ''میں نے خُداوند کو دیکھا ہے۔''

یاددہانی کی باتیں

6۔ مریم نے جھک کر قبر کے اندر دو..................................... کو دیکھا

7۔ مریم..................................... رہی تھی۔

یسوعؑ زندہ ہو کر مریم نام دو عورتوں سے مِلا۔

8۔وہ پیچھے مڑی اور.................................کو دیکھا۔

9۔مریم نے سوچا کہ وہ باغ کے.................................سے باتیں کر رہی ہے۔

10۔جب یسوؔع نے اُس کا.................................لے کر بلایا تو مریم اُسے پہچان گئی۔

11۔یسوؔع نے مریم کو بتایا کہ وہ اپنے آسمانی.................................کے پاس جانے کو ہے۔

12۔مریم شاگردوں کے پاس گئی اور اُن سے کہا "میں نے.................................کو دیکھا ہے"۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 226 پر ملاحظہ کریں)

یسوؔع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

(یوحنا 20:19-23)

19۔پھر اُسی دِن جو ہفتہ کا پہلا دِن تھا۔شام کے وقت جب وہاں کے دروازے جہاں شاگرد تھے
یہودیوں کے ڈر سے بند تھے۔یسوؔع آ کر بیچ میں کھڑا ہوا اور اُن سے کہا۔تمہاری سلامتی ہو۔20۔اور یہ
کہہ کر اُس نے اپنے ہاتھوں اور پسلی کو اُنہیں دکھایا۔پس شاگرد خُداوند کو دیکھ کر خوش ہوئے۔21۔یسوؔع
نے پھر اُن سے کہا۔تمہاری سلامتی ہو۔جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اُسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا
ہوں۔22۔اور یہ کہہ کر اُن پر پھونکا اور اُن سے کہا رُوح القدّس لو۔23۔جن کے گناہ تم بخشو اُن کے
بخشے گئے ہیں۔جن کے گناہ تم قائم رکھو اُن کے قائم رکھے گئے ہیں۔

اُس شام تمام شاگرد توما کے علاوہ جمع تھے۔اُنہوں نے گھر کے دروازے بند کر رکھے تھے۔وہ یہودیوں سے جنہوں نے یسوؔع کو مصلوب کیا تھا خوفزدہ تھے

کیا یسوؔع مُردوں میں سے جی اُٹھا؟ اَب آپ اُنکے شک اور خوشی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

تب یسوؔع بند دروازوں کے باوجود اُنکے درمیان کھڑا ہو گیا۔اور کہا۔"تمہاری سلامتی ہو"

یہ سلامتی جو یسوؔع نے شاگردوں کو بخشی۔یہ خاص سلامتی ہے۔یہ وہ سلامتی ہے جو یسوؔع کو جاننے سے آتی ہے کہ یسوؔع زندہ ہے اور قریب ہے۔یہ سلامتی یسوؔع مسیح میں خُدا کے

ساتھ ایک ہو جانے سے ملتی ہے۔ یہ ہمیشہ کی زندگی کی یسوعؔ کے ساتھ پختہ امید ہے۔

یسوعؔ نے کیلوں سے زخمی ہاتھ اُنہیں دکھائے اور پسلی میں نیزے سے لگا ہوا زخم بھی دکھایا شاگرد اَب بہت خوش تھے کہ یسوعؔ زندہ ہو گیا ہے۔

یسوعؔ نے پھر کہا" تمہاری سلامتی ہو" تب اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ دنیا میں جا کر انجیل کی منادی کرو۔ یسوعؔ نے اُنہیں روح القدّس عطا کیا اور اُنہیں گناہوں کی معافی کا اختیار دیا۔

یسوعؔ نے اپنے شاگردوں کو تیار کیا خوشخبری کے پیغام کے وسیلہ سے کلیسیاء بنائیں۔ اور جو یسوعؔ پر ایمان لائیں گے اُن کے گُناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور جو سوچیں گے کہ اُنہیں یسوعؔ کی ضرورت نہیں وہ اپنے گناہوں سے معافی نہیں پائیں گے۔

یاددہانی کی باتیں

13۔ اُس شام یسوعؔ شاگردوں کے پاس آیا جو............................کر کے بیٹھے تھے۔

14۔ یسوعؔ نے اُن سے کہا۔" تمہاری..............................ہو"

15۔ یسوعؔ ہمیں........................سلامتی بخشتا ہے۔

16۔ یسوعؔ نے کہا جِسے باپ نے مجھے بھیجا اُس طرح میں تمہیں........................ہوں۔

17۔ اُس نے اُنہیں گناہوں کی ....کا اختیار دیا اور کہا جس کے گناہ تم ....کرو گے اُن کے معاف ہو جائیں گے۔

18۔ جب وہ اپنے ....کو دیکھتے اور یسوعؔ کے پاس ....کے ساتھ آتے ہیں معافی پاتے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 226 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ توما پر ظاہر ہوا۔

(یوحنا 20:24-31)

24۔مگر اُن بارہ میں سے ایک شخص یعنی توما جِسے توام کہتے ہیں۔یسوعؔ کے آنے کے وقت اُن کے ساتھ نہ تھا۔25۔پس باقی شاگرد اُس سے کہنے لگے کہ ہم نے خُداوند کو دیکھا ہے مگر اُس نے اُن سے کہا۔جب تک میں اُس کے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخ نہ دیکھ لوں اور میخوں کے سوراخوں میں اپنی انگلی نہ ڈال لوں۔اور اپنا ہاتھ اُس کی پسلی میں نہ ڈال لوں ہرگز یقین نہ کروں گا۔26۔آٹھ روز کے بعد جب اُس کے شاگرد پھر اندر تھے۔اور توما اُن کے ساتھ تھا۔اور دروازے بند تھے۔یسوعؔ نے آکر اور بیچ میں کھڑا ہو کر کہا۔تمہاری سلامتی ہو۔27۔پھر اُس نے توما سے کہا اپنی انگلی پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ۔28۔توما نے جواب میں اُس سے کہا ''اے میرے خُداوند! اے میرے خُدا! 29۔یسوعؔ نے اُس سے کہا۔تُو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے۔مبارک وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔30۔اور یسوعؔ نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اِس کتاب میں لکھے نہیں گئے۔31۔لیکن یہ اِس لِئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوعؔ ہی خُدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔

توما جو توام کہلاتا تھا ''توام'' کا مطلب ''جڑواں'' ہے وہ اُن کے ساتھ نہ تھا۔جن پر یسوعؔ ظاہر ہوا تھا۔باقی شاگردوں نے اُسے بتایا کہ اُنہوں نے یسوع کو دیکھا ہے۔

توما سوچتا تھا کہ یہ خبر تو بہت اچھی ہے۔مگر اُسے شک تھا توما مضبوط ثبوت چاہتا تھا۔توما نے کہا کہ وہ اُس کے ہاتھوں پر کیلوں کے نشان اور اُس کی پسلی میں بھالے کے زخم کا نشان دیکھ کر یقین کرے گا۔مزید یہ کہ وہ اِن زخموں کے نشانوں کو چھو کر دیکھے گا۔

اگلے ہفتہ جب شاگرد پھر جمع تھے اور دروازے بند تھے۔اور توما بھی اُن کے ساتھ تھا یسوعؔ آکر اُن کے درمیان آکھڑا ہو گیا۔اُس نے کہا۔''تمہاری سلامتی ہو''

یسوعؔ نے توما کی طرف دیکھا۔وہ جانتا تھا کہ توما نے کیا کہا تھا۔اُس نے کہا ''توما یہ میں ہوں'' آ اور میرے زخموں کو چھو کر دیکھ اپنا ہاتھ میری پسلی کے زخم میں ڈال۔شک کو دور کر اور ایمان لا۔

توما بہت شرمندہ ہوا کیونکہ اُس نے شک کیا تھا۔اُس نے یسوعؔ کے زخم نہیں چھوئے اور اقرار کیا۔ ''اے میرے خُداوند! اے میرے خُدا!

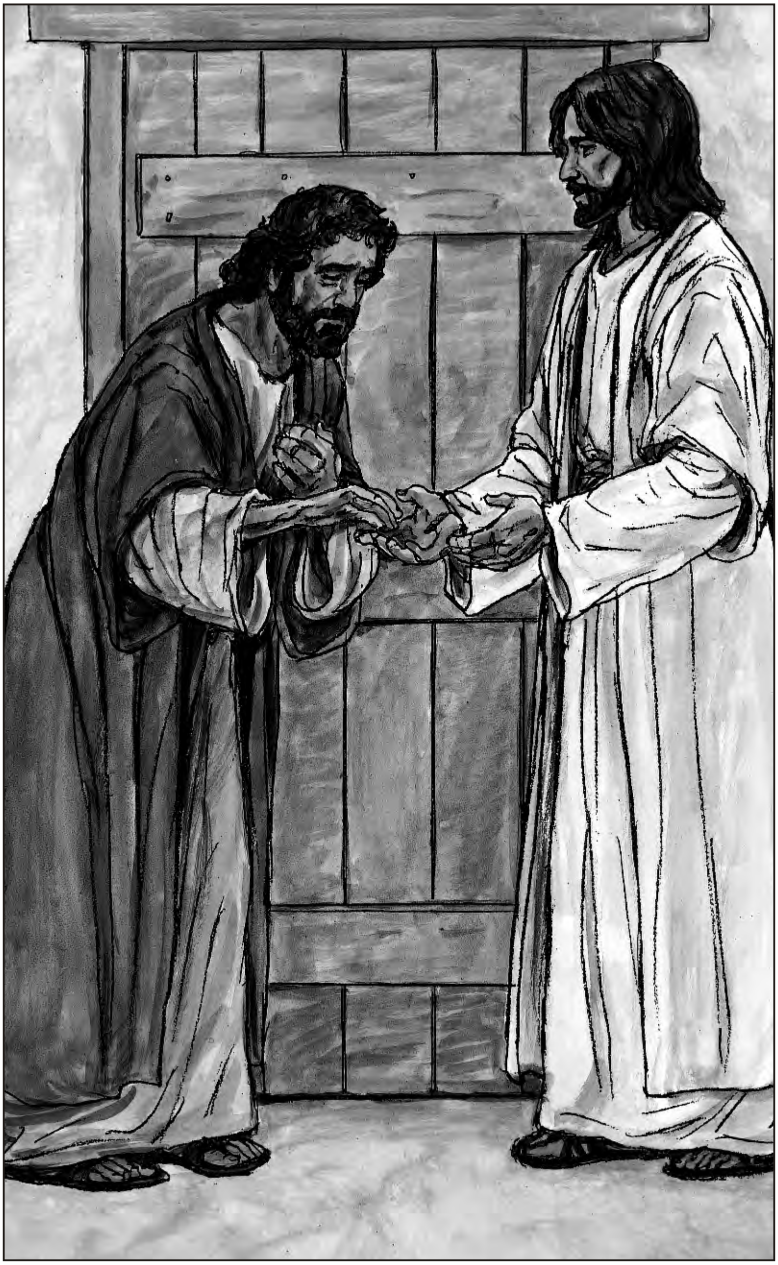

جی اُٹھنے کے بعد یسوعؔ اور توماؔ

حقیقت یہی ہے کہ یسوعؔ ہمارا خُداوند اور خُدا ہے اُس نے توما سے کہا "کیونکہ تو مجھے دیکھ چکا ہے۔ اِس لئے ایمان لایا۔ مبارک ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔" جن سے یسوعؔ باتیں کر رہا تھا وہ بھی ہماری طرح کے لوگ تھے۔ ہم یسوعؔ کو جسم میں نہیں دیکھتے اِس طرح جیسے اُس وقت شاگرد دیکھ رہے تھے۔ لیکن خُدا کا کلام یسوعؔ کو ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہمارا خُداوند اور خُدا ہے اور خُدا کا روح ہماری زندگی میں کام کرتا ہے کہ ہم ایمان میں مضبوط رہیں۔

یوحنا کی انجیل اختتام کے قریب ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ یسوعؔ نے بہت سارے معجزات کئے جو اُس نے تحریر نہیں کئے اور جن کا ذکر کیا ہمارے ایمان کی مضبوطی کیلئے تحریر کئے "تاکہ ہم جانیں اور ایمان لائیں کہ یسوعؔ مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔" اُس نے اِس لئے تحریر کئے کیونکہ جب ہم ایمان لائیں گے تو مسیح ہمیں ہمیشہ کی زندگی دے گا۔ ہم یسوعؔ کے شاگرد ہوں گے۔

یاددہانی کی باتیں

19۔ جب شاگردوں پر یسوعؔ پہلی بار ظاہر ہوا۔ اُس وقت................اُن کے ہمراہ نہ تھا۔

20۔ جب شاگردوں نے توما کو بتایا کہ ہم نے خُداوند کو دیکھا ہے تو اُسے........................ہوا۔

21۔ وہ یسوعؔ کے......................سے لگے ہوئے......................دیکھنا چاہتا تھا

22۔ اگلے ہفتہ جب توما نے یسوعؔ کو دیکھا اور زخموں کو بھی دیکھا تو اُس نے اقرار کیا۔ "اے میرے................اے میرے......................۔"

23۔ یسوعؔ نے کہا "مبارک ہیں وہ جو بغیر.......................... ....لائے۔

24۔ یوحنا کی انجیل کا مصنف کہتا وہ تمام چیزیں اِس لئے لکھیں گئیں کہ "ہم یسوعؔ پر ایمان لائیں کہ یسوعؔ ہی......................اور خُدا کا..........................ہے۔"

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 226 پر ملاحظہ کریں)

یسوؔع جھیل کے کنارے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

(یوحنا 21:1-14)

1۔ اِن باتوں کے بعد یسوؔع نے پھر اپنے آپ کو تبریاس کی جھیل کے کنارے شاگردوں پر ظاہر کیا اور اِس طرح ظاہر کیا۔ 2۔ شمعون پطرس اور توما جو توام کہلاتا ہے اور نتن ایل جو قاناِ گلیل کا تھا۔ اور زبدی کے بیٹے اور اُس کے شاگردوں میں سے دو اور شخص جمع تھے۔ 3۔ شمعون پطرس نے اُن سے کہا میں مچھلی کے شکار کو جاتا ہے اُنھوں نے اُس سے کہا ہم بھی تیرے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے مگر اُس رات کچھ نہ پکڑا۔ 4۔ اور صبح ہوتے ہی یسوؔع کنارے پر آ کھڑا ہوا مگر شاگردوں نے نہ پہچانا کہ یہ یسوؔع ہے۔ 5۔ پس یسوؔع نے اُن سے کہا۔ بچو! تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُنھوں نے جواب دِیا کہ نہیں۔ 6۔ اُس نے اُن سے کہا کشتی کی دہنی طرف جال ڈالو تو پکڑو گے۔ پس اُنھوں نے ڈالا اور مچھلیوں کی کثرت سے پھر کھینچ نہ سکے۔ 7۔ اِس لِئے اُس شاگرد نے جس سے یسوؔع محبت رکھتا ہے۔ پطرس سے کہا کہ یہ تو خُداوند ہے پس شمعون پطرس نے یہ سُن کر کہ خُداوند ہے کُرتا کمر سے باندھا، کیونکہ ننگا تھا اور جھیل میں کُود پڑا۔ 8۔ اور باقی شاگرد چھوٹی کشتی پر سوار مچھلیوں کا جال کھینچتے ہوئے آئے کیونکہ وہ کنارے سے کچھ دور نہ تھے بلکہ تخمیناً دو سو ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ 9۔ اور جس وقت کنارے پر اُترے تو اُنھوں نے کوئلوں کی آگ اور اُس پر مچھلی رکھی ہوئی اور روٹی دیکھی۔ 10۔ یسوؔع نے اُن سے کہا جو مچھلیاں تم نے ابھی پکڑی ہیں اُن میں سے کچھ لاؤ۔ 11۔ شمعون پطرس نے چڑھ کر ایک سو ترپن بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کنارے پر کھینچا مگر باوجود مچھلیوں کی کثرت کے جال نہ پھٹا۔ 12۔ یسوؔع نے اُن سے کہا۔ آؤ کھانا کھا لو اور شاگردوں میں کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اُس سے پوچھتا کہ تو کون ہے؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ خُداوند ہی ہے۔ 13۔ یسوؔع آیا اور روٹی لے کر اُنھیں دی۔ اِسی طرح مچھلی بھی دی۔ 14۔ یسوؔع مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد یہ تیسری بار شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد وہ کئی بار اپنے شاگردوں پر آسمان پر جانے سے پہلے ظاہر ہوا۔ اگلی دفعہ یسوؔع اپنے شاگردوں پر گلیل کی جھیل کے کنارے ظاہر ہوا۔

متعدد شاگرد ایک جگہ جمع تھے پطرس، توما اور زبدی کے بیٹے (یعقوب اور یوحنا) یوحنا

وہی شخص ہے جس نے انجیل تحریر کی۔

پطرس نے باقی لوگوں سے کہا کہ وہ مچھلی کے شکار کو جاتا ہے سب نے فیصلہ کیا کہ وہ بھی اُس کے ساتھ جائیں گے وہ رات کو مچھلیاں پکڑ رہے تھے لیکن اُن کے ہاتھ کچھ نہ لگا۔

الصبح اُنہوں نے ایک شخص کو کنارے پر دیکھا۔ یہ یسوعؔ تھا۔لیکن وہ اُسے پہچان نہ سکے۔اُس نے اُنہیں آواز دی اور پوچھا کہ اُنہوں نے مچھلی پکڑی ہے۔جب اُنہوں کہا نہیں،اُس نے اُنہیں بتایا کہ اپنے جال کو کشتی کی دہنی طرف ڈال دو تم ''مچھلیاں پکڑو گے۔''

اُنہوں نے یسوعؔ کے کہنے پر جال ڈالا اور اُن کا جال اتنا بھر گیا کہ وہ اُسے کشتی میں کھینچ نہ سکے۔تب یوحنا نے پطرس کو بتایا کہ ''یہ تو خُداوند ہے''۔

پطرس ہمیشہ جلد بازی سے کام لیتا تھا۔اُس نے کُرتا کمر سے باندھا اور پانی میں چھلانگ لگادی اور کشی سے بھی پہلے یسوعؔ کے پاس پہنچ گیا۔

باقی لوگ مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کھینچتے ہوئے کنارے پر پہنچے۔وہ کنارے سے تقریباً100 گز کے فاصلہ پر تھے۔جب وہ کنارے پر پہنچے تو دیکھا کہ یسوعؔ نے اُن کیلئے ناشتہ کا بندوبست کیا ہوا تھا۔وہاں آگ پر مچھلیاں تیار ہورہی تھیں اور روٹیاں رکھی ہوئی تھیں۔یسوعؔ نے اُن سے کہا جو مچھلیاں تم نے ابھی پکڑی ہیں اُن میں سے کچھ لاؤ۔

پطرس مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کنارے پر لایا اُس میں بڑی مچھلیاں 153 تھیں یہ حیران کن بات تھی کہ اِن مچھلیوں کی وجہ سے جال نہ پھٹا۔

یسوعؔ نے شاگردوں کو ناشتہ پر بلایا۔یہ تیسری بار یسوعؔ اُن پر ظاہر ہوا تھا اُن میں سے کوئی بھی حیران نہ تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ یسوعؔ ہی ہے۔

یاد دہانی کی باتیں

25۔ایک دِن پطرس اور اُس کے ساتھ متعدد شاگردوں نے ....پکڑنے کا فیصلہ کیا۔

26۔تمام رات اُنہوں نے کوئی مچھلی نہ پکڑی صبح سویرے..................کنارے پر آ کھڑا ہوا۔

27۔یسوعؔ نے شاگردوں سے کہا کہ دہنی طرف جال ڈالو تو.......................پکڑو گے۔

28۔اُنہوں 153 بڑی مچھلیاں پکڑیں ۔تو اُنہوں نے اقرار کیا کہ یہ تو خُداوند ہے اِس پر ....جھیل میں کود پڑا۔

29۔یسوعؔ نے اُن کیلئے.......................تیار کیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 226 پر ملاحظہ کریں)

یسوعؔ نے پطرس کو خدمت کیلئے تیار کیا۔

(یوحنا 21:15-25)

15۔اور جب کھانا کھا چکے تو یسوعؔ نے شمعون پطرس سے کہا۔اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تو اِن سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ اُس نے اُن سے کہا ہاں خُداوند تُو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔اُس نے اُس سے کہا تو میرے برّے چرا۔ 16۔اُس نے دوبارہ اُس سے پھر کہا۔اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے اُس نے کہا ہاں خُداوند تو تُو جانتا ہی ہے کہ میں تجھ کو عزیز رکھتا ہوں اُس نے اُس سے کہا تو میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔ 17۔اُس نے تیسری بار اُس سے کہا اے شمعون یوحنا کے بیٹے تو مجھے عزیز رکھتا ہے؟ چونکہ اُس نے تیسری بار اُس سے کہا کیا تو مجھے عزیز رکھتا ہے اِس سبب سے پطرس نے دلگیر ہو کر اُس سے کہا اے خُداوند تُو تو سب کچھ جانتا ہے۔ تجھے معلوم ہی ہے کہ میں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔یسوعؔ نے اُس سے کہا تو میری بھیڑیں چرا۔18۔میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تو جوان تھا تو آپ ہی اپنی کمر باندھتا تھا اور جہاں چاہتا تھا پھرتا تھا۔مگر جب تو بوڑھا ہوگا تو اپنے ہاتھ لمبے کرے گا اور دوسرا شخص تیری کمر باندھے گا اور جہاں تو نہ چاہے گا وہاں تجھے لے جائے گا۔

19۔اُس نے اِن باتوں سے اشارہ کر دیا کہ وہ کِس طرح کی موت سے خُدا کا جلال ظاہر کرے گا اور یہ کہہ کر اُس سے کہا میرے پیچھے ہولے۔20۔پطرس نے مُڑ کر اُس شاگرد کو پیچھے آتے دیکھا جس سے یسوعؔ محبت رکھتا تھا اور جس نے شام کے کھانے کے وقت اُس کے سینے کا سہارا لیکر پوچھا تھا کہ اے خُداوند تیرا پکڑوانے والا کون ہے؟ 21۔پطرس نے اُسے دیکھ کر یسوعؔ سے کہا اے خُداوند اِس کا کیا حال

ہو گا؟ 22۔ یسوؔع نے اُس سے کہا۔ اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا؟ تو میرے پیچھے ہو لے۔ 23۔ تب بھائیوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ وہ شاگرد نہ مرے گا۔ مگر یسوؔع نے اُس سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نہ مرے گا۔ بلکہ یہ کہ اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا؟ 24۔ یہ وہی شاگرد ہے جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے اور جس نے اُن کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔ 25۔ اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوؔع نے کِئے اگر وہ جُدا جُدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں اُن کیلئے دُنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔

کھانا کھانے کے بعد یسوؔع پطرس سے مخاطب ہُوا قاری کو یاد ہو گا۔ کہ پطرس نے اُس رات یسوؔع کا تین بار انکار کیا تھا جب یسوؔع کو پکڑا گیا تھا۔

اَب یسوؔع چاہتا تھا کہ پطرس ایک بڑا خادم بنے تا کہ انجیل کا پیغام دوسروں تک پہنچائے۔ یسوؔع چاہتا تھا کہ پطرس کو معلوم ہو جائے کہ پطرس کو اُس نے معاف کر دیا ہے۔ اَب وہ اُسے بڑی خدمت دیتا ہے۔

یسوؔع نے پطرس سے کہا۔ ''کیا تو مجھ سے دوسرے شاگردوں سے زیادہ محبت رکھتا ہے؟'' پطرس نے ماضی میں جھانکا اور سوچا کہ اِس کا پیار یسوؔع کیلئے کتنا زیادہ تھا۔ (دیکھئے یوحنا 37:13 آیت لوقا 33:22 آیت متی 33:26 آیت، مرقس 29:14 آیت)۔ پطرس نے یہاں تک کہا تھا اگر سب اُسے چھوڑ جائیں تو بھی وہ ثابت قدم رہے گا۔ حتیٰ کہ یسوؔع کیلئے موت بھی قبول کرے گا۔ مگر جب اُس کا امتحان ہوا تو ناکام رہا۔

اب پطرس کے سامنے ایک اور آزمائش تھی۔ یسوؔع یہ جاننا چاہتا تھا کہ آیا پطرس اُس سے حقیقی محبت کرتا اور اُس کی خدمت کیلئے تیار ہے۔ پطرس نے فوراً یسوؔع کو ''ہاں'' میں جواب دِیا۔ پطرس نے اب یسوؔع سے کوئی شیخی نہ ماری۔ لفظ محبت (اصل متن میں یہ لفظ یسوؔع کے استعمال کردہ لفظ سے مختلف ہے) کے ساتھ پطرس نے سادگی سے کہا کہ ''میں تجھ سے بہت محبت کرتا ہوں اور تو میرا وفادار دوست ہے۔''

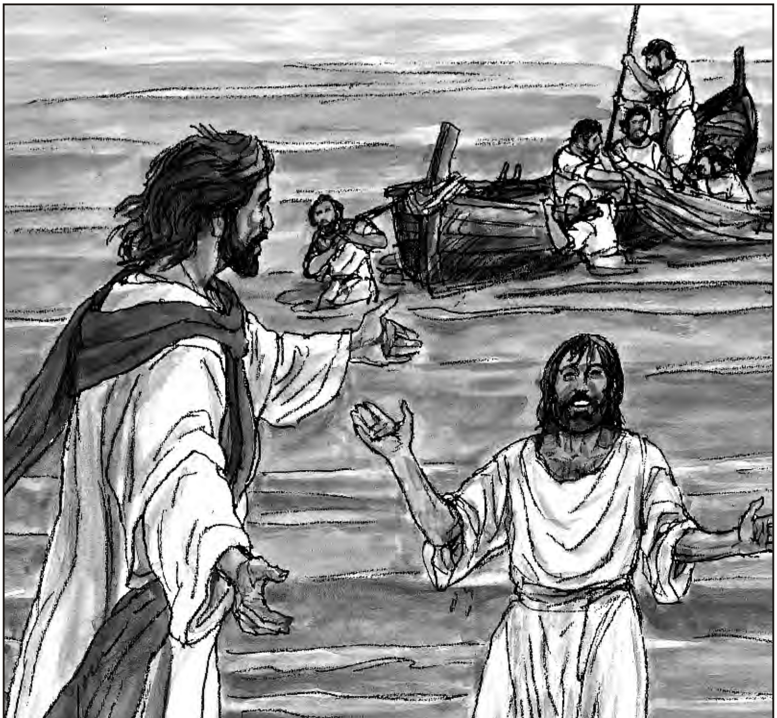

یسوع جی اُٹھنے کے بعد پطرس کو خوشخبری کیلئے دوبارہ مقرر کرتا ہے۔

یسوعؑ نے کہا کہ ''میرے برّے چرا''۔ یسوعؑ کے یہ الفاظ روحانی معنی رکھتے ہیں۔ ''برے'' کا لفظ بچوں کے علاوہ ایمانداروں اور خاص کر نئے ایمانداروں کے لِئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ''چرانا'' کا مطلب یہ ہے کہ یسوعؑ میں ایمان مضبوط رکھنے کیلئے اُن کی راہنمائی کرنا۔ یسوعؑ چاہتا تھا کہ پطرس خوشخبری کی منادی کرے۔ یسوعؑ نے دوسری دفعہ پوچھا کہ پطرس ''کیا تو واقعی مجھے پیار کرتا ہے؟''

پطرس نے پہلے کی طرح ہاں میں جواب دیا۔ اُس نے کہا ہاں! تو جانتا ہے کہ میں تجھے پیار کرتا ہوں۔

یسوعؑ نے کہا کہ ''میری بھیڑوں کی رکھوالی کر۔'' اگر برّہ کا مطلب یسوعؑ کے گلہ سے بھی اخذ کیا جاتا ہے۔ اِس دفعہ یسوعؑ نے کہا کہ گلہ کی نگہبانی کر۔ پطرس نے نہ صرف گلہ کو خوراک مہیا کرنی تھی بلکہ اِس کی نگہبانی بھی کرنی تھی۔

تیسری دفعہ یسوعؑ نے پھر کہا کہ ''شمعون کیا تو مجھے پیار کرتا ہے؟'' بالکل اِسی طرح تھا جیسے پطرس نے یسوعؑ کا تین دفعہ انکار کیا اور یسوعؑ نے بھی اب تین دفعہ ہی اِس سے سوال کیا۔

یسوعؑ کے دوبارہ پوچھنے پر پطرس نے بُرا محسوس کیا۔ غالباً پطرس نے محسوس کیا کہ یسوعؑ تو خود دِلوں کے بھید جانتا ہے، شائد پطرس نے اپنے تین دفعہ انکار کی وجہ سے بھی اچھا محسوس نہ کیا۔ مقصد یہ کہ پطرس نے کہا کہ یسوعؑ تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

آخری دفعہ یسوعؑ نے کہا کہ ''میری بھیڑیں چرا۔''

اب یسوعؑ نے پطرس کو کلیسیاء کی راہنمائی کیلئے تیار کر لیا۔ یسوعؑ نے پطرس کو مستقبل کی باتیں کہیں پطرس کو لمبی زندگی جینا تھی۔ پطرس کو تو جوانی کی لذتوں کو خیر باد کہنا تھا۔ وہ گرفتار ہو گا۔ لوگ پطرس کو یسوعؑ کی مانند صلیب پر لٹکائیں گے۔ پطرس ''یسوعؑ کے لِئے جان دے کر خُدا کو جلال دے گا۔''

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ یسوعؑ کا خادم ہونے کی بدولت پطرس کو بھی صلیب دی گئی

اور اُسے صلیب پر اُلٹا لٹکا یا گیا۔

پطرس نے یسوؔع کے ساتھ چلتے ہوئے یوحؔنا کی انجیل کے مصنف یوحنا رسول کو جو ''مسیح کا پیارا شاگرد'' کہلاتا تھا دیکھا۔ پطرس کو معلوم ہو چکا تھا کہ ایک دِن وہ اِس خوشخبری کیلئے مارا جائے گا۔ یوحنا پطرس کا گہرا دوست تھا۔ پطرس نے یسوؔع سے ''یوحنا کے متعلق پوچھا۔''

یسوؔع نے پطرس کو جواب دِیا کہ یوحنا کے متعلق یہ نہ سوچو کہ وہ کتنی دیر زندہ رہے گا یا کیسے مرے گا۔ تجھے خدمت کرنے کی ضرورت ہے۔ اُسے ضروری تھا کہ وہ یسوؔع کے ساتھ اور اُس کے کلام کے ساتھ وفادار رہے۔ ضروری تھا کہ وہ خوشخبری کو دُنیا میں تمام لوگوں تک لے جائے۔ ضروری تھا کہ وہ یسوؔع کے ساتھ مرے اور آسمان میں یسوؔع کے ساتھ سکونت کرے۔

جب لوگوں نے سُنا کہ یسوؔع نے یوحؔنا کے بارے میں کیا کہا ہے۔ وہ اِس بات کو غلط طریقہ سے سمجھ پائے۔ ''اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے'' بعض یہ سمجھے کہ یوحنا مرے گا نہیں۔ بلکہ یسوؔع نے کہا تھا کہ وہ مرے گا ہی نہیں بلکہ یہ کہ ''اگر میں چاہوں'' یوحنا نے سب سے لمبی عمر پائی اور طبعی موت مرا۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کی انجیل کا آخری حصّہ (آخری باب) کسی اور شخص نے لکھا ہے۔ خاص طور پر 24 آیت میں لفظ ''ہم'' سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو باتیں یوحنا نے لکھی میں وہ سچی ہیں تاہم ممکن ہے کہ یوحنا کے طرزِ تحریر میں لفظ ''ہم'' اُس کے اپنے لِئے استعمال کیا گیا ہے۔

اِس انجیل کا اختتام دو اہم سچائیوں سے ہوتا ہے اولاً یہ کہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے۔ اُس پر بھروسہ رکھیں۔ کیونکہ روح القدّس نے لکھنے میں یوحؔنا کی راہنمائی کی ہے۔ ثانیاً وہ اور اُس کے ساتھی تمام واقعات کے گواہ ہیں۔

اور بھی بہت سے کام یسوؔع مسیح نے کِئے جو لکھے جا سکتے تھے لیکن جیسے یوحؔنا نے پہلے کہا (یوحنا 31:20) جو باتیں لکھی گئی ہیں یہ ہمارے ایمان کیلئے ضروری ہیں تا کہ ہم ایمان لائیں اور زندگی پائیں۔

یاددہانی کی باتیں

30۔یسوؔع نے پطرس کو اپنے لوگوں کی راہنمائی کیلئے تیار کیا۔یسوؔع نے تین بار کہا۔''اے پطرس یوحنا کے بیٹے کیا تو مجھ سے..............................کرتا ہے۔''

31۔پطرس نے یسوؔع سے کہا۔اے خُداوند تو تُو..................کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

32 ۔یسوؔع نے پطرس سے کہا ایک دِن آئے گا جب وہ بوڑھا ہو گا اور میری خاطر ....جائے گا۔

33۔یوحنا کی انجیل ہمیں سب کچھ سکھاتی ہے کہ ہم..........لائیں اور..................پائیں ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 226 پر ملاحظہ کریں)

یاددہانی کی باتوں کے جوابات

1۔عورتیں۔ 2۔لڑھکا۔ 3۔مریم مگدلینی۔ 4۔چرا۔ 5۔لینن، کفن، سر۔ 6۔فرشتوں۔ 7۔رو۔ 8۔یسوؔع۔ 9۔مالی۔ 10۔نام۔ 11۔باپ۔ 12۔خُداوند۔ 13۔بند دروازے۔ 14۔سلامتی۔ 15۔خاص۔ 16۔بھیجتا۔ 17۔معافی، معاف۔ 18۔گُناہ، ایمان۔ 19۔توما۔ 20۔شک۔ 21۔کیلوں، زخم۔22۔خُداوند، خُدا۔ 23۔دیکھے، ایمان۔ 24۔مسیح، بیٹا۔ 25۔مچھلیاں۔ 26۔یسوؔع۔ 27۔مچھلیاں۔ 28۔پطرس۔ 29۔ناشتہ۔ 30۔محبت۔ 31۔جانتا۔ 32۔مر۔ 33۔ایمان، زندگی۔

امتحان: ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

آٹھواں باب

مہربانی کر کے یاددہانی کی باتوں کی نظر ثانی کریں۔

1۔ جب مریم مگدلینی نے دیکھا کہ یسوعؔ کی قبر سے پتھر لڑھکا ہوا ہے تو اُس نے سوچا کہ لاش ....کر لے گئے ہیں۔

2۔ وہ............اور............کو تلاش کرنے چلی گئی۔

3۔ پطرس اور یوحنا نے جب قبر کے اندر دیکھا تو وہاں صرف کفن کا............ پڑا تھا۔

4۔ اِس کے بعد مریم نے قبر پر دو............کو دیکھا۔

5۔ یسوعؔ مریم پر ظاہر ہوا۔ جب اُس نے مریم کا............لیا تو وہ اُسے پہچان گئی۔

6۔ یسوعؔ شاگردوں پر ظاہر ہوا جب وہ دروازے............کر کے بیٹھے تھے۔

7۔ یسوعؔ نے کہا ''تمہاری............ہو۔''

8۔ یسوعؔ نے شاگردوں سے کہا کہ تم جن کے گُناہ............کرو گے وہ ....پائیں گے۔

9۔ یسوعؔ کے جی اُٹھنے کی بارے میں توما کو............تھا۔

10۔ توما نے یسوعؔ کو سامنے دیکھ کر اقرار کیا ''اے میرے............اے میرے............۔''

11۔ ''یوحنا کی انجیل کے لکھنے کا مقصد یہ تھا تاکہ ہم ایمان لائیں کہ یسوعؔ ہی............اور خُدا کا............ہے۔''

12۔ زندہ ہونے کے بعد تیسری دفعہ یسوعؔ شاگردوں پر اُس وقت ظاہر ہوا، جب وہ ....پکڑ رہے تھے۔

13۔ یسوعؔ نے پطرس کو تین بار کہا کہ کیا تو مجھ سے............رکھتا ہے۔

14۔ یہ انجیل ہمیں وہ تمام باتیں بتاتی ہے جن کی ہمیں ضرورت ہے کہ ہم ....لائیں اور .... پائیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 234 پر ملاحظہ کریں)

تشریحات
ایمان لاؤاور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

زناکاری ۔ یہ وہ عمل ہے جو غیر مرد یا عورت کے درمیان عمل میں لایا جاتا ہے خُدا اِس سے منع کرتا ہے۔

مَسح کیا ہوا ۔ مسیح خُداوند کیلیئے استعمال ہوتا ہے۔

صعود کرنا ۔ اُٹھایا جانا، یہ مسیح خُداوند کیلیئے ہے کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے 40 دِن بعد صعود کر گیا۔آسمان پہ اُٹھالیا گیا۔

چمکدار ۔ روشن، ذہین

قیصر ۔ رومی شہنشاہ کا لقب

سردار کاہن ۔ یہ وہ لوگ تھے جو ہیکل میں خدمت کرتے اور قربانیاں خُدا کے حضور پیش کرتے تھے۔سردار کاہن ہیکل کا سب سے بڑا انچارج ہوتا تھا۔

مسیح ۔ مَسح کیا ہوا۔

ختنہ ۔ مسیح کی پیدایش سے پہلے بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ اپنے بیٹے کی مخصوص جلد کو کاٹ دیا جائے

مصلوب کرنا۔ کسی آدمی کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر مار دینا۔

شیطان ۔ وہ فرشتہ جس نے خُدا سے بغاوت کی وہ خُدا کے خلاف لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔

شاگرد ۔ خُداوند یسوعؔ مسیح کے شاگردوں میں سے وہ چنے ہوئے بارہ لوگ وہی بارہ رسول بھی کہلاتے ہیں۔

خُدائی ۔ خُدا کا الٰہی اختیار اور قدرت جس کا ثانی نہیں۔

روح ۔ جوہر، ذات، خُدا کی فطرت

ابدیت ۔ ابدی،جس کا نہ شروع اور نہ ہی اختتام ہو۔جیسا کہ ابدی خُدا نے ہمارے لِئے ابدی زندگی کا بندوبست کیا۔

عیدِخیام ۔ یہ عید ہر سال بنی اسرائیل مناتے تھے۔ جو مصر کی غلامی سے آزادی کے بعد 40 سال بیابانی کی زندگی کی یاد میں منائی جاتی تھی۔ لوگ سات دِن تک اپنے گھروں کی چھتوں اور میدانوں میں خیمے بنا کر اِس میں رہتے تھے۔

عیدِ چراغاں ۔ خاص ہیکل کی صفائی

انسانی جسم ۔ وہ جسم جو آدم اور حوؔا کے گُناہ میں گرنے کے بعد پیدا ہونے والے ہر انسان کو ملتا ہے۔ ہماری فطرت میں گُناہ تھا جسم میں پیدا ہونے کا مطلب گُناہ کے ساتھ پیدا ہونا۔ صرف یسوؔع گُناہ کے بغیر انسانی جسم میں پیدا ہوئے۔

پھل ۔ وہ اچھے کام جو ہم یسوؔع مسیح پر ایمان لا کر کرتے ہیں یہ ہماری زندگی ہی اچھے پھل کہلاتے ہیں۔

جلال ۔ عزت، تعریف، شہرت،۔

انجیل ۔ مسیح خُداوند کی خوشخبری جب اُسے بڑے ''G'' کے ساتھ لکھا جاتا ہے تو اِس کا مطلب ہے عہد نامہ کی پہلی چار کتابیں ہیں۔ متی، مرقس، لوقا، یوحنا۔

فضل ۔ وہ محبت جو اُن کے ساتھ کی جائے جو محبت کے لائق نہ ہوں۔ غیر مستحق لوگوں سے محبت یہ محبت خُدا نے گناہ گاروں سے اپنے بیٹے کے وسیلہ سے کی۔

مخلوط نسل ۔ وہ لوگ مختلف قوموں کی اولاد ہوتی ہے۔

ہنوکہ ۔ یہ چراغوں کی عید ہوتی تھی۔ یہ 200 ق م سے منائی جاتی تھی۔ یہ ہیکل کی پاکیزگی کی عید تھی۔

سردار کاہن ۔ سربراہ کاہن

مقدّس ۔ خُدا کیلئے الگ کیا گیا۔

پاک عشاء ۔ وہ کھانا جو ہم خُداوند یسوؔع مسیح کے توڑے گئے بدن اور خون کی یاد میں کھاتے ہیں اِس میں روٹی اور شیرہ شامل ہوتا ہے یہ اُس رات شروع ہوا جس رات یسوؔع کو پکڑوایا گیا۔

میں ہوں ۔ یسوعؔ نے اپنے آپ کو بطور خُدا پیش کیا۔ یہ الفاظ خُدا نے موسیٰ کو جلتی جھاڑی میں فرمائے تھے۔ ''میں ہوں'' یا ''یہوداہ'' (خروج 15,14:3) یہ عبرانی زبان سے لیا گیا ہے۔'' میں ہوں'' سب سے اہم انگریزی ترجمہ میں اِسے بڑے حروف میں LORD لکھتے ہیں۔

یہودی کونسل ۔ یہ بنی اسرائیل کی وہ حکمران جماعت تھی۔ یہ رومی حکومت کے ماتحت تھی یہ کونسل صدرِ عدالت کہلاتی ہے۔

خُدا کی بادشاہی ۔ خُدا کی بادشاہی یا یسوعؔ کی بادشاہی۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں خُدا اور اُس کا بیٹا یسوعؔ بادشاہی کرتا ہے وہ اِس زمین پر ہمارے دِلوں میں بادشاہی کرتا ہے۔ ابدیت میں وہ آسمان پر بادشاہی کریگا۔ جہاں سب ایماندار جائیں گے۔

شریعت ۔ خُدا کے احکام اور اُس کی تعلیم۔ یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہم اِس کی پیروی کریں۔ کیونکہ ہم اِس کی پورے دل سے پیروی نہیں کر پاتے۔ تو ہمیں نجات دہندہ کی ضرورت ہے اُس نجات دہندہ نے ہمارے گُناہ معاف کر کے ہمیں ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنا دیا۔ یہ خوشخبری یا انجیل ہے

شریعت ۔ موسیٰ کی معرفت ہم تک پہنچی۔ اور انجیل یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے۔

قرعہ ۔ آج بھی قرعہ اندازی کا رواج ہے۔ قدیم زمانہ میں ایک پتھر پر نشان لگایا جاتا اور باقی پتھروں کے ساتھ اُسے پھینکا جاتا نشان والا پتھر جس کو ملتا۔ قرعہ اُس کے نام کا ہوتا تھا۔

مسیح ۔ عبرانی کے مطابق اِس کا مطلب ''مسح کیا ہوا'' جب کسی کو تیل سے مسح کیا جاتا ہے تو اِس کا مطلب یہ تھا کہ اُس آدمی کو کسی خاص ذمہ داری پر تعینات کیا گیا۔ یونانی میں لفظ ''Christ'' کا مطلب ہے۔ وہ شخص جو وعدہ کے مطابق دُنیا کی نجات کیلئے خُدا کی طرف سے بھیجا گیا۔

پرورش کرنا ۔ خوراک اور دوسری بنیادی ضروریات زندگی مہیا کرنا جس سے ترقی ہو اور انسان زندہ رہے۔

کھجوری اتوار ۔ یسوعؔ کی صلیبی موت سے پہلے کا اتوار۔ بہت سی بھیڑ یسوعؔ کو شاہانہ جلوس کے ساتھ کھجور کی ڈالیاں لہراتے ہوئے یروشلیم میں داخل ہوئے۔

عیدِفسح ۔ مصر سے نکل جانے کی یاد میں منائی جانے والی عید۔ اُس رات خُدا نے پہلوٹھوں کی موت کی آفت بھیجی خُدا کے لوگوں کے پہلوٹھے محفوظ رہے۔ کیونکہ اُنہوں نے برّہ کا خون چوکھٹوں پر لگا دیا تھا۔ خُدا کا فرشتہ خون لگے ہوئے گھروں کو چھوڑ تا گیا یہ عید سات دِن رہتی تھی اور مارچ اپریل میں آتی تھی۔

فریسی ۔ یہودی مذہبی راہنما یہ فرقہ سب سے اہم اور بڑا فرقہ تھا۔ بعض فریسی (سب کے سب نہیں) یسوعؔ کے مخالف تھے۔

پینتیکوست ۔ فصل کی عید۔ اِس عید کو یہودی فسح کے آخری دِن کے 30 دِن بعد مناتے تھے۔ پینتیکوست کا مطلب ہے پچاسواں) اُس عید کے موقع پر، یسوعؔ کے آسمان پر جانے کے بعد روح القدّس شاگردوں پر آگ اور مختلف زبانوں کی صورت میں نازل ہوا۔

بیتِ حسدا کا حوض ۔ یروشلیم میں ایک حوض تھا جس میں لوگوں کی ضرورت کیلئے پانی جمع کیا جاتا تھا۔

سبت ۔ ہفتہ کا ساتواں دِن اِس لفظ کا مطلب ہے ''آرام''۔ خُدا نے اپنے لوگوں کے لِئے آرام کا دِن مقرر کیا۔ اور یہ دِن نجات دہندہ کی آمد کا دِن بھی ہے۔

رَبّی ۔ یہ ارامی لفظ۔ جس کا مطلب ہے ''اُستاذ''

قیامت ۔ خُداوند یسوعؔ مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا

صدرِ عدالت ۔ یہودیوں کی کونسل

صحائف ۔ بائبل مُقدّس کی وہ کتابیں جو یسوعؔ مسیح کی پیدائش سے پہلے لکھی گئیں اور نئے عہد نامہ کے حصے جو یسوعؔ مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد لکھے گئے۔

گلیل کی جھیل ۔ ایک بڑے ایریا پر چھوٹا سمندر (یہ دراصل یہ ایک بڑی جھیل ہے) شمالی اسرائیل میں واقع ہے۔ یسوعؔ کے زمانہ میں اِسے گلیل کی جھیل کہا جاتا تھا یہ تقریباً 13 میل یا (22 کلومیٹر) لمبی اور 7-1/2 میل (12 کلومیٹر) چوڑی ہے۔ اِسے تبریاس بھی کہتے ہیں تبریاش میں ایک

رومی شہنشاہ قیصر تھا۔

نشان ۔ یسوعؑ کا وہ معجزہ جو اُس کی الٰہی قدرت کو ظاہر کرتا ہے یہ آسمانی حقیقت کا زمینی عمل ہے۔

کھوپڑی ۔ یہ وہ پہاڑی ہے جہاں یسوعؑ کو مصلوب کیا گیا اسے "گلگتا" یا "کلوری" کہا جاتا ہے۔

ابنِ آدم ۔ یہ یسوعؑ کے بارے میں کہا گیا ہے جو بغیر گُناہ کے کنواری سے پیدا ہوا وہ ہماری طرح کا انسان بنا۔ یہ اصطلاح یسوعؑ اکثر اپنے لِئے استعمال کرتا تھا۔

روحانی ۔ وہ چیزیں جن کو ہم نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ چھو سکتے ہیں وہ چیزیں جو خُدا باپ اور بیٹے اور روح القدّس کے بارے میں ہیں۔ وہی چیزیں ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں اور ہم روحانی ہو جاتے ہیں۔

عبادت خانہ ۔ وہ جگہ جہاں یہودی اکٹھے ہوتے اور عبادت اُس وقت کرتے تھے جب وہ یروشلیم کی ہیکل سے بہت دور تھے یہ عمارتیں گرجا گھر کی طرح تھیں۔

ہیکل ۔ یہودی کی مرکزی عبادت گاہ جو یروشلیم میں تھی جہاں وہ اپنی قربانیاں گزرانتے اور مذہبی عیدیں مناتے تھے۔ خُدا ہیکل میں پاکترین مقام پر موجود ہوتا تھا۔

قبر ۔ یہودی دَور میں قبر چٹان میں کھودی گئی غار کی طرح ہوتی تھی جس کے اندر لاش کو رکھ کر پتھر سے ڈھانپ دیا جاتا تھا۔

خُدائے ثالوث ۔ ایک میں تین یہ لفظ خُدا کی الوہیت کی وضاحت کرتا ہے وہ واحد خُدا ہے۔ اِس میں تین اشخاص ہیں وہ ایک میں تین۔ خُدا باپ، خُدا بیٹا، اور خُدا روح القدّس ہیں۔

گواہی ۔ وہ خاص باتیں جو کوئی شخص جانتا ہے اور جو کسی دوسرے کی بھلائی کیلئے ہوں اُنہیں بیان کرنا گواہی کہلاتا ہے۔

کلام ۔ یوحنا اِس لفظ کو خُدا کے بیٹے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ یسوعؑ خُدا ہے اور تمام چیزیں اُس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔ یہ لفظ بائبل مُقدّس میں یسوعؑ کی تعلیم اور بائبل مُقدّس کے لِئے بھی استعمال ہوا ہے۔

امتحانات کے جوابات
ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

تعارف باب 1

1۔شاگرد۔ 2۔خُدا، انسان۔ 3۔ایمان لائیں، ہمیشہ کی زندگی۔ 4۔کلام، شروع۔ 5۔پیدا۔
6۔زندگی، نور۔7۔انسان۔ 8۔گُناہ۔ 9۔قبول، فرزند۔ 10۔جلال، فضل، سچائی۔ 11۔محبت۔
12۔غیر مستحق۔

باب2

1۔یسوعؔ(خُدا)۔ 2۔خُدا، برّہ، دُنیا، گُناہ۔ 3۔روح۔ 4۔یسوعؔ۔ 5۔خرستس(مسیح)۔ 6۔خُدا،
بیٹا، اسرائیل، بادشاہ۔ 7۔آسمان۔

باب3

1۔پانی، مے۔ 2۔قانا۔ 3۔نشان، زمینی، آسمانی۔4۔یروشلیم، عیدِ فسح۔ 5۔دھوکہ۔ 6۔ہیکل، جی۔
7۔پانی، روح، پیدا۔ 8۔گُناہ۔ 9۔نجات۔ 10۔صلیب۔ 11۔دنیا۔ 12۔بیٹے۔
13۔ہمیشہ کی زندگی۔ 14۔بچانے، عدالت(سزادیتے)۔ 15۔زندگی۔ 16۔پیاسے۔ 17۔گُناہ۔
18۔روح، سچائی۔ 19۔کلام، دُنیا، نجات دہندہ۔

باب4

1۔مار، شفاء۔ 2۔برابر۔ 3۔عزت۔ 4۔یسوعؔ۔ 5۔پانچ، دو۔ 6۔زمینی(دُنیاوی)۔7۔چل کر۔
8۔ڈرو۔ 9۔روٹی۔ 10۔"میں ہوں"۔ 11۔بدن۔ 12۔تعلیمات 13۔ایمان، ہمیشہ، زندگی۔

باب5

1۔خطرہ۔ 2۔خُدا۔ 3۔آسمان۔ 4۔زندگی۔ 5۔پوچھا۔ 6۔گناہ۔ 7۔گُناہ۔ 8۔باپ۔
9۔کلام(تعلیم)۔ 10۔غلام۔ 11۔آزاد۔ 12۔میں ہوں۔ 13۔خُدا۔ 14۔ساتھ۔ 15۔دیکھ۔
16۔اندھے۔ 17۔اچھا۔ 18۔جان۔ 19۔ہمیشہ۔ 20۔سچی۔ 21۔قیامت، زندگی۔22۔مُردہ۔
23۔ماردینے۔

باب6

1۔دفن۔ 2۔بادشاہ۔ 3۔بیج (گندم)۔ 4۔کلام۔ 5۔پاؤں، دھو۔ 6۔دشمنوں۔7۔پیارا۔
8۔مر۔9۔جانتا۔10۔مکان۔11۔راہ، حق، زندگی۔ 12۔نام۔ 13۔روح القدس۔
14۔ڈالیاں۔ 15۔پھل۔ 16۔خُدا۔ 17۔راستبازی۔ 18۔سچائی۔19۔خوشی۔ 20۔سچائی۔

باب7

1۔زیتون۔ 2۔مرضی۔ 3۔حنّا۔4۔جانتا۔5۔کائفا۔6۔رومیوں۔7۔پلاطوس۔8۔دُنیا۔9۔سچائی۔
10۔کھوپڑی۔11۔قرعہ۔12۔یوحنا۔13۔تمام ہوا۔14۔بھالا۔15۔یوسف، نیکدیمس۔

باب8

1۔چرا۔2۔پطرس، یوحنا۔3۔کپڑے (ٹکڑے)۔4۔فرشتوں۔5۔نام۔6۔بند۔7۔سلامتی۔
8۔معاف، معافی۔9۔شک۔10۔خُداوند، خُدا۔11۔مسیح، بیٹا۔12۔مچھلیاں۔13۔محبت۔
14۔ایمان، زندگی۔

نقشہ
ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

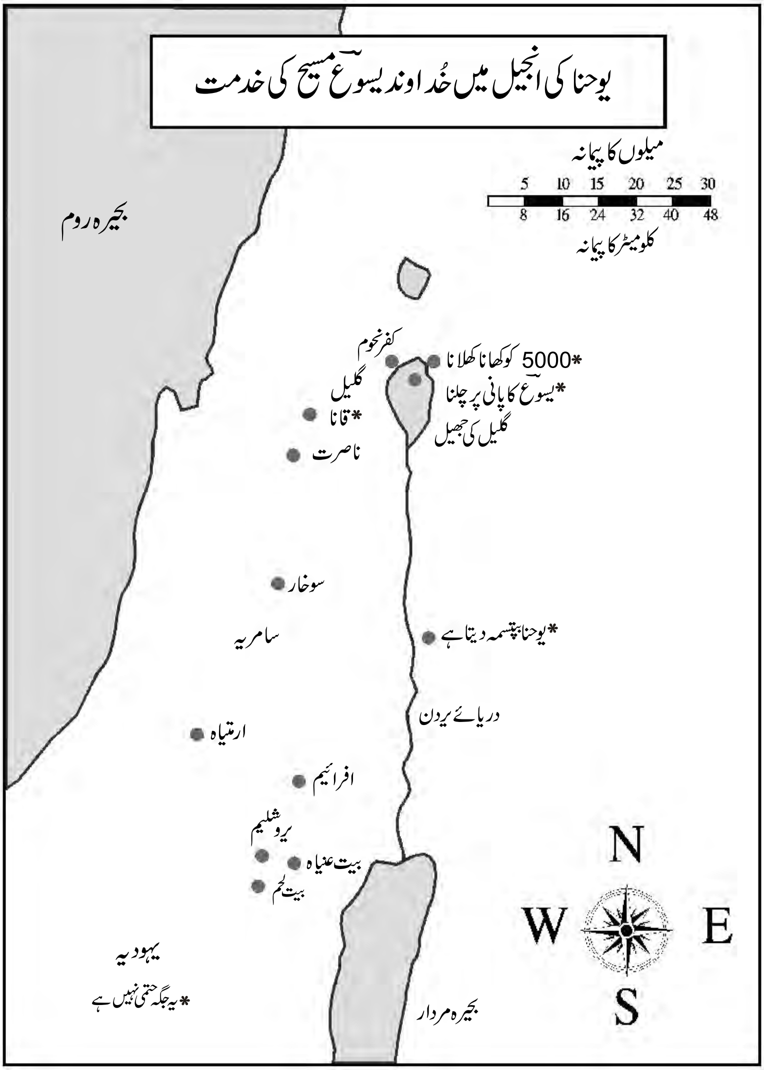

نقشہ
ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

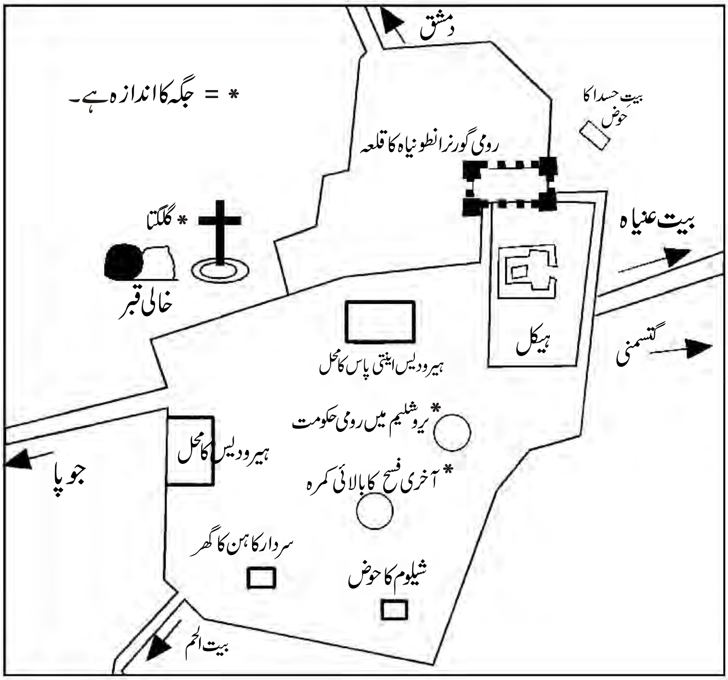

آخری امتحان
ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

اپنی کتاب کی نظر ثانی کریں اور جو غلطیاں ہوئی ہیں اُن پر غور کریں۔ پھر بغیر کتاب پڑھے زبانی اپنا پرچہ حل کریں جب آپ پرچہ حل کرلیں۔ تو یہ پرچہ کتاب میں سے اکھاڑ کر اُس شخص کو دیں جس نے آپ کو یہ کتاب دی تھی یا درج ذیل پتہ پر ارسال کر دیں۔

ہر سوال کو مکمل کرنے کیلئے ضروری الفاظ اِس امتحان کے آخر میں درج ہیں۔

آخری امتحان

ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ

1۔ یوحنا جس نے یہ انجیل لکھی یسوعؔ کا..........................شاگرد تھا۔

2۔ یہ انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ یسوعؔ کامل..........................اور..........................ہے۔

3۔ اِس انجیل میں جو کچھ لکھا ہے ہم اُس..........................لائیں اور..........................کی زندگی پائیں۔

4۔ فضل کا مطلب ہے"..........................۔"

5۔ جب یوحنا نے یسوعؔ کو دیکھا تو کہا" یہ..........................کا..........................ہے جو..........................کا..........................اُٹھا لے جاتا ہے۔"

6۔ اُس کا معجزہ..........................کہلاتا ہے یہ..........................حقیقت کا..........................کا نہ ہوتا ہے۔

7۔ یسوعؔ نے نیکدیمس کو سکھایا کہ جب تک تو..........................سے..........................نہ ہو..........................کی..........................میں داخل نہیں ہو سکتا۔

8۔ یسوعؔ نے آسمان کی..........................کا منصوبہ نیکدیمس کو سمجھایا۔

9۔ یسوعؔ نے..........................پر اپنی جان دے دی۔

10۔ یسوعؔ نے سامری عورت سے کہا وہ موعودہ..........................ہے۔

11۔ گلیل کی جھیل کے کنارے یسوعؔ نے 5000 کو..........................روٹیوں اور..........................مچھلیوں سے سیر کر دیا۔

12۔ یسوعؔ طوفان کے دوران پانی پر..........................۔

13۔جب لوگ یسوعؑ کے پیچھے مزید کھانے کیلئے آئے اُس نے اُن سے کہا وہ حقیقی .... ہے۔

14۔یسوعؑ اپنے الفاظ ''......................'' سے یہ ظاہر کرتا ہے وہ ''یہوواہ'' خُدا ہے۔

15۔یسوعؑ نے اپنے بدن کے کھانے اور خون پینے کی مثال سے سکھایا کہ ہمیں اُس پر .... لاکر.................... کی .... پانا ہے۔

16۔یسوعؑ کی تعلیم .... کی طرف سے ہے۔

17۔یسوعؑ نے کہا جو ایمان لاتے ہیں اُن میں .... کے پانی کے چشمے جاری ہوجاتے ہیں۔

18۔جو کچھ یسوعؑ نے کہا اُس میں .... کی خوشی پوری ہوئی۔

19۔حقیقی شاگرد اپنے ایمان میں .... ہونے لگے۔

20۔یسوعؑ ہمیں تمام .... سے آزاد کرتا ہے۔

21۔یہودی یسوعؑ کو سنگسار کرنا چاہتے تھے کیونکہ یسوعؑ نے اپنے آپ کو.................. کہا۔

22۔وہ جو یسوعؑ کا انکار کرتے ہیں وہ روحانی طور پر..................... ہیں۔

23۔یسوعؑ نے کہا ''.................... چرواہا میں ہوں۔''

24۔جی اُٹھنے کے بارے میں یسوعؑ نے مارتھا سے کہا ''................ اور.................... میں ہوں۔''

25۔یسوعؑ نے .... کی مثال کے ذریعہ اپنی موت اور قبر پر فتح کی متعلق سمجھایا۔

26۔فسح کے موقع پر یسوؔع نے اپنی محبت شاگردوں کے........................ ....کو ظاہر کیا۔

27۔یسوؔع نے صلیب پر................................دینے کیلئے بعد کامل جلال پایا۔

28۔یسوؔع نے کہا''...........................اور.........................اور........................میں ہوں۔''

29۔یسوؔع نے وعدہ کیا کہ وہ باپ سے.........................کو بھیجے گا۔

30۔یسوؔع نے کہا کہ''میں.........................کا حقیقی درخت ہوں اور تم میری.........................ہو۔''

31۔سردار کاہن حنّاؔ کے گھر پطرس نے یسوؔع کا.......................کیا۔

32۔یہودی یسوؔع کی موت چاہتے تھے مگر اِس حکم پر عملدر آمد.......................کرو اسکتا تھا۔

33۔یسوؔع نے پلاطوس سے کہا کہ میری بادشاہی اِس............................کی نہیں۔

34۔یسوؔع کو''........................''نامی پہاڑی پر مصلوب کیا گیا۔

35۔یسوؔع نے اپنی ماں کو..............................شاگرد کے حوالہ کیا۔

36۔آخر میں یسوؔع نے کہا''........................''اور جان دے دی۔

37۔یسوؔع کی موت کا یقین کرنے کیلئے ایک سپاہی نے پسلی میں..................مارا۔

38۔جب توما نے یسوؔع کو دیکھا۔اُس نے قرار کیا''اے میرے.......................اے میرے.......................۔''

39۔ یسوعؔ نے پطرس سے تین بار پوچھا کہ کیا تو مجھ سے............................رکھتا ہے۔

40۔ یہ انجیل ہمیں وہ سب باتیں سمجھاتی ہے جو........................اور.................کیلئے ضروری ہیں۔

آخری امتحان
ایمان لاؤ اور زندگی پاؤ: یوحنا کی انجیل کا مطالعہ

آخری امتحان مکمل کرنے کیلئے جوابات

''میں ہوں''	زندگی
ایمان لانا	زندگی
ایمان لانے والا	زندگی
اندھا	زندگی
نئی پیدائش	زندگی
ڈالیاں	خُداوند
روٹی	پیارا
صلیب	آدمی
موت	مسیح (مسح کیا ہوا)
شاگرد	قیامت
دُنیاوی	رومی
ابدی زندگی	نجات
ابدی زندگی	بیج (اناج)
ایمان	نشان
باپ	گُناہ
پاؤں	کھوپڑی
تمام ہوا	بھالہ
پانچ	روح
آزاد	روح
خُدا	سچائی
خُدا	دو
خُدا	بے ریا محبت
خُدا	چلا

خُدا	دھویا
اچھا	پانی
آسمانی	راستہ
یوحنا	کلام (تعلیم)
جاننا	دنیا
برّہ	دُنیا

برائے مہربانی ذیل میں اپنے کوائف درج کریں۔

نام...ولدیت...

تعلیم..........رولنمبر ....فون نمبر.......................ای میل.............................

پتہ..

....

برائے مہربانی کورس سے متعلق اپنی رائے کا اظہار، شخصی گواہی اور کتاب کو پڑھنے کے وسیلہ سے زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی ہمارے لِئے حوصلے کا باعث ہوگی۔

....

....

....

....

....

....

....

مزید معلومات کیلئے

یا مزید کورسز کے حصول کیلئے درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول

پوسٹ بکس #6

ساہیوال 57000

Believe and Live - Urdu

Copyright © 2009

Printed in Pakistan

Catalog Number: 38-5174